# DUE DATE

Cl. No. Acc. No.

Late Fine Ordinary Books 25 Paise per day. Text Book Re. 1/- per day. Over Night Book Re. 1/- per day.

م کے بموجب نہایت عمدگی سے پہنچایا۔ لاوارثوں اور
ی کو اپنی ذات کی محافظت سے کسی طرح کم نہ سمجھا۔ غرض
ینی پھیلانے والے ہادی کی امت کے لوگ جو ہماری سابقین
تھے جنہوں نے اپنی قوم کے ہر فرد بشر کو اپنی جان کے برابر
یں سے ہر واحد کا ترقی کی مسند پر جلوہ گر ہونا اپنی
ا۔ لیکن آج ہم کو ہیں وہی اہل اسلام اور اُسی
امت مگر اپنے مقدس و معزز سابقین کی ترقی سے کچھ
تے۔ دیکھو ہمارے اعلیٰ سے اعلیٰ عام فرائض نماز و روزہ
ادا کرنے والوں کی تعداد بھی بہت کم ہے باقاعدہ توجہ
کرنیوالے تو کہاں اور اسی پر اور احکام الٰہی کی تعمیل کرنے
سمجھ لو۔ بتاؤ تو ہم میں کسقدر ہیں وہ اصحاب جو غریب
ں کو دینی و دنیوی تعلیم کے واسطے وظائف دیتے ہوں۔
وہ نیک مرد جو بیکس بیوہ عورتوں کے خبر گیراں ہوتے
ایسے ایماندار جو مالدار یتیموں کے مال و املاک کی حفاظت
انے تک نیک نیتی اور ایمانداری کے ساتھ کرتے ہوں۔
ت جو لاوارث یتیم بچوں کی پرورش اور انکی تعلیم و
مال و دولت سے وظیفے دیتے ہوں۔ کتنے ہیں وہ

چنے کے واسطے بھی بلک بلک کر مر رہے ہوں۔ کتنے ہیں وہ مہربان دین متین جو ایسے آدمیوں کو دوزخ کی آگ سے بچا دیں جو اپنی مفلسی اور ناداری کی وجہ سے بھوکوں مرنے پر پیٹ بھر کھانے کو ترجیح دیں اور اپنے دین و ایمان کو چھوڑ ایسا مذہب اختیار کریں جسے وہ خود جھوٹا جانتے ہیں۔ کتنے ہیں وہ اسلام کے دلسوز مخلص پیرو بندے جنہوں نے اپنے ایسے ہم قوم بچوں کی پرورش کا ذمہ اُٹھا رکھا ہو جنکے ماں باپ بھوک کے مارے مر گئے اور وہ در بدر خاک بسر بھوکے پیاسے بے یار و مددگار خستہ و خوار پھر رہے ہوں۔ ان سب سوالوں کے جواب میں ہمیں بڑے غور و فکر کے بعد بھی بہت ہی کم نیک مردوں کے نام لینے کا موقع ملتا ہے اور بڑے افسوس کے ساتھ ماننا پڑتا ہے کہ ہماری قوم میں ایسے ضروری اور مفید کاموں کے اجرا کے واسطے کچھ بھی بندوبست نہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہماری قوم کے بہت سے غریب طالب علم اپنی لیاقت و استعداد بڑھانا چاہتے ہیں اور ان کا دلی منشا ہے کہ دینی و دنیوی تعلیم حاصل کرکے فخر قوم بنیں مگر ہمارے ہاں انہیں وظائف دینے کی کوئی سبیل نہیں۔ ہمارے سینکڑوں کیا ہزاروں بھائی در بدر خاک بسر پیٹ کے مارے مختلف قسم کے جرائم اور ناجائز کاموں میں پھنس جاتے ہیں مگر ہمارے ہاں انکی امداد کرنے کا بھی کوئی کافی بندوبست نہیں۔ خیر یہ باتیں تو رہیں برکنار ایک چھوٹے سے کام کے واسطے بھی جس کا ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے اب تک ہم نے کوئی ضروری انتظام نہیں کیا +

آپ جانتے ہیں کہ جن بچوں کے ماں باپ اُن کے سر سے گذر جاویں اور

بچوں کی خبر گیری کرنے والا کوئی بھی نہیں ہے انکی پرورش احکام الٰہی کے بموجب مسلمانوں پر فرض ہے مگر افسوس کہ با وجود اسکے پھر بھی یہ حالت ہے کہ ہمارے دنیا سے گذر گئے ہوئے بھائیوں کی لاوارث یتیم اولاد ہماری بے توجہی اور لاپروائی کے باعث مشنریوں کے ہاتھ میں آتی اور عیسائی گرجاؤں میں جاکر پرورش پاتی اور آخرکار دین مسیحی کے پھیلانے اور اسلام کی توہین و تحقیر کرنے والی بن جاتی ہے۔

اے شرک سے دنیا کو پاک کرنے والی قوم کے مالدارو! کیا تمہاری خدا پرستی اور خدا دانی کا یہی تقاضا ہونا چاہیئے کہ تمہاری قوم کے بچے جو مٹھی بھر آٹا کھاکر اپنا پیٹ بھر سکتے ہیں تمہاری کم توجہی اور بے پروائی سے بھوک کے مارے گھروں سے نکلیں اور ایک ایسی قوم کے ہاتھ میں پڑیں جو خدائے واحد کی جگہ تین خدا باپ - بیٹا - روح القدس مانتی اور اسکی پرستش کرتی ہے اور جسے تم صراط مستقیم سے گمراہ جانتے ہو۔ اے وحدانیت کے مسئلے کو پھیلانے والے مقدس پیشوا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت کے زکوٰۃ دینے والو! کیا تمہیں قیامت کے دن اُن لوگوں کی بابت پرسش نہ ہوگی جو تمہارے مال زکوٰۃ کے بے موقع خرچ ہونے کے باعث مجبوراً تمہارے مقدس اسلام سے نکل گئے اور ایک ایسے دین کے پھیلانے والے جا بنے جس کے ذریعے اُس لم یلد ولم یولد کی اولاد کا ہونا دنیا میں ظاہر کرکے شرک کی بُنیاد قائم کی جاتی ہے۔ بھائیو ایسے وقت میں جبکہ کوئی کسی کا یار و مددگار نہ ہوگا اور جبکہ کسی قسم کی سفارش یا رد و رعایت نہ کی جاویگی

اور جبکہ کسی طرح کے حیلہ و فریب سے رہائی ہو سکیگی نہیں ان لوگوں کی بابت ضرور مواخذہ ہوگا اور مقام افسوس ہے کہ اس وقت تم اپنی رہائی اور مخلصی کے واسطے کوئی دلیل پیش نکر سکوگے۔ پس جب یہ حالت یقینی ہے تو پھر تم آج کیوں آنکھیں نہیں کھولتے اور اُس مال زکوۃ سے جس کا ہر سال ادا کرنا تم پر فرض ہے ایسے لوگوں کے واسطے حصّہ کیوں نہیں نکالتے جو ناداری اور مسکینی کی وجہ سے یا ماں باپ اور رشتہ داروں کے سر سے گذر جانے کے سبب سے عمر کے اُس حصّے میں جبکہ انہیں بھلے بُرے کی ذرا بھی تمیز نہیں ہوتی ایسے لوگوں کی تحویل میں جا پڑتے ہیں جنہیں ہم قطعی دلائل سے راہ بھولے ہوئے سمجھتے ہیں اور جنکی تعلیم سے وہ بھی آخر کار اسی ٹیڑھے رستے پر چلنے لگتے ہیں *

برادران اسلام اگر اس قسم کے لوگوں کی تعداد آپ کے سامنے ظاہر کی جاوے جنکو بچپن میں لاوارث ہو جانے اور ہماری توجہ انکی طرف نہونے کے باعث پادریوں نے لیکر اپنی دامن تربیت میں پالا اور انہیں آخر کار مسیحی بنا لیا تو یقیناً تمہارے دل پر بڑی سخت چوٹ لگے گی اور تمہیں اپنی کم توجہی اور بے پروائی پر کمال افسوس ہوگا۔ اور اگر تمہارے دل میں ذرا بھی اسلامی حمیت کا مادہ باقی ہے اور اگر رائی کے دانے کے برابر بھی تمہیں اسلام سے محبت ہے تو ضرور تم اپنے اس بھاری قصور کے مقر ہو کر آیندہ کے واسطے اس خواب غفلت سے بیدار ہونے کی کوشش کروگے اور اپنے مال زکوۃ سے حصّہ نکالکر ایسا سرمایہ

[illegible] لاوارث یتیموں اور مفلس و بے نوا محتاجوں کی پرورش
کرنے کے واسطے کافی سمجھا جائے +

سنو جب سے عیسائی مشن نے ہندوستان میں قدم رکھا تب سے آج
تک ~~ایک لاکھ تیرہ ہزار لاوارث یتیم لڑکے اور لڑکیاں~~ (کافی یتیم لڑکے اور لڑکیاں) انکے ہاتھ آچکے ہیں
اور انہوں نے اپنی تعلیم و تربیت میں پرورش کرکے انہیں اس قابل
بنادیا ہے کہ آج لڑکیاں تو بڑی ہوکر عورتوں میں اور لڑکے جوان
ہوکر مردوں میں بڑے زور و شور سے جابجا مسیحی دین کی منادی
کر رہے ہیں اور مقدس اسلام کی تردید و بربادی کے درپے ہو رہے
ہیں۔ افسوس وہ بچے جن کے کانوں میں انکی پیدائش کے وقت
خدا کی وحدانیت کا آواز ڈالا گیا تھا وہی ہماری غفلت کے باعث ہمارے
ہاتھوں سے نکلکر آج سچے رسول ؐ کو معاذ اللہ جھوٹا نبی کہنے اور انپر ہزاروں
بہتان باندھنے ہی پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ گاؤں گاؤں پھر کر اُس
سیدالمرسلین ؐ پر جھوٹے الزام لگاکر اور نے سمجھوں کو بھی سیدھی
راہ سے پھسلانے پر کمریں باندھے پھرتے ہیں - وہی لڑکے بالے جو خدائے
واحد کی پرستش کرنے والے ماں باپوں اور ہمارے بھائیوں کے گھروں
میں پیدا ہوئے آخرکار والدین اور رشتہ داروں کے سر سے گذر جانے
کے باعث یتیم ہو گئے اور ہمارے عدم توجہ پر فرائض اہم کی تعمیل
نہ کرنے کی وجہ سے اسلام کو سلام کرکے تین خدا ماننے والی قوم میں داخل
کئے گئے اور آج گلی گلی اُس مقدس اور پاک حقانی مشرب کی توہین و

تحقیر کرتے پھرتے ہیں جس نے دنیا میں بڑی مضبوطی کے ساتھ وحدانیت
کے مسئلے کو قائم کیا اور جس کی برکت سے روئے زمین پر بت پرستی۔
مخلوق پرستی۔ آتش پرستی وغیرہ عقائد باطلہ کا نام ونشان نہ رہا۔ہمی
وہ لڑکے لڑکیاں جو ہماری دامن تربیت میں پرورش پاکر دنیا و آخرت کی
سرخروئی حاصل کرتیں ہماری کم ہمتی اور پست فطرتی کے سبب اُس
قوم میں شامل کی گئیں جس کے افراد کو کلام مجید میں ضالین کے لقب سے
ملقب کیا گیا ہے اور جو قیامت کے دن دوزخ کے وارث ہوں گے۔
افسوس وہ لاوارث یتیم بچے جنکی پرورش کرنا ہمارا فرض تھا اور جو
ہماری تحویل میں اگر اپنے آباؤ اجداد کا نام روشن کرتے ہم نے اُنکی طرف
ذرا بھی التفات نہ کی اور وہ بے سمجھ نادان ایسی قوم کو دئے گئے جن کے
عقائد باطلہ اظہرمن الشمس ہیں اور آج وہ اسی گروہ کے سرگرم ممبر ہو کر
اپنے خاندان کے نام ونشان ڈبونے والے اور اپنے زعم میں ہمارے
دین متین کو دنیا سے نیست ونابود کر دینے والے بن گئے۔ افسوس
ان کے دلوں میں اسلامی سچے عقیدوں کی جگہ دین پولوسی کے توہمات
باطلہ بھر گئے۔ اُن کے سینوں میں حدانیت کے نور کا جلوہ نہ رہا بلکہ شرک
وضلالت کی تاریکی اُنپر چھا گئی۔ اُنکے دماغوں پر گندے خیالات
کی بدبو نے ایسا اثر کیا کہ وہ متعفن ہو کر اس قابل نہ رہے کہ انھیں نیک
اور پاکیزہ عقائد کی خوشبو محسوس ہو سکے۔
اس دُکھ کو ہم کہاں تک روئیں اور وہ تقریر کہاں سے لائیں جنکے ذریعے

انجمن حمایت اسلام ۱۸۸۴

# سالانہ رپورٹ جو ۳۱-جنوری ۱۸۹۶ء
# کے جلسے میں سنائی گئی

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

## نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

للہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر می‌خواست * آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید

اس سے پیشتر کہ ۱۸۹۵ء کی کارروائیاں جو انجمن نے کیں ظاہر کی جائیں اس بات کا جتلانا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ یہ انجمن کن ضرورتوں کے لحاظ سے قائم ہوئی اور اُسکے مقاصد کیا ہیں۔ تاکہ برادران اسلام کو بخوبی واضح ہو جائے کہ وہ مقاصد کیسے ہیں اور انکی تکمیل کے واسطے قوم کی توجہ اُس کی موجودہ اور آیندہ نسلوں کے واسطے کیسی ضروری اور فائدہ رساں ہے

ملک ہندوستان کی اسلامی دنیا کی حالت جو کچھ اس وقت ہو اُسکے بیان کے لئے علاوہ اِسکے کہ ایک دفتر چاہئے بیان کرنے والا بھی کوئی بڑا ہی سنگدل ہونا چاہئے کیونکہ یہاں تو قلم بھی اس عبرتناک انقلاب کی حیرتناک راہ طے کرتے وقت قدم اُٹھا نہیں سکتی اور ہر قدم پر آنسو بہاتی ہے پر اس دلسوز مدوجذر کا حال مختصر طور پر بیان کئے بغیر رہا بھی نہیں جاتا۔ امید کی جاتی ہے کہ اس عظیم الشان جلسے کے بہت سے اصحاب اِس امر

متاثر ہوں اور اس خوفناک درد میں اہل درد کے شریک ہو کر چارہ جوئی کو اٹھیں تیار ہوجائیں
حضرات۔ لیل و نہار کا اختلاف ۔ موسموں کا تغیر و تبدل اُس علیم و قدیر کی وُسعت علمی
اور اعلےٰ قدرتوں کا کافی نمونہ ہے جو ہر ایک ادنےٰ و اعلےٰ درجے کے انسان کیواسطے
ہر وقت کھلی ہوئی کتاب ہے لیکن بھائیو اسلامی پر بہار باغ کا خزاں رسیدہ ہوجانا
بھی لیل و نہار کے اختلاف ۔ موسموں کے تغیر و تبدل سے کچھ کم نہیں۔ کون سی قوم ہے
جو اسلام کے شاندار ہونے سے انکار کرے۔ کونسی قوم ہے جو اسکی شاگردی کا اقرار
نکرے۔ کسے اسلام کے پاک اور برجستہ حکمت آمیز اصولوں پر رشک نہیں آتا۔ کون
ہے جو اسکے مخلص پیرو بندوں کے استقلال۔ ہمت۔ صلاح و تقوےٰ کو نہیں جانتا۔
لیکن افسوس کہ آج ہم ان بزرگوں کے ناخلف کسی ایک نیک بات میں بھی فضیلت
کا درجہ نہیں رکھتے۔ وہ بزرگان اسلام جنہوں نے کمال محنتوں اور جانفشانیوں
سے دنیا و آخرت کی سرخروئی حاصل کرکے اپنے نام کو روشن کیا۔ آج ہم انکی اولاد
ہوکر انکے بدنام کرنے پر کمربستہ ہیں

اِس ملک میں ہماری قوم دنیوی معاملات میں اپنی ہمسایہ قوموں سے بہت پیچھے رہی
ہوئی ہے۔ ہمارے پاس نہ مالی طاقت ہے نہ علم و ہنر کی دولت۔ نہ ہماری پاس
کوئی تجارتی سامان ہیں نہ ملازمت کے دفتر میں ہماری کچھ عزت۔ اس معاملے میں
ہم ایسی ناگفتہ بہ حالت میں ہیں کہ جسے دیکھ دیکھکر غیر قومیں بھی رو رہی ہیں۔
دنیا کے بعد دینی معاملات کی طرف دیکھیں تو یہاں بھی ہماں آتش در کاسہ نیا
ہمیں اسلام کے ان پاک اور سچے اصولوں سے جن کے باعث یہ دین تمام دینوں
ذاتی شرافت رکھتا ہے کچھ مس ہی نہیں پھر انپر عمل کرنا اور خداوند تعالے

[illegible] کو حاصل کرنا کہاں - جو لوگ اپنے مالک کے پاک کلام - اپنے
شافع کی مقدس احادیث سے واقف ہی نہیں جنہیں اسلام کے حکمت آمیز اصولوں
سے اطلاع ہی نہیں وہ کیونکر اُن لوگوں کے وارث بننے کا حق رکھتے ہیں جو دنیا
میں بھی اپنا نام روشن کر گئے اور اپنے حقیقی مالک کو بھی راضی کر لیا - حق یہ
ہے کہ ہم نے اپنے اسلاف کے برخلاف اپنی دین کی پیروی چھوڑ دی اور اسی
بغاوت کی وجہ سے یہ نوبت پہنچی کہ ؎

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم ✦ نہ ادھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

نہ تو ہمیں دنیا کی آنکھوں میں کوئی عزت ہے اور نہ دین کے بزرگوں کے سامنے
منہ دکھانے کی جرأت - اور یہی وجہ ہے کہ ہمارے مقدس دین پر چاروں طرف سے
حملے ہو رہے ہیں - کہیں بت پرست قومیں مغربی روشنی کے پرتوے میں اگر ہمارے
اسلام کے پاک اور سچے حکمت آمیز اصولوں پر اعتراضوں کی بوچھاڑ کر رہے ہیں -
کہیں عیسائی لوگ جنکے موجودہ طریق کو ایک ادنے طالب علم بھی آسانی کے ساتھ
باطل کر سکتا ہے اُس بشیر و نذیر تسلی دینے والے شہنشاہ[صلعم] کی تکذیب کر رہے ہیں
جنکی صدہا بشارتیں خود انکی کتابوں میں ابتک موجود ہیں اور یہ لوگ صرف اس
شافع روز جزا[صلعم] کی تکذیب ہی پر بس نہیں کرتے بلکہ ہماری بھائیوں کو سیدھی راہ
سے پھسلا کر اپنی جماعت بڑھاتے چلے جاتے ہیں - گاؤں گاؤں بلکہ گلی گلی میں
انکے واعظ - انکے رسالے - ان کے مرد - انکی عورتیں - انکی تعلیم - انکی اور مختلف
قسم کی کارروائیاں ہمارے مقدس اسلام کی تخریب کے لئے موجود ہیں لیکن ان سب
باتوں کے مقابل ہم یا تو چند فروعی اختلافی مسائل کے باعث خانہ جنگی میں مصروف

ہیں یا مرنے سے پڑے سوتے ہیں اور کروٹ تک نہیں بدلتے

بھائیو یہی ضروریات اور یہی وجوہات ہیں جنکی باعث اس انجمن کا قائم ہونا ضروری معلوم ہوا اور جنکے انتظام کے واسطے اِس مجلس نے اپنے اوپر ایک بڑا بھاری بوجھ اٹھایا اور مندرجۂ ذیل مقاصد کی تکمیل اپنا فرض سمجھا

**اوّل** مخالفین مذہب مقدس اسلام کے جواب تحریری یا تقریری تہذیب کیساتھ دینے اور اس غرض کے پورا کرنے کیواسطے واعظوں کے تقرر اور رسالے کے اجرا وغیرہ وسائل کو عمل میں لانا

**دوم** مسلمان لڑکوں اور لڑکیوں کی مذہبی تعلیم کا انتظام کرنا تاکہ وہ غیر مذہب والوں کی مذہبی تعلیم کے برے اثر سے محفوظ رہیں

**سوم** اہل اسلام کو اصلاح طرز معاشرت و تہذیب اخلاق اور تحصیل علوم دینی و دنیوی اور باہمی اتحاد و اتفاق کا شوق دلانا

ان مقاصد اور اغراض کے پورا کرنیکیواسطے انجمن نے جو کچھ کیا اسکی ابتدا شروع سنہ ۱۸۸۴ء سے سمجھنی چاہئے اور اسیواسطے سال ۱۸۸۶ء گویا اسکے کام کرنے کے سالوں میں تیسرا سال ہے۔ پہلے سال میں انجمن کا کام سوا اسکے اور کوئی نہیں کہ اسکے ممبروں نے بڑی محنت اور بُردباری سے اُسکے مقاصد شہر لاہور کے عام لوگوں میں پھیلائے اور اُنکی ضرورت اپنے بھائیوں کے سامنے بیان کی اور اِس سست سوئی ہوئی قوم کو ہاتھوں سے تھپک تھپک کر جگاتے رہے۔ کسی نے انکی طرف توجہ کی۔ کسی نے انکو نیچی نظر سے بھی دیکھا۔ کوئی انکی باتوں کا عمل میں آنا ناممکنات سے سمجھا۔ کسی نے انکے دلائل سنکر مقاصد کی عمدگی کو تو تسلیم کیا مگر مسلمانوں کی ہمت اور حوصلے

[illegible] اپنی اپنی خیال کی بات سمجھا - بعض بھائی ہمدردی کو مد نظر رکھ کے ان
مقاصد کی تکمیل کے واسطے اپنی ہمت کو معروف کیا اور زر سے - زبان سے غرض
جس طرح ہو سکا امداد دی - بہتیرے بھائیوں نے مسلمانوں کے مختلف گروہوں
کے اتفاق کرنے کو نا ممکن سمجھا - بہتوں نے اس اتفاق کے معنی سمجھنے میں غلطیاں
کھائیں - کسی نے تو یہ جانا کہ اس انجمن کا منشا یہی ہے کہ سب گروہوں کو کسی
خاص ایک فریق میں شامل کرے - کوئی اور ہی مطلب سمجھتا رہا - غرض جتنے منہ اتنی
باتیں بنتیں مگر اس انجمن کے سرگرم ممبروں نے سب کو مقاصد کے اغراض سے اطلاع
دی اور سمجھایا کہ انجمن کا منشا یہ ہرگز نہیں ہے کہ مسلمانوں کے مختلف فرقے ایک
طریق پر چلیں بلکہ اسکی عین مراد یہ ہے کہ ان مقاصد کی تکمیل میں اتفاق کریں
اور امور مذہبی میں بیشک اپنے اپنے طریق پر رہیں کیونکہ ان مقاصد کی تکمیل
کسی خاص فرقے سے تعلق نہیں رکھتی بلکہ ہر ایک کلمہ گو کو اسمیں امداد دینا فرض ہے
اور جن امور کی وجہ سے اور جن عوارض کے باعث مسلمان تنزل کے گڑھے میں گرے
چلے جاتے ہیں سب کو ملکر اس کا انتظام کرنا نہایت ہی ضروری ہے

اگرچہ ہم مسلمان کتنے ہی گروہوں اور کتنے ہی فرقوں میں منقسم ہیں مگر اسلام
کے بچانے - اسکی ترقی - اسکی اشاعت اور اسکی امداد کرنے پر سب مامور ہیں پھر
خواہ کوئی مقلد ہو خواہ غیر مقلد - شیعہ ہو یا سنی - حنفی ہو یا شافعی - حنبلی ہو یا
مالکی - اہل شریعت ہو یا اہل طریقت - اہل حقیقت ہو یا اہل معرفت - صوفی ہو
یا فلاں سب پر واجب ہے کہ اپنے دین کی بزرگی - اپنے دین کی ترقی میں کوشش
کریں - اسیطرح میں جو حملے کر رہے ہیں ان سے اپنے مقدس اسلام کو بچائیں اور جو مقا[illegible]

اس انجمن کے پیش نہاد ہمت ہیں انکی تکمیل کے لئے یکدل و یک جان ہوکر کوشش
کریں اور سب ملکر اس نیک کام میں مصروف ہوجائیں اور کبھی ایسی باتوں کا
تذکرہ تک بھی نکریں جنکی وجہ سے ایک کو دوسرے سے ناراضگی اور رنجش پیدا ہو
جب ہم ان مقاصد کی تکمیل کے واسطے جمع ہوں کوئی ایسی بات نہ کہے جو دوسرے
کو ناگوار گزرے اور خدانخواستہ کسی باہمی کدورت کا باعث ہو

اگرچہ ظاہر بیں یہی کہینگے کہ سنہ ۱۸۹۴ء میں اس انجمن نے کوئی کام نہیں کیا مگر
سمجھنے والے سمجھ لینگے کہ یہی سال ہماری ساری امیدوں ۔ ہماری ساری
کامیابیوں کی پہلی سیڑھی تھی اسی سال میں اگر ممبران انجمن اپنی کوششوں میں کامیاب
نہوتے ۔ اپنے ارادے پر مضبوط نرہتے ۔ اپنی تجاویز میں کوتاہی کرتے ۔ لوگوں کی مخالفت
اور انکے اعتراضوں کے جواب ندیتے ۔ ان کے دلوں سے انکے شکوک اور شبہات کو
جو انہوں نے مختلف پیرایوں میں ظاہر کئے نہ نکالتے ۔ تو آج اس رونق بھرے جلسے کا منہ دیکھنا
کیسے نصیب ہوتا اور وہ کارروائیاں جو سنہ ۱۸۹۵ء کیواسطے مخصوص ہیں کیونکر ظہور میں آتیں
بیشک یہ اس انجمن کی انہی مستقل لگاتار کارروائیوں کا جلوہ ہے کہ یہ انجمن آج ساری
ہندوستان میں اپنے مقاصد میں سرگرمی اور کوشش کرنیکی وجہ سے بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھی
جاتی ہے جیسا کہ اکثر اخباروں کے اڈیٹر اپنی رای میں ظاہر کررہے ہیں اور اسے اب
حوصلہ ہوتا جاتا ہے کہ وہ آیندہ اپنے اغراض کو اور زیادہ خوش اسلوبی اور
کامیابی کے ساتھ سرانجام کرے

اب سال گذشتہ یعنی سنہ ۱۸۹۵ء کے مفصل حالات کئی حصوں میں بیان کئے جاتے ہیں
اور آپ صاحبوں کو ان پر غور کرنے کی تکلیف دی جاتی ہے

## حصہ اول ۔ وعظ

اس انجمن کے قایم ہوتے ہی مولوی سید احمد علی صاحب واعظ و[illegible]
[illegible] کے موافق خدمت کرنی اپنے اوپر مناسب سمجھی چنانچہ ابتدا میں انجمن
[illegible] رقم سے انکی امداد کرتی رہی کیونکہ وہ مدت سے اپنے دلی شوق کے ساتھ وعظ
کرتے ہیں اور غیر مذاہب خاصکر عیسائیوں کے اعتراضوں کے جوابات دینے اور
انکے عقائد کے بطلان میں بڑی مہارت رکھتے ہیں لیکن اس سال میں انجمن نے
نہایت ضروری سمجھا کہ اسکے اغراض کی اشاعت شہر کے ہر ایک حصے میں وعظ
کے ذریعے ہو اسلیئے واعظ صاحب کو ہفتہ وار جلسے اور انارکلی کے وعظ کے علاوہ
شہر کے بعض مقاموں میں انجمن کے اغراض کے مطابق وعظ کہنا پڑا اور اسیواسطے مناسب
سمجھکر تین روپے ماہوار انکی وجہ معاش میں ترقی کی گئی - اگرچہ پیرانہ سالی اور
بیماری کے باعث وہ انجمن کے پورے پورے کام کرنے میں جیسا کہ خود ان کا جی
چاہتا تھا کوشش نہیں کر سکے مگر پھر بھی اپنے کام کو جہانتک ہو سکا نباہتے رہے
اور انجمن آیندہ کے واسطے انکے حق میں دعا کرتی ہے کہ وہ بیماری اور اور حوادث آسمانی
سے محفوظ رہیں تاکہ انجمن کے مقاصد کے موافق وعظ کرنے پر پوری طرح قادر ہوں
اس سال کے پہلے دو مہینوں میں ایک واعظ صاحب گوجرانوالہ میں بھی انجمن کیطرف
سے وعظ کرتے رہے اور انجمن انکو ایک قلیل رقم سے مدد دیتی رہی مگر افسوس
کہ کسی خاص وجہ سے ہمیشہ کے لئے اس انجمن کے ساتھ ان کا تعلق نہ رہ سکا ایسا ہی
لاہور میں بھی ایک اور واعظ صاحب کسیقدر وجہ معاش کی امداد لیکر مولوی
سید احمد علی صاحب کے کام میں معاونت کرنے کیواسطے مستعد ہوئے تھے مگر افسوس کہ

...کار ہو جو ہمیشہ کے لئے اس کام کو نبھا سکے۔ اس سال کی ابتدا میں
انجمن کے ایک لائق نوجوان تعلیم یافتہ سرگرم ممبر منشی شمس الدین صاحب نے بھی
شام کے وقت دہلی دروازہ وغیرہ مقامات میں کئی مہینوں تک وعظ کیا مگر
انجمن کی چندہ اگاہنے والی جماعت میں شامل ہو جانیکی وجہ سے اور نیز اس
سبب سے کہ اس سال کے اخیر حصّے میں حج حرمین شریفین کو چلے گئے اُس
کام کو آیندہ کرنے سے معذور ہو گئے مگر ان سب افسوسناک امور کے مقابلہ
خداوند تعالے نے ایک ایسے لائق واعظ کی خدمات سے انجمن کو تقویت دی جسنے
اپنی بیحد کوششوں اور کم ہونے والی ہمت سے نہ صرف وعظ کے کام میں اعانت
کی بلکہ ہر طرح کی تجویزوں ۔ سب طرح کے کاموں میں زر سے ۔ وقت سے ۔
قلم سے ۔ زبان سے امداد دی ۔ اور باوجود اسکے اپنے اوپر انجمن سے کسی قسم کی
مدد کا لینا ہرگز گوارا نکیا بلکہ جہانتک ہو سکا ہر ایک کوشش اسکے مقاصد کی پورا
کرنے میں بڑی استقلال سے کی ۔ یہ وہی صاحب ہیں جنھوں نے ہر شام کو شہر کی
کسی نہ کسی مسجد میں انجمن کی اغراض پر وعظ کہا ۔ مختلف قوموں کے پاس جاکر
اسلام کی موجودہ حالت اور اسکی اصلاح کے طریقوں کو سنایا ۔ بلکہ شہر کے ایک
خاص حصّے کی گلی گلی میں جاکر لوگوں کو ان امور سے متنبہ کیا ۔ یہ وہی صاحب
ہیں جنھوں نے گرمی کے موسم میں عین دوپہر کے وقت ریلوے کے کارخانے
میں جاکر وہاں کے مسلمان ملازموں کو اسلامی تنزل کی کیفیت سے آگاہ کیا ۔ انارکلی
کی جامع مسجد میں ماہ رمضان کے دنوں میں روزے کی حالت میں کھڑے ہوکر جمعہ
پڑھنے والے مسلمانوں کو اسلام کی موجودہ دینی و دنیوی پستی سے واقف کیا ۔

[illegible]

تقریروں سے مسلمانوں کو اپنے پاک اور مقدس مذہب کی سچائی - اسکی موجودہ
بیکسی اور پستی کی طرف توجہ کرنے کی رغبت دلائی - حال کی نااتفاقی - باہمی
نفرت وغیرہ کے نقصانوں سے آگاہی بخشی اور ایک جم غفیر کو انکی بے بدل تقریروں
سے ایسا اثر ہوا کہ بہت سے لوگ اس انجمن کے مقاصد کو بخوبی سمجھ گئے اور انکے پورا
کرنے کو اپنا فرض سمجھا

شروع سال ۱۹۰۳ء سے انجمن نے ڈبی بازار کے متصل کرنل سکندر خانصاحب کا مکان
اکیس روپے ماہوار پر کرایہ لیا اور اسمیں ہر اتوار کی صبح کو جلسۂ وعظ کا
منعقد کرنا تجویز کیا چنانچہ اس سال میں بھی یہ جلسہ ہفتہ وار ہوتا رہا اور سال
زیر رپورٹ میں بھی کامیابی کے ساتھ ہوا کیا - اس جلسے میں ہر فرقے کے مسلمان
بھائی بڑے شوق سے جمع ہوتے ہیں - اوّل ہی اوّل مولوی سید احمد علی صاحب وعظ
فرماتے ہیں پھر عام تعلیم یافتہ مسلمانوں کو اجازت دی جاتی ہے کہ وہ کسی
خاص مضمون پر جو انجمن کی طرف سے مقرر ہوتا ہے اپنا مضمون سنائیں یا تقریر کریں
اس جلسے کے انعقاد سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اوّل تو عام لوگ ایسی ضروری اور
عمدہ باتوں کا وعظ سنتے ہیں جو آجکل عام وعظوں میں بہت کم بیان ہوتی
ہیں کیونکہ اسمیں انجمن کے اغراض کے موافق کسی شخص کو اجازت نہیں ہے کہ
وہ اپنی زبان سے کوئی ایسا لفظ نکالے جو کسی اسلامی فرقے کے مخالف ہو
بلکہ اس مکان میں اسلام کے اصول اور مسائل متفقہ پر وعظ کیا جاتا ہے اور
اختلافی مسائل کے بیان کرنے کی قطعاً ممانعت ہے - یہاں اسلام کی موجودہ

[illegible]

دینی و دنیوی عزت حاصل کر سکتے ہیں انکی ترغیب دی جاتی ہے اور دوسرا فائدہ جو تعلیم یافتہ اصحاب کے ساتھ مخصوص ہے یہ ہے کہ ہمارے تعلیم یافتہ نوجوانوں کو عام مجمعوں میں بولنے اور اپنے خیالات ظاہر کرنے کا بہت کم موقع ملتا ہے اس جلسہ میں یہ اصحاب تحریرًا یا تقریرًا اپنے علم سے اوروں کو مستفید کرتے ہیں اور خود انھیں مضامین لکھنے کی مشق۔ تقریر کرنے کا سلیقہ حاصل ہوتا ہے

بڑی خوشی کے ساتھ اس امر کا اظہار کیا جاتا ہے کہ شروع ۱۹۰۸ء میں بہت سے تعلیم یافتہ نوجوانوں نے اپنے عمدہ اور بیش بہا مضامین اس جلسے میں پڑھے جو سب کے سب انجمن کے پاس موجود ہیں اور جنمیں سے کچھ تو چھپ گئے ہیں اور کچھ باقیماندہ آہستہ آہستہ آیندہ رسالوں میں چھپینگے۔ لیکن اس خوشی کے مقابلے میں افسوس بھی ہے کہ اس سال کے اخیر حصے میں بہت کم اصحاب نے جلسے میں اپنے مضامین پڑھے اور ویسے ہی اسکی شرکت سے بھی بہت تھوڑے آدمیوں نے سعادت حاصل کی لیکن آیندہ کے واسطے امید کیجاتی ہے کہ خداوند تعالے لوگوں کے دلوں میں یہ امنگ پیدا کرے کہ وہ یا تو اپنے علم سے اوروں کو تحریر اور تقریر کے ذریعے مستفید کرنیکی کوشش کریں یا اوروں ہی کے معلومات سے فائدہ اٹھائیں

## حصۂ دوم۔ تعلیم نسوان

جسمیں سپرنٹنڈنٹ صاحب مدارس زنانہ کی رپورٹ بھی شامل ہے

اسی سال ہفتہ وار جلسوں میں تعلیم مستورات پر بھی وعظ ہوئے اور اسمیں مستورات کی موجودہ تعلیم پر بحث ہوکر یہ قرار پایا کہ شاہی مسجد میں ایک عام جلسہ کیا گیا۔

[illegible] تعلیم مستورات کی موجودہ حالت کو
بیان کیا جائے چنانچہ اس تجویز کے موافق مئی ۱۸۸۸ء کو شاہی مسجد میں حسب الخواہ
عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا اور اسمیں انجمن کے واعظوں کے علاوہ جناب مولوی
عبد المجید صاحب دہلوی نے اس مضمون پر ایک نہایت ہی مؤثر تقریر فرمائی بعد ازاں
تعلیم نسوان کا وہ مضمون جو انجمن کی طرف سے ایک ہزار جلد چھپوایا گیا تھا جلسے میں
پڑھکر سنانے کے بعد عام طور پر تقسیم کیا گیا اس مضمون میں اُس تعلیم کے نقصان جو
عیسائی عورتیں مسلمانوں کے گھروں میں اکر دیتی ہیں بڑی وضاحت سے ظاہر
کیے گئے ہیں اور مسلمانوں کو اس بات کی ترغیب دی گئی ہے کہ وہ اپنے خرچ سے
اپنی لڑکیوں کیواسطے مدارس مقرر کریں اور لڑکیوں پر عیسائی عورتوں کا جو مذہبی
اثر پڑتا ہے اسکے روکنے کی تدابیر عمل میں لائیں چنانچہ یہ مضمون مسلمانوں نے بڑی
توجہ سے دیکھا اور اسکی اتنی قدر کی گئی کہ دوبارہ چودہ سو جلدیں چھاپ کر پھر
تقسیم کی گئیں اور ابھی اسکی مانگ برابر باقی ہے جس سے یقین کیا جاتا ہے کہ اس سال
وہ پھر تیسری دفعہ چھپکر تقسیم ہوگا

اس مضمون کا نتیجہ جسقدر ہوا وہ یہ ہے کہ آج اس انجمن کے متعلق پانچ زنانہ مدارس [illegible]
جن کے کل اخراجات اس انجمن کی مد تعلیم نسوان سے ادا کئے جاتے ہیں اور یقین کیا جاتا ہے
کہ اور مدارس بھی انشاء اللہ ہمارے اس شہر لاہور کے مختلف محلوں اور گلی کوچوں میں
قائم ہوجائینگے اور یہ بھی امید ہے کہ اب قوم بھی اس معاملے کیطرف پوری توجہ کریگی
جس سے یقین ہے کہ عیسائی تعلیم سے جسقدر نقصان ہماری مستورات اور بچوں کے دینی
اخلاق کو پہنچ رہا ہے وہ ہماری اپنی باقاعدہ تعلیم کے عام ہوجانے سے رفع ہوجاتے

اول ہی اول سید شمس دین میاں عمر الدین صاحب اپنے گھر میں مدرسہ جاری کرنے کی [illegible]
ظاہر کی مگر تھوڑے ہی دنوں کے بعد انہیں کئی ایک خاص موانعات ایسے پیش آگئے
کہ انکی خواہش کا ظہور نہ ہو سکا۔ اسکے تھوڑے ہی عرصے بعد جون ۱۹۰۸ء کو موقع پا
دو مدرسے جاری کئے گئے جنمیں سے نمبر ا کا مدرسہ انجمن کے میر مجلس صاحب کی نگرانی
میں جاری ہوا اور دوسرا مدرسہ مولوی غلام محمد صاحب کے گھر میں انکی زیر
نگرانی۔ اس دوسرے مدرسے کی معلمہ نے دو مہینے کی تنخواہ بھی انجمن کو معاف کی۔
ان دو نو مدرسوں کے جاری ہونے کے کچھ دنوں بعد خلیفہ سید عماد الدین صاحب
قاضی فاضل جو بی۔ اے کلاس میں پڑھتے ہیں آنریری سپرنٹنڈنٹ مدارس زنانہ
مقرر کئے گئے اور انہوں نے انجمن میں اس امر کی تحریک کی کہ مدارس زنانے کی پڑھائی
کی سکیم (نصاب) تیار کی جائے تاکہ اسکے مطابق مدارس میں باقاعدہ تعلیم شروع کرائی
جائے۔ چنانچہ انکی اس تجویز کے موافق ایک خاص کمیٹی مقرر کی گئی اور اسنے ایک سکیم
تیار کی جو انجمن منتظمہ میں پیش ہو کر منظور ہوئی نقل اسکی ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

| نام جماعت | پڑھائی کی مدت | کتابوں کی تفصیل |
|---|---|---|
| پہلی<br>زیر نگرانی انجمن کے میر مجلس صاحب کی | چھ مہینے | قاعدۂ عربی۔ بیس تک گنتی۔ اگر ہو سکے تو قاعدہ بغدادی بھی پڑھایا جائے |
| دوسری<br>مولوی غلام [illegible] نگرانی میں | چھ مہینے | قرآن شریف کا پہلا سیپارہ۔ پچاس تک گنتی۔ الفاظ نماز یاد کرائے جائیں |
| تیسری<br>[illegible] فتح [illegible] کی نگرانی میں | ایک سال | قرآن شریف پانچویں سیپارے کے اخیر تک۔ قاعدہ اُردو مؤلفہ مولوی رحیم بخش صاحب۔ سو تک گنتی۔ سوزن کاری نماز اور وضو کی ترتیب |

| جماعت | مدت | کتابوں کی تفصیل |
|---|---|---|
| چوتھی<br>مدرسہ نگرانی خلیفہ عبدالرحیم صاحب کوچہ تیرگراں | ایک سال | قرآن شریف پندرہویں سیپارے کے اخیر تک۔ اردو کی پہلی کتاب جو لڑکیوں کے واسطے تیار ہوتی ہے۔ زبانی جمع۔ سوزن کاری۔ پابندئ نماز۔۔ |
| پانچویں<br>مدرسہ نگرانی میاں افتخار الدین بھاٹی دروازہ | ایک سال | قرآن شریف ختم کرایا جاتا ہے۔ فقہ کی کوئی کتاب پنجابی یا اردو۔ پنجابی میں روشن دل پکی روٹی۔ نجات المومنین۔ اور اردو زبان میں ایک نئی کتاب تیار کیجائیگی زبانی تفریق۔ پابندئ نماز |
| چھٹی | ایک سال | قرآن شریف کی روزانہ تلاوت۔ آخری سیپارے کا ربع اخیر حفظ کرایا جاتا ہے۔ کلام اللہ کی احکامی و اخلاقیہ آیات کا ترجمہ جسکے واسطے ایک کتاب تیار ہوگی۔ خانہ داری کی ہدایات۔ نیک بیبیوں اور بزرگان دین کے مختصر تذکروں کی کتاب جو تیار ہوگی۔ سوزنکاری پابندئ نماز |

نوٹ۔ بڑی عمر کی عورتیں بھی ان مدارس میں اگر نماز روزہ کے مسائل سیکھ سکتی ہیں

اگست ۱۸۸۶ء میں ہمارے آنریری واعظ صاحب کے وعظ اور انکی روزانہ کوشش سے موچی دروازہ کے کوچہ تیرگران کے اہل اسلام میں اس بات کا چرچا ہوا کہ انکے محلے میں مشن کا جو زنانہ مدرسہ قائم ہوا ہے اسمیں اپنی لڑکیوں کو تعلیم کیواسطے بھیجنے سے روکا جائے اور اسکی بجائے اپنے خرچ سے انجمن کے ماتحت زنانہ مدرسہ قائم کیا جائے چنانچہ میاں کریم بخش صاحب بندلی گر۔ خلیفہ عبدالرحیم صاحب۔ شیخ فتح بخش صاحب۔

شیخ رحیم بخش صاحب - شیخ الہی بخش صاحب - منشی محمد حسین صاحب - میاں الم الدین
صاحب ساده کار - میاں محمد عوض صاحب - میاں قادر بخش صاحب - میاں
فیض بخش صاحب - میاں امیر علی صاحب - میاں الہ بخش صاحب وغیرہ
کی کوششوں سے دو مدرسے اِس محلّے میں قائم ہوگئے جنمیں سے ایک مدرسہ جس کا نمبر ۳
ہے شیخ فتح بخش صاحب نے اپنے گھر میں انجمن کے متعلق جاری کیا اور
کسی قسم کا خرچ لینا منظور نکیا - دوسرا مدرسہ جس کا نمبر ۴ ہے اہل محلّہ کی رضامندی
سے خلیفہ عبد الرحیم صاحب کی زیر نگرانی انکے گھر میں جاری ہوا جسمیں انجمن معمولی
اخراجات دیتی ہے

مدرسہ نمبر ۵ اکتوبر ۱۸۸۵ء کے شروع میں بکی دروازہ کے مسلمانوں کی ہمت اور
کوشش خصوصًا میاں فتح الدین صاحب ہیڈ پریسمین مطبع کوہ نور کی سرگرمی سے
جاری ہوا اور اِس محلّے میں ایک لائق تعلیم یافتہ اُستانی بھیجی گئی اور اس مدرسے
کا اہتمام میاں فتح الدین صاحب کے سپرد ہوا

گو اِن مدارس کے جاری ہونے کے بعد مختلف محلّوں سے اور لائق اُستانیوں نے
بھی اپنے گھروں میں مدرسے جاری کرنے کی خواہش ظاہر کی مگر اس وجہ سے
کہ انجمن کے پاس ابھی اتنا سرمایہ جمع نہیں ہوا کہ وہ ان مدارس کے سوا اور
مدرسے بھی جاری کرکے انکا خرچ ادا کرسکے علاوہ ازیں ان محلّوں کے مسلمان بھائیوں نے
بھی کوئی خاص امداد دینے کی طرف توجہ نہ کی اسلئے ان درخواستوں کی تعمیل نہوسکی
لیکن انجمن کا عین منشا ہے کہ اگر خداوند تعالے مسلمانوں کے دلوں میں اِسلامی
تعلیم کے عام ہوجانیکا شوق پیدا کرے اور وہ اِس انجمن کی امداد زر و دولت سے

کریں اور جن سالوں کی آمدنی اخراجات کے واسطے معقول آمدنی ہو سکتی ہے اور جسکا بیان حصۂ آمد میں کیا جائیگا اسپر ہمارے بھائی توجہ کریں اور انہیں عمل میں لاویں تو گلی گلی میں ایسے اسلامیہ زنانہ مدرسے جاری ہو جائیں

سپرنٹنڈنٹ صاحب خود مدارس کا معاینہ نہیں کر سکتے اسلئے معلمہ مدرسہ نمبر ا کو جو ایک خاندانی شریف عورت ہے ان مدارس کی نگرانی اور لڑکیوں کی امتحان لینے پر متعین کیا گیا ہے اور انہوں نے محض قومی خیر خواہی سے کسی زائد مواجب کے لینے بغیر ہی اس کام کا کرنا منظور کر لیا ہے۔ چنانچہ اب تک انہوں نے سب مدارس کا دو دفعہ معاینہ کیا ہے۔ معاینے کے لئے مدارس میں جانے کے وقت انکو ڈولی میں جانا ضروری ہے اسلئے انجمن ڈولی کا خرچ انہیں اپنی طرف سے دیتی ہے اور یہ خرچ غیر مستقل ہے مگر کبھی ۸ ر ماہوار سے زیادہ نہیں ہوتا

مدرسہ نمبر ۲ کے سوا سب مدرسوں کے معلمات کی تنخواہ پانچ روپے ہے۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ اس مدرسے میں دستکاری نہیں سکھائی جاتی تھی مگر اب معلمہ نے دستکاری سکھانی شروع کر دی ہے اور اسلئے جنوری ۱۹۰۶ء سے اسکی بھی پانچ روپے ماہوار تنخواہ کر دی گئی ہے۔ اگرچہ مدرسہ نمبر ۵ میں بھی اب تک دستکاری شروع نہیں ہوئی مگر آیندہ امید کیجاتی ہے کہ معلمہ مدرسہ نمبر ۵ جو لیاقت علمی اور دستکاری میں اچھی دستگاہ رکھتی ہے اپنے مدرسے میں عنقریب دستکاری سکھانے کی طرف توجہ کرے گی۔ مدرسہ نمبر ۴ میں موجودہ مدارس کی نسبت سب سے زیادہ عمدگی کے ساتھ دستکاری سکھائی جاتی ہے۔ دستکاری کے واسطے جس مصالح کی ضرورت ہوتی ہے وہ انجمن کی طرف سے دیا جاتا ہے اور لڑکیاں جو کچھ بناتی ہیں

انجمن کا مال ہوتا ہے۔ ان مدرسوں میں پچھلے سال جو دستکاری سکھائی گئی ہے اسکے نمونے اس وقت سامنے رکھے ہیں جنمیں گلوبند اونی۔ اونی جرابیں اونی دستانے۔ اونی نالے۔ جالی پر پھول نکالنے کا کام اور کناری لگانے کا کام شامل ہے اور یہ سب موجودہ چیزیں اُس قیمت پر جو انجمن نے اُنکے واسطے تجویز کی ہے جو صاحب چاہیں اسوقت خرید سکتے ہیں اور امید کی جاتی ہے کہ ہمارے مسلمان بھائی ان چیزوں کو زنانہ اسلامی مدارس کا تحفہ سمجھکر خرید لینگے اور اگر خدانے چاہا اور قوم کی ہمت اور توجہ بھی بڑھتی گئی تو انشاء اللہ آیندہ سال میں بہت کچھ کامیابی ہوگی

ان مدارس میں دستکاری کے سوا کلام اللہ اور کسیقدر اُردو اور پنجابی میں فقہ کی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔ اور ابھی تک سکیم کے موافق کسی مدرسے میں جماعت بندی نہیں ہوئی۔ اسکی زیادہ تر وجہ یہ ہے کہ سکیم میں اُردو کی جن کتابوں کا پڑھانا لکھا ہے وہ ابھی تک تیار نہیں ہوئی تھیں۔ مگر اب خداوند تعالےٰ کے فضل وکرم سے اُردو کی پہلی کتاب انجمن کیطرف سے تیار ہو کر چھپ گئی ہے جو اس وقت سامنے رکھی ہے۔ اس کتاب میں خدا کی صفتیں۔ پیغمبروں کا بیان۔ خدا کی قدرت۔ نیک بخت لڑکی۔ سوال وجواب۔ یہ پانچ سرخیاں ہیں جن کا بیان نہایت آسان لفظوں میں کیا گیا ہے اور اس کتاب میں بڑی خوبی یہ ہے کہ ان مذہبی باتوں کے ساتھ ہی دنیاوی ضروری معلومات بھی حاصل ہوتی جاتی ہیں اور سب سے بڑھکر یہ کہ اسمیں وہی باتیں لکھی ہیں جنکا جاننا انہیں نہایت ضروری ہے اور کوئی بات ایسی درج نہیں کی گئی جو

اور بہت سی ہیں اور کہا جاسکتا ہے کہ جو طالب علم اسکو سمجھکر پڑھے اور
اسپر اعتقاد رکھے وہ کامل الایمان کے لقب سے ملقب ہو سکیگا اور باوجود
ان سب خوبیوں کے اس کی قیمت بلا محصولڈاک صرف ڈیڑھ آنہ ہے - اگرچہ
یہ کتاب لڑکیوں کی خاطر بنائی گئی ہے مگر جس طرح کہ وہ لڑکیوں کے واسطے
مفید ہے اسی طرح چھوٹے لڑکوں کے لئے بھی فائدہ بخش ہے - برادران
اسلام سے امید کیجاتی ہے کہ وہ اس کتاب کی قدر کرینگے اور اپنے بچوں کو اس
ضروری کتاب کی تعلیم سے مستفید کرنے میں اپنی سعادت سمجھینگے - چونکہ اب
یہ پہلی کتاب تیار ہو گئی ہے اسواسطے سپرنٹنڈنٹ صاحب مدارس زنانہ گرنمنٹ
میں درخواست کی گئی ہے کہ وہ سکیم کے موافق سب مدرسوں میں پہلی طیار
جماعتوں کی باقاعدہ پڑھائی کا بندوبست کریں اور معلمات کو سمجھادیں کہ
وہ سکیم کے موافق تعلیم دیا کریں - تاکہ آیندہ کو دونو اعلےٰ جماعتوں کی باقاعدہ
پڑھائی کا بندوبست ہو سکے - انجمن چونکہ پہلی کتاب کی ترتیب سے فارغ ہو چکی
ہے اسلئے یقین کیا جاتا ہے کہ وہ اور کتابوں کی تیار کرنیکی طرف بہت جلد متوجہ ہوگی
ان مدارس میں جسقدر لڑکیاں تعلیم پاتی ہیں انکی تعداد اس نقشہ سے ظاہر ہوگی

| نمبر مدرسہ | لڑکیاں | لڑکے | کل | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | ۱۰ | ۶ | ۱۶ | لڑکے صغیر سن ہیں - اور ایک انیں سے قرآن شریف |
| ۲ | ۱۶ | ۳ | ۱۹ | حفظ کرتا ہے - |
| ۳ | ۵ | ۸ | ۱۳ | اور مدرسہ نمبرہ میں محلے کی عورتیں بھی اکثر مسائل |
| ۴ | ۲۰ | ۲ | ۲۲ | سیکھتی اور نماز روزہ وغیرہ ضروری باتوں |
| ۵ | ۱۸ | ۰ | ۱۸ | کی تعلیم پاتی ہیں |

اخراجات کی مفصل تفصیل حصہ اخراجات میں بیان کی جا رہی ہے

لکھنا کافی ہے کہ ہر ایک طالب علم پر ماہوار ۴ رہ پائی انجمن کا خرچ ہوتا ہے

## حصّہ سوم - تعلیم قرآن

اس سال کے شروع میں انجمن کے میر مجلس صاحب نے بکمال شوق سے اپنے اوپر یہ بات لازم فرمائی کہ مقاصد انجمن کی تکمیل کے واسطے وہ ہر روز اپنے مکان پر قرآن شریف کی تعلیم کیا کریں چنانچہ سکولوں کے طالب علموں - دفاتر کے ملازموں اور عام مسلمانوں کو اس امر کی اطلاع دی گئی اور ایک اچھی جماعت تعلیم قرآن کے واسطے تیار ہو گئی - سال گذشتہ کے موسم سرما میں اس جماعت میں کوئی پچیس تیس اصحاب شریک تھے اور انکے مکان پر صبح کے وقت کلام مجید کے ترجمہ پڑھنے میں شریک ہوا کرتے مگر موسم گرما کے آتے ہی جناب خلیفہ صاحب کی ملازمت کے وقت بدل جانے سے سبق صبح کی بجائے شام کے چار بجے ہونے لگا اور اس صورت میں خاص وجوہات سے تعداد طلبا میں کمی ہو گئی اور وہ کمی ابتک پوری نہیں ہوئی - مگر اس کی ایک خاص وجہ یہ ہے کہ بہت سے طالبعلم اور مقامات پر جہاں جانے میں انہیں آسانی ہوتی ہے جا کر سبق پڑھتے ہیں اور یہ سب اسی انجمن ہی کی کارروائی کا نتیجہ ہے کہ ایک سال پہلے اس شہر میں کوئی دو ایک جگہ ہی کلام اللہ باترجمہ پڑھایا جاتا تھا اور اب بہت سے مقامات پر اسکی تعلیم شروع ہے اور بہتیرے مسلمان اپنے اس فرض کو پورا کرنے لگے ہیں کہ جس کلام کے احکام پر انہیں عمل کرنا چاہیئے اسکے سمجھنے کی کوشش کریں

جناب میر مجلس صاحب نے اپنے خاندان کے اس معمولی درس کے موافق جو ہمیشہ سوائے

لوگ مستفید ہوتے ہیں اب پھر یہ قاعدہ مقرر کیا ہے کہ موسم سرما میں نماز مغرب سے پیشتر اور موسم گرما میں شام کو چار بجے کے بعد کلام اللہ حدیث اور فقہ کی کتابیں پڑھایا کرتے ہیں اور اس صورت میں اسلام کے ہر فرقے کے لوگ ان سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ انجمن اپنے میر مجلس صاحب کی اس کارروائی پر حد سے زیادہ مشکور ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہے کہ وہ انہیں اسکی جزائے خیر عطا کرے۔

## حصہ چہارم - رسالہ

انجمن کا پہلا مقصد واعظوں کے تقرر اور رسالہ کے اجرا بغیر حاصل نہیں ہو سکتا تھا اسلئے واعظ کا تقرر تو انجمن کے قائم ہوتے ہی ہو گیا لیکن رسالے کا جاری کرنا اس وقت اسکی امکان سے باہر تھا ابتدائے ۱۸۸۵ء میں جناب مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری نے عیسائیوں کے ایک رسالے موسوم بہ تحریف قرآن کا جواب لکھا اور اسے جناب مولوی غلام محمد صاحب بگے والہ امام مسجد شاہی و میر مجلس انجمن ہذا کی معرفت اس انجمن میں چھاپ کر شائع کرے چنانچہ یہ رسالہ جسکا نام اقامۃ البرہان فی رد من قال بتحریف قرآن ہے کسیقدر دیر سے چھپکر ماہ شعبان میں شائع ہوا اور اسکی قیمت آدھ آنہ فی جلد مقرر کی گئی۔ انجمن کے اکثر ممبروں اور بعض اور شائقین نے بھی اسے خریدا۔ کچھ جلدیں مصنف صاحب کو تقسیم عام کے واسطے دی گئیں۔ کچھ ابھی تک انجمن کے پاس موجود ہیں جو فی جلد آدھ آنہ قیمت ادا کرنے پر مل سکتی ہیں۔ اگرچہ اس وقت تک ماہوار رسالے

لاوارث یتیم بچے ہماری بے پرواہی اور بے توجہی کے باعث عیسائی لوگ لیجاتے ہیں اور انہیں تعلیم دیکر عیسائی بنا لیتے ہیں چنانچہ ایک لاکھ کی تعداد لاوارث یتیم بچے اس ہندوستان میں عیسائیوں کے ہاتھ آچکے ہیں اور اگر ہم اسی طرح بیخبر پڑے رہے تو اور لاکھوں عیسائی ہو جائینگے

ہمارے ایک آنریری واعظ صاحب نے مختلف جلسوں میں یہ تجویز پیش کی کہ وہ لوگ جنپر زکوۃ فرض ہے مال زکوۃ سے کسیقدر حصہ یا کل یتیم خانے کے واسطے اس انجمن میں داخل کریں جب سے کافی رقم جمع ہو جانے کے بعد لاہور میں مسلمانوں کا ایک نہایت عمدہ یتیم خانہ بنایا جائے تاکہ پھر ہماری لاوارث یتیم بچے عیسائیوں کے ہاتھ میں آنے سے بچیں اور ہماری عمدہ تعلیم و تربیت میں پرورش پاکر اپنے دین پر قائم ہوکر کامل الایمان مسلمانوں کا نمونہ بنیں

اس وقت تک چار اصحاب نے اس مد کے واسطے انجمن میں روپیہ جمع کرایا ہے جسکی کل تعداد ۱۲للعہ ہے اور یہ سب روپیہ مد اعانت میں جمع ہے جسوقت برادران اسلام کی کامل توجہ اس طرف مبذول ہوگی اُسوقت یتیم خانے بنانے کا ڈھنگ ڈالا جائیگا

خداوند تعالےٰ کی درگاہ میں دُعا کی جاتی ہے کہ وہ ہماری مالک نصاب بھائیوں کے دلوں میں اس تجویز کی خوبیاں بٹھائے اور انہیں توفیق دے کہ وہ ایسے یتیم خانے کے بانیوں میں شامل ہوکر سعادت دارین حاصل کریں آمین

## حصۂ ششم۔ آمدنی اور اسکے وسائل

اس انجمن کو آجتک جسقدر آمد ہوئی اسکی تفصیل بیان کرنے سے پہلے اس بات

جنکا ضرور ہی معلوم ہونا ہے کہ یہ آمدنی کس طرح کی ہے اور اسکی وصولی کے واسطے کیا انتظام ہے اور اسکی کتنی مدیں ہیں

انجمن کے قواعد کی دفعہ ۳ کے بموجب انجمن کا ممبر بننے کے واسطے کم ازکم چار آنے ماہوار چندہ مقرر ہے۔ اگرچہ بعض اصحاب اس سے کسیقدر کم اور بعض اس سے زیادہ یعنی ۸ر اور عصہ ماہوار تک دیتے ہونگے زیادہ تعداد انہیں اصحاب کی ہے جو چار آنے ماہوار دیتے ہیں۔ اخیر دسمبر ۱۹۰۵ء تک ممبروں کی کل تعداد ۲۱۴ تک پہنچ چکی ہے جنکے ماہوار چندے کی کل تعداد کوئی [illegible] تک ہوتی ہے لیکن اس ضروری چندے میں سے بہت کم رقم وصول ہوتی رہی ہے چنانچہ جون ۱۹۰۴ء میں [illegible]۔ جولائی میں [illegible]۔ اگست میں [illegible]۔ ستمبر میں [illegible]۔ اکتوبر میں [illegible]۔ نومبر میں [illegible]۔ دسمبر میں [illegible] وصول ہوئے۔ چندہ کی اسقدر کمی کی وجہ ایک تو مستقل نقیب کا نہ ملنا ہے اور دوسری جو سخت افسوس کے ساتھ ظاہر کی جاتی ہے ہماری بعض اُن مخلص اور سرگرم ممبروں کی بے پرواہی ہے جنہوں نے ممبر ہونے کے دن سے آج تک اپنا چندہ عطا نہیں کیا اور ہمیشہ وعدے پر ٹالتے رہے۔ مگر یہ بھی ساتھ ہی ظاہر کیا جاتا ہے کہ انجمن انکی اس بے توجہی سے مایوس ہرگز نہیں ہوئی بلکہ اسکو کامل امید ہے کہ اگر خداوند تعالےٰ نے چاہا تو وہ ممبر صاحب جنہوں نے اس سے پہلے ادائے چندہ میں کسیقدر تساہل فرمایا ہے آیندہ کو اسلامی حرارت کے جوش سے ایام گذشتہ کی تلافی نعم البدل سے کر دکھاوینگے

اخیر دسمبر ۱۹۰۴ء میں اس انجمن کے بعض ممبروں نے ایک جلسہ کرکے یہ فیصلہ

یا تھا کہ صرف اس ماہوار چندے سے انجمن اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہو سکتی
اور جب تک وہ خود اپنے پاس سے کوئی معقول تعداد روپے کی انجمن میں جمع
نہ کریں اُن لوگوں سے جو ابھی ممبر نہیں ہوئے امداد کی بہت کم توقع ہو سکتی
ہے چنانچہ اس فیصلے کے مطابق اُسوقت کے موجودہ اور بعض اور ممبروں نے
یکمشت چندہ لکھوایا اس چندے میں نصف سے زیادہ وصول ہو چکا ہے اور
باقی بھی وصول ہوتا جاتا ہے

مئی ۱۸۸۶ء میں جبکہ تعلیم نسوان کے بارے میں خاص تحریک ہوئی اسوقت بھی
ایک جلسہ میں یکمشت چندہ کھولا گیا اسمیں ممبروں کے علاوہ اور بہت سے
اصحاب نے بھی مدد دی چنانچہ کوئی سو روپے کے قریب شاہی مسجد والے
جلسہ میں نقد جمع ہو گئے تھے۔ تعلیمی فنڈ کے لئے یکمشت چندہ کے علاوہ جناب
مولوی عبدالمجید صاحب دہلوی نے ایک نہایت عمدہ تجویز اپنی مختلف تقریروں
میں بیان فرمائی کہ ہر ایک اہل اسلام خواہ وہ کسی درجے ہی کا کیوں نہ ہو گھر
میں اسبات کی تاکید کر دے کہ دونو وقت آٹا گوندھنے کے وقت ایک مٹھی بھر
آٹا ایک خاص برتن میں اس کام کے واسطے رکھا جائے اور ہفتہ وار یا مہینے
کے بعد وہ آٹا یا اسکی قیمت انجمن میں داخل کیجائے۔ یہ صورت نہایت سہل
اور مستقل آمدنی کی تھی اور یقیناً اسکے اجراسے قوم کی بہت سی ضرورتیں
رفع ہو جاتیں مگر افسوس ہے کہ باوجود متواتر کوششوں کے صرف یکی دروازے
اور موچی دروازے کے چند کوچوں کے سوا اور جگہ انجمن کو اس کام میں ابتک
زیادہ کامیابی نہیں ہوئی بلکہ زیادہ تر افسوس یہ ہے کہ بہت سے اہل اسلام

ہیں جنہیں کو بڑی حقارت سے دیکھتے ہیں اور لطف یہ کہ پھر باوجود اہل ثروت
ہونے کے قوم کی شکستہ حالی پر کچھ توجہ نہیں کرتے - جو صاحب آٹا رکھنے کی
تجویز کو کسیقدر نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ان کو خوب یاد رکھنا چاہیئے
کہ کسی قوم کے صرف بڑے بڑے مالدار آدمیوں سے روپیہ وصول کرکے کوئی مفید
عام کام کرنا عزت کی نگاہ سے ہرگز نہیں دیکھا جاتا بلکہ جس کام میں ہر فرد اعلے
سے ادنے تک خوشی سے مدد کرنیکیواسطے شامل ہو وہ نہایت مضبوط اور
باوقعت ہوتاہے کیونکہ اس صورت میں ایک غریب بیکس جسنے ایک پیسہ ماہوار
بھی دیا اسے بھی اس مفید کام کے ہمیشہ تک قائم رہنے کا ویسا ہی خیال ہوگا
جیسا کہ ہزار روپیہ دینے والے کو۔ اور اس صورتمیں قومیت کا خیال دل میں
بیٹھتا ہے اور اسکی وجہ سے قوم اپنی ضرورتوں پر بہت جلد متوجہ ہوتی ہے -
اگرچہ اسکے واسطے اور بہت سی نظیریں موجود ہیں مگر اسوقت اس انجمن
ہی کی کارروائی کیطرف غور کرنے سے اطمینان ہو سکتا ہے - دیکھئے باوجودیکہ
صرف دو محلوں کے چند کوچوں میں یہ رسم کچھ غیر مکمل سی جاری ہوئی ہے مگر پھر
بھی دو مدرسوں کے اخراجات کے بہت سے حصے کو یہی آمد کافی ہوتی ہے
اگر ہمارے مسلمان بھائی اسطرف توجہ کریں اور صرف ایک مٹھی بھر آٹا رکھ
لینا ہی اپنے اوپر گوارا کریں تو اس شہر لاہور کے مسلمانوں کے گھروں سے
کوئی تین ہزار روپیہ ماہوار جمع ہو سکتا ہے اور اس رقم کے ساتھ زنانہ مدارس
کے سوا لڑکوں کے سکول بھی جنہیں دینی و دنیوی تعلیم دی جائے بڑی
عمدگی سے قائم ہو سکتے ہیں اور ہمیں اپنی قوم کی تعلیم کے واسطے کسی قوم کی مدد

یک کوششوں کی انہیں جزائے خیر عطا کرے

عید الضحیٰ کی قربانی پر اس مجلس کے بعض ممبروں نے اپنی اپنی قربانی کے جا

لعال یا اسکی قیمت انجمن میں دی جسکی کل آمد ۱۱ روپیہ ہے

نقشۂ ذیل میں ہر قسم کی کل آمد جو ابتدائے مارچ ۱۹۰۴ء سے اخیر دسمبر ۱۹۰۵ء

تک امین کے پاس جمع ہو چکی ہے لکھی جاتی ہے

چندہ ماہوار وصول شدہ .. .. .. .. [illegible]

چندہ یکمشت سابقہ وصول شدہ .. .. .. .. [illegible]

چندہ تعلیم نسوان وصول شدہ .. .. .. .. [illegible]

زکوٰۃ و آمد کھال .. .. .. .. .. [illegible]

---

کل میزان [illegible]

## حصۂ ہفتم۔ اخراجات

انجمن کے اخراجات میں مدارس زنانہ کی معلمات کی تنخواہ۔ مدارس کے مکانوں کا کرایہ۔ واعظ اور نقیب کی تنخواہ۔ مکان وعظ کا کرایہ۔ کاغذات و رسالہ جات کی چھپوائی اور خط و کتابت کے ٹکٹ وغیرہ مصارف داخل ہیں۔ امین سے جو اخراجات ماہوار مستقل طور پر تجویز ہیں انکی تفصیل یہ ہے

مدارس زنانہ

| نمبر مدرسہ | تنخواہ | کرایہ مکان | سامان خرچ | کل |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | [illegible] | [illegible] | ۶ر | [illegible] |
| ۲ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

نیک کوششوں کا نام محمڈن ڈبیٹنگ کلب ہے - ہر سنیچر کو شام کے بعد اس کلب
کا جلسہ انجمن کے مکان میں ہوا کرتا ہے اور اسمیں علی العموم مذہب کے متعلق
گفتگو ہوا کرتی ہے اور اسیواسطے یقین کیا جاتا ہے کہ کالج کے مسلمان طالب علموں
کو مذہبی جلسے کے فائدے کے سوا انگریزی زبان میں بولنے کی مشق حاصل کرنے
کا بڑا فائدہ ہوگا اور امید کی جاتی ہے کہ اس کلب کے لائق ممبر اپنی مذہبی واقفیت
کے بڑھانے اور پابندی احکام شرعی کے واسطے پوری کوشش کرینگے

## ضروری گذارش

اب اس رپورٹ کو چند ضروری درخواستوں پر جو قوم کی خدمتمیں پیش کیجاتی
ہیں ختم کیا جاتا ہے اور امید کی جاتی ہے کہ حاضرین جلسہ خصوصاً اور کل اہل اسلام
عموماً انکو دلی توجہ سے سنینگے

(۱) ہماری قوم کا بہت سا حصہ اپنی مذہبی تعلیم سے بالکل ناواقف ہے اسلیئے
جملہ اہل اسلام سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ دنیاوی تعلیم کے ساتھ اپنی دینی
تعلیم کا بھی پورا پورا بندوبست کریں - سکولوں کے سمجھدار طالب علموں کا
فرض ہے کہ وہ مدرسے کی تعلیم کے ساتھ مذہب کی ضروری تعلیم کے واسطے بھی کچھ
وقت نکالیں اور شہر کے ان درسوں میں جہاں کلام مجید کا ترجمہ اور حدیث
و فقہ کی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں شامل ہونے کی کوشش کریں

(۲) آج کل ہماری اولاد پر خواہ وہ لڑکے ہوں خواہ لڑکیاں عیسائی تعلیم
کا بہت کچھ اثر پڑ رہا ہے اور اسیواسطے ہماری اولاد کے دلوں میں ہمارے
پاک اور سچے مذہب کی نسبت جھوٹے اور لغو اعتراضات جمتے جاتے ہیں اور

اس سے بہت جلد اسلام کو سخت صدمہ پہنچنے کا احتمال ہے بس نہ صرف لاہور
بلکہ کل ہند و پنجاب کے مسلمانوں کو اس ضرر تعلیم سے بچنے کا بندوبست
کرنا چاہیئے اور وہ اسی طرح ممکن ہے کہ ہم خود اس مطلب کے واسطے کافی
روپیہ جمع کریں اور اس سے زنانہ و مردانہ مدارس اس قسم کے قائم کریں جنمیں
دینی اور دنیوی دونو قسم کی نہایت عمدہ تعلیم ہوا کرے۔ اور اسی مطلب کیواسطے
مسلمانان لاہور کی خدمت میں خصوصیت کے ساتھ التماس کی جاتی ہے کہ
وہ اپنی اولاد کی تعلیم کے واسطے انجمن کی تجاویز پر غور کریں اور ماہوار چندے
یکمشت چندے سے اسکی معاونت فرماویں۔ اور آٹا رکھنے کی جو تجویز کی گئی
ہے اسپر توجہ کریں یا ایسی ہی اور تجاویز انجمن کو بتلائیں تاکہ انجمن ان
تجاویز پر عمل درآمد کرے اور اس شہر لاہور میں کامل بندوبست تعلیم کا ہو جائے
(۳) لاوارث یتیم بچوں کے واسطے جو کچھ اوپر ذکر کیا گیا ہے وہ اہل دل کیواسطے
کچھ کم نہیں۔ پس سب مسلمان بھائیوں کو خواہ وہ کسی ملک کے ہی کیوں
نہوں اس امر پر متوجہ ہونا چاہیئے کہ وہ مال زکوٰۃ سے کسیقدر حصہ یتیموں کے
واسطے نکالیں اور جا بجا یتیم خانے قائم کرکے اپنے لاوارث یتیم بچوں کی تعلیم
و تربیت کا انتظام کریں جبتک اور جگہ پر اس امر کے واسطے کمیٹیاں قائم نہوں
انجمن ہذا میں یہ روپیہ جمع کرایا جائے جسکو انجمن امانتاً اپنی تحویل میں رکھیگی
اور جب کافی سرمایہ جمع ہو جائیگا۔ یتیم خانہ قائم کیا جائیگا
(۴) یہ ایک عام بات ہے کہ ہر ایک آدمی الگ الگ کوئی مفید عام کام نہیں کرسکتا
پس قوم کی ضرورتوں کے واسطے ساری ہی قوم کا امداد دینا ضروری ہے۔

اور مسلمان خواہ وہ کیسی ہی فرقے کے کیوں نہوں اپنی قوم کی درستی کے
واسطے جب تک ملکر توجہ نکریں کامیابی بہت مشکل ہے اسواسطے ہر ایک
کلمہ گو نیوذیت میں عرض ہے کہ وہ اس انجمن کے مقاصد کی تکمیل کیواسطے
امداد کریں

## دُعا

بھائیو۔ آؤ اب اخیر میں اُس بے تعصب گورنمنٹ کا شکریہ ادا کر کے
جس نے ہمیں ایسی آزادی دے رکھی ہے اپنے حقیقی مالک سے
ملکر دعا کریں ۔ کہ اے اس امت کو خیر الامم کا معزز لقب عطا فرمانیوالے
اب اس قوم کو جو اپنی بے اعتدالیوں کے باعث بہت پستی کی حالت
میں ہے اوج عزت پر ممتاز کر ۔ انکی نافرمانیوں کو معاف فرما ۔ اور
آئندہ انہیں اپنے حبیب کی پیروی اور باہمی اتفاق کی توفیق بخش
رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ

آمین ثم آمین

مطبوعہ وکٹوریہ پریس لاہور

# انجمن حمایت اسلام لاہور کی
# سالانہ رپورٹ بابت ۱۸۸۶ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

جس اعلے قدرت والے۔ وسیع علم والے۔ غفور ورحیم کی اعلے حکمتوں اور قدرتوں کا ایک ادنے نمونہ یہ ہے کہ انسان کو پانی کے قطرے سے پیدا کر کے اسے اشرف المخلوقات ہونے کا خلعت پہنایا۔ اور اسپر اسکو عقل ونطق کے زیور سے آراستہ فرمایا۔ تاکہ وہ عقل سے اپنے خالق کو پہچانے۔ نطق کے ذریعے اسکی الوہیت اور وحدانیت کا اقرار کرنا اپنی سعادت اور فلاح دارین جانے۔ وہی ایک معبود جسکی حمد کا نغمہ ساری مخلوق کے واسطے جائز ہے۔ وہی ذات واجب الوجود جسکی تسبیح ہماری زندگی کا واجب ترانہ ہے۔ اس رؤف وکریم کی جو اعلے عنائتیں اور بے غایت نعمتیں انسان پر مبذول ہوئی ہیں ان سب سے بڑھکر انبیا علیہم الصلوۃ کا وجود باجود ہے جنمیں سب سے بعد جناب سرور کائنات فخر موجودات خاتم المرسلین فخر الاولین والآخرین حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ہے جنکے باعث ہمیں خیر الامم کے لقب سے ملقب ہونے کا فخر حاصل ہوا اللھم صل علی محمد وعلے آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلے آل ابراہیم انک حمید مجید

یہ وہی پاک رسولؐ ہیں جنکی بدولت ہمیں قرآن مجید۔فرقان حمید کی سی نعمت عظمیٰ عطا ہوئی جو ہماری روحانی و جسمانی بیماریوں کے واسطے ایک کامل نسخہ ہے اور دنیاوی زندگی کیلئے ایک حقیقی رفیق نہیں بلکہ سچا راہنما ہے۔ وہی نبی کریمؐ جنکی طفیل ہمیں اُس دین اسلام کے ساتھ منسوب ہونے کی وجہ سے اور افراد انسان پر فخر ہے جو صداقت وراستی میں دُنیا کے سب دینوں سے ممتاز ہے۔ پس ہماری یہ زبان کہاں کہ اسکی اِن اعلےٰ نعمتوں کا شکریہ ادا کر سکے۔ ہماری یہ مقال کہاں کہ اسکی اور بے نہایت عنایتوں کا سپاس بیان کرا سکے۔ جب یہ نہیں تو یہی سہی کہ اس سے دعا مانگیں اور کہیں اللھم ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا فاغفرلنا ذنوبنا وارحمنا انت مولنا انت ربنا انت ولینا لاملجأ الا الیک ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار اللھم ربنا ثبتنا علے الایمان اللھم ربنا احینا علی سنة وامتنا علی سنة ولا تخذ لنا فی الدنیا والآخرة یا ولینا یا مولینا لا الہ الا انت علیک توکلنا و الیک المصیر اللھم ربنا یسرلنا امورنا وایدنا علی اعدائنا یا نعم النصیر و نعم الوکیل آمین +

اما بعد برادران اسلام کو معلوم ہونا چاہئے کہ اُس پاک اور شایستہ قوم کی جو کسی زمانے میں دین و دُنیا کے کاموں میں سارے جہان کی قوموں کی اُستاد تھی آج یہ نوبت ہے۔ کہ دنیا کی قوموں میں مفلسی و [illegible]

بے سروساماں ہے تو یہ ۔ نہ تجارت وحرفت کی طرف اس کا خیال ۔ نہ علم و دولت میں ترقی کرنے کا دہیان ۔ نہ اپنی دینی و دنیوی حالت کے درست کرنے کا فکر ۔ نہ اپنے پاک اور مقدس مذہب کو مخالفین کے لایعنی اعتراضوں کے گرد و غبار سے بچانے کی پروا ۔ ان کے ہم قوم اپنے پاک اور سچے مذہب کو چھوڑ انکے مذہبی مخالف بنتے جاتے ہیں پر انہیں اتنا افسوس بھی نہیں جتنا گھر کے کسی برتن ٹوٹ جانے کا ۔ ہاں کھیل کود میں مصروف ہونے کو ہوشیار ۔ نکمی سی باتوں پر بیوقوفوں کی طرح لڑنے جھگڑنے دنگہ فساد کرنے کو تیار ۔ فضول خرچیوں میں مشہور ۔ علم کی بے زوال دولت حاصل کرنے سے نفور ۔ اپنے مال و دولت کو عیش و عشرت میں اڑا کر گھر کو پھونک دینے میں مسرور ۔ اپنے دینی بھائیوں کو کافر بنانے ۔ اُن سے بیگانوں کی طرح لڑنے جھگڑنے کے نشے سے مخمور ۔ باوجود اسکے کہ خداوند تعالےٰ نے سب مسلمانوں کو بھائیوں کی طرح زندگی بسر کرنے اور ہر ایک کام کو اتفاق سے سرانجام دینے کا حکم دیا ہے وہ ایک دوسرے کو پھاڑ کھانے میں بھوکے بھیڑیئے بے صبور ۔ غرض کوئی عیب نہیں جو انمیں نہو ۔ کوئی برائی نہیں جسے وہ نہ کرتے ہوں ۔ پس ان خرابیوں کے دفع کرنے ۔ ان برائیوں کے ہٹانے کے لئے لاہور میں **انجمن حمایت اسلام** قائم ہے جسکی یہ دوسری سالانہ رپورٹ مشتہر کی جاتی ہے ۔ اور جو کچھ اس نے سال ۱۸۸۶ء میں کیا ہے اسکو آگے ظاہر کیا جاتا ہے ۔ مگر اس سے پیشتر اسکے مقاصد جو پچھلے سال کی سالانہ رپورٹ ۔ انجمن کے ماہوار

رسالوں میں لکھے گئے ہیں اور انجمن کے واعظوں کے ذریعے بھی مشتہر ہوتے
رہتے ہیں پھر بیان کئے جاتے ہیں تاکہ ان اصحاب کو جنھوں نے آج تک ان سے
واقفیت حاصل نہ کی ہو اطلاع ہو جاوے۔ اور وہ مقاصد یہ ہیں ۔

**اوّل** ۔ مخالفین مذہب مقدس اسلام کے جواب تحریری یا تقریری
تہذیب کے ساتھ دینے اور اس غرض کے پورا کرنے کے واسطے واعظوں کے
تقرر اور رسالے کے اجرا وغیرہ وسائل کو عمل میں لانا +

**دوم** ۔ مسلمان لڑکوں اور لڑکیوں کی مذہبی تعلیم کا انتظام کرنا
تاکہ وہ غیر مذہب والوں کی مذہبی تعلیم کے بُرے اثر سے محفوظ رہیں اور
اس غرض کے بموجب اُن مفلس و یتیم بچوں کی تربیت کا انتظام کرنا جو بسبب
عدم توجہی مسلمانوں کے مخالفین اسلام کے پنجے میں پھنسکر اپنے دین و
ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں اور عذاب دائمی کے مستحق بن جاتے ہیں۔

**سوم** ۔ اہل اسلام کو اصلاح طرز معاشرت وتہذیب اخلاق اور تحصیل علوم
دینی و دنیوی اور باہمی اتحاد و اتفاق کا شوق دلانا +

ان اغراض کے ملاحظے سے منکشف ہوتا ہے ۔ کہ انجمن کا منشا ہے کہ ان لوگوں
کو جو اپنے پاک دین کی ناواقفیت کے سبب یا کسی لالچ کے مارے دوسرے
مذاہب قبول کر لیتے ہیں اور عذاب آخرت کے مستحق بن جاتے ہیں ۔
اس مصیبت سے بچاوے جو قیامت کے دن انپر نازل ہوگی ۔ انجمن کا
مدعا ہے کہ ان بال بچوں کو راہ راست پر لاوے جو مسلمانوں کے گھروں
میں پیدا ہوتے ہیں انکے سائے میں پلتے ہیں مگر بڑے ہو کر صرف نام کے

مسلمان ہوتے ہیں۔ نہ انہیں دین کی خبر ہے نہ عاقبت کا فکر۔ انجمن کی یہ
غرض ہے۔ کہ ان مفلس نادار یتیم لاوارث بچوں کی پرورش کا انتظام کرے
جو ماں باپ کی تربیت سے محروم ہو جاتے ہیں جنکو پالنے والے انکو سر سے گذر
جاتے ہیں جنکے خبر لینے والے انہیں بیکسی کیحالت میں چھوڑ جاتے ہیں۔ اور
جو آخر کار پادریوں کے دامن تربیت میں پلکر اپنے باپ دادا کے پاک مذہب
کے مخالف بنے وعظ کہتے پھرتے ہیں۔ انجمن کا یہ مقصد ہے۔ کہ مسلمانوں
کو جو فضول خرچیوں کے مارے روز بروز اپنی جائدادیں بیچتے جاتے ہیں۔
اپنی عظمت و وقار کھوتے جاتے ہیں۔ اس مصیبت سے جو انپر بلائے ناگہانی
کی طرح ہر روز نازل ہوتی ہے بچاوے۔ انجمن کی یہ خواہش ہے کہ مسلمانوں
کو جو باوجود ہم مذہب ہونے کے جانی دشمن بن رہے ہیں۔ آپس میں ایسا ہی
بھائی بھائی بنادے جیسا کہ خدا تعالے نے انکو بھائی بھائی بن کر رہنے کا حکم دیا تھا
انجمن کی یہ آرزو ہے۔ کہ مسلمان جو اپنے پاک دین کے احکام اسکی ہدایات پر
نہیں چلتے۔ انہیں دین کا پابند بنادے چنانچہ انہیں مطالب کے واسطے
انجمن نے اپنے رسالے۔ اپنے واعظوں۔ اپنے ممبروں کی ذریعے قوم کو
اسکی حرکتوں سے مطلع کیا۔ قوم کے افراد سوتے تھے انہوں نے انہیں جھنجھوڑ
کر اُٹھایا جس طرح کسی بے آب ریگستانی ملک میں ایک ناواقف پیاسا مسافر
سراب کے دھوکے میں پانی کی جگہ ریت کی طرف بھاگتا جاتا ہے۔ قوم اپنی
ترقی اور بھلائی اُن ذرائع میں دیکھ رہی تھی جو اسکے تنزل اور خرابی
کے عمدہ وسائل تھے۔ انجمن نے انکو اس سے متنبہ کیا۔ شور و غل مچاکر

انہیں اپنی بربادی۔ اپنی خرابی سے واقف کیا۔ مگر افسوس کہ قوم ابھی اس خواب غفلت سے بیدار نہیں ہوئی۔ اپنی مستی سے ہوشیار نہیں ہوئی۔ جس پستی کے گڑھے میں وہ پھنسی پڑی تھی ابھی اُس سے نہیں نکلی جس مصیبت میں گرفتار تھی اُس سے نہیں بچی جس بلا کے طوفان میں غرق ہونے کو تھی اُس سے برکنار نہیں ہوئی۔ وہی اس کی غفلت۔ وہی اس کی جہالت۔ وہی اس کی بے پرواہی۔ وہی اس کی تباہی۔ وہی اُس کا باہمی نفاق۔ وہی اُس کا وحشیانہ اتفاق۔ ہاں اس میں بھی شک نہیں۔ کہ جس طرح ایک بے خبر مست سونے والا شور وغوغا سے چونک پڑتا ہے۔ قوم کے افراد اپنی غفلت کی نیند سے چونک پڑے ہیں۔ نہیں اتنا ہی نہیں بلکہ کچھ جاگ اُٹھے ہیں۔ کچھ آنکھیں مل رہے ہیں۔ کچھ نیند کے نشے میں حیرانی کے ساتھ اپنی حالت کو دیکھ رہے ہیں کچھ جاگ کر اپنی پست حالت کو دیکھکر اس امر کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں کہ سب کو جگائیں۔ جو جاگ کر حیران بیٹھے ہیں انہیں اپنے ساتھ ملائیں۔ جو بے خبری کی نیند میں خراٹے مارکر سوئے ہیں انہیں اٹھائیں۔ اور بتائیں کہ تمہارا وہ ہرا بھرا خوبصورت باغ جس کو تمہارے سچے پیشوا۔ حبیب خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تیرہ سو برس گذرے بڑی محنت اور مشقت سے لگایا تھا۔ جو نشوونما اور عمدگی کے درجہ تک پہنچایا تھا جسکی سرسبزی اور رونق کو دیکھ عالم دنگ ہو رہا تھا آج وہ تمہاری غفلت۔ تمہاری بے پرواہی۔ تمہاری عدم توجہی سے اجڑ رہا ہے۔ اس کا بوٹا بوٹا جڑ سے اکھاڑا جاتا ہے۔ اس کا پتا پتا مخالفوں

کے اعتراضوں کے پتھروں کے صدمے سے گر کر سڑ جاتا ہے۔ اس کی پاک و صاف روش پر ضلالت و گمراہی کی کیچڑ ہوتی جاتی ہے۔ مخالف آتے ہیں اسکے میٹھے میٹھے پھل توڑ کر کھا جاتے ہیں۔ تمہارے دشمنوں نے اسکے اندر لوٹ مچا رکھی ہے۔ پر تم ایسے بے خبر پڑے سوتے ہو۔ کہ تمہیں اسکی خبر بھی نہیں۔ اٹھو اٹھو۔ جاگو اور ہمت کرو۔ اس اپنے باغ کو ان لٹیروں سے بچاؤ۔ دشمنوں سے صاف کرو +

جو کچھ اس انجمن نے سال زیر رپورٹ میں کیا ہے اور جس کا مفصل بیان آگے آئیگا۔ اس کا اگر بغور نظر دیکھا جاوے تو نتیجہ صرف اتنا ہی ہے جو اوپر لکھا گیا گو انجمن اپنے ارادوں اور اپنی خواہشوں کے مقابل اسکو کچھ کام نہین سمجھتی تاہم یہ وہ بھاری کام ہے جس سے اس بات کی امید بندھتی ہے کہ کوئی دن ایسا بھی آئیگا جو یہ پستی میں گری ہوئی غفلت کی نیند میں سوئی ہوئی قوم اوج ترقی پر متمکن ہو۔ بیداری اور ہوشیاری کے ساتھ اپنے کام کاج میں مصروف ہو۔ الہی وہ دن بہت جلد لا۔ اور اپنی اس قوم کو بہت جلد وہ روز سعید دکھا۔ جس کی تو نے اب امید بندھائی ہے +

انجمن کے مقاصد مندرجہ بالا جو اسکے ہر ایک رسالے میں لکھے جاتے ہیں۔ جنہیں واعظ جابجا سناتے ہیں۔ جنکے مشتہر کرنے میں لوگوں کے دلوں میں انکی خوبی بٹھانے میں انجمن کے ممبر کوشش کرتے ہیں۔ نہ صرف انجمن کے ممبروں ہی کو پسند ہیں۔ نہ صرف لاہور کے باشندوں میں ہی مقبول ہیں۔ نہ کسی خاص اسلامی فرقے ہی کے منظور نظر ہیں۔ بلکہ پشاور سے مدراس تک۔ برما سے بمبئی تک

انہیں جس مسلمان نے خواہ وہ کسی اسلامی فرقے سے ہی کیوں نہ تھا جب سے دیکھا
پسند کیا۔ ان کی تکمیل کو اپنا اصلی کام جانا۔ انکے پورا کرنے کے واسطے انجمن
کی امداد کرنا اپنا مذہبی فرض سمجھا۔ چنانچہ رسالہ ماہ ذی قعدہ و ذی الحج ۱۳۱۳ھ
میں خط و کتابت کے حصے میں جن خطوں کا خلاصہ درج کیا گیا ہے اُن سے اس
امر کی پوری شہادت ملتی ہے۔ اور یہی سبب ہے کہ اس انجمن کے ممبروں
کی روز بروز کمر ہمت بندھتی گئی۔ اور ان اغراض کی تکمیل میں انہوں نے
بڑے اخلاص سے کوشش کی اور خداوند تعالے کے فضل و کرم سے انہیں اپنے
کام میں بہت کچھ کامیابی ہوئی۔ سال گذشتہ کی نسبت اس سال میں ہر ایک
غرض کے متعلق عمدگی سے کام شروع ہو گیا۔ جسکو کئی حصوں میں بیان کیا جاتا ہے
اور آپ صاحبوں کو ان پر غور کرنے۔ انکی آئندہ ترقی کے واسطے امداد کرنے
کی تکلیف دی جاتی ہے +

# حصۂ اول وعظ

جیسا کہ سال گذشتہ کی رپورٹ میں لکھا گیا تھا کہ انجمن نے ڈبی بازار کے متصل کرنل
سکندر خانصاحب کا مکان اڑھائی روپے ماہوار پر کرایہ لے رکھا ہے اور اسمیں
ہر اتوار کو صبح کے وقت جلسہ ہوا کرتا ہے۔ اسی طرح اس سال بھی ہر اتوار کو
اس مکان میں حسب معمول جلسہ ہوتا رہا۔ اور اس قسم کے وعظ ہوتے رہے جنمیں
مسلمانوں کو اپنے دین کی ترقی۔ اپنی حالت کی درستی۔ اسلامی فرقوں کے باہمی
اتفاق کی ترغیب ہوتی تھی اور اسلام پر جو اعتراض مخالفین جاتے ہیں انکے جواب

بھی دئے جاتے رہے۔ اور ان وعظوں کے کہنے والے نہ صرف واعظین انجمن ہی تھے
بلکہ بعض مواقع پر اور علماے دین نے بھی ایسے ہی وعظ کئے جو انجمن کے اصول
کے مطابق اور اسکی اغراض کی تائید میں تھے +

انجمن کی اس ہفتہ وار جلسے سے وعظ کے سوا ایک اور بھی غرض ہے۔ کہ اس جلسہ
میں تعلیم یافتہ اصحاب جنہیں عام موقعوں میں بولنے کی جرأت نہیں ہو سکتی آکر
گفتگو کیا کریں تاکہ آہستہ آہستہ انکو تقریر کرنے کا سلیقہ آجائے۔ مگر افسوس
ہے کہ انجمن کا یہ مطلب بہت کم حاصل ہوا ہے۔ اور تعلیم یافتہ اصحاب نے جو خدمت
کچھ فائدہ اس مجلس سے اٹھا اور سامعین کو پہنچا سکتے تھے اس طرف توجہ نہیں
کی۔ ہاں پچھلے سال کی طرح اس سال میں بھی اکثر اصحاب نے اس مجلس میں اپنے
عمدہ مضامین سنائے اور لوگوں کے دلوں کو اپنی قلم کے زور سے اپنی حالت کی
درستی کی طرف متوجہ کیا۔ ان مضامین سے بعض ایسے بھی تھے جو درج رسالہ
کئے جاتے۔ مگر اور ضروری مضامین کے اندراج کی وجہ سے درج رسالہ نہو سکے۔
امید ہے اگر موقع ملا تو آئندہ رسالوں میں شائع ہوں +

اس انجمن کے ایک لائق ممبر حافظ شیخ غلام محی الدین صاحب صوفی جنہوں نے پچھلے
سال انجمن کے اغراض اور اسکے مقاصد پر مختلف مقامات میں دن رات وعظ
کئے اور اپنی مؤثر تقریروں سے لاہور کے برادران اسلامی کو اس انجمن کی
کارروائی کی طرف متوجہ کیا سال زیر رپورٹ میں اسی طرح اپنا کام کرتے رہے
بلکہ اس سال انھوں نے لاہور سے نکلکر بیرونجات میں بھی انجمن کے مقاصد کے
پھیلانے اور انکے لئے امداد لینے کا اہم کام اپنے ذمے لیا اور بطور وکیل انجمن مختلف

مقامات میں تشریف لے گئے - اور انکی مؤثر تقریروں سے متاثر ہو کر بہت سے
اصحاب نے انجمن کی امداد کی چنانچہ کوہ شملہ پر تشریف لے جا کر کئی دن تک
مختلف مقامات میں انجمن کے مقاصد کو سنایا جسکو تمام برادران اسلام نے
پسند کیا اور ایک اچھی رقم سے انجمن کو امداد دی یعنی تقریباً ساڑھے چار سو روپے
کی رقم وہاں سے آئی جسکی تفصیل محرم و صفر ۱۳۱۲ھ کے رسالے میں درج
ہو چکی ہے - اور اسکے بعد وہ جالندہر و کپورتھلہ کے علاقے میں تشریف
لے گئے جہاں اس انجمن کی امداد کے واسطے چندہ ہو رہا ہے اسکی مفصل کیفیت
آئندہ رسالے میں شائع کی جاوے گی +

مولوی سید احمد علی صاحب دہلوی جو انجمن کے ابتداے قیام سے اس انجمن
کے حامی اور اسکے واعظ ہیں اس سال بھی اپنا کام حسب معمول نہایت گرمجوشی سے کرتے رہے ہیں جناب
خصوصاً عیسائیوں کے اعتراضوں کے جواب دینے میں بے نظیر ہیں پچھلے سال
شہر لاہور میں حافظ شیخ غلام محی الدین صاحب تو شہر میں مناسب مواقع پر
وعظ فرماتے تھے اور مولوی سید احمد علی صاحب انارکلی کے بازار میں لیکن
جب شیخ صاحب نے بیرونجات میں جا کر انجمن کے اغراض کے مشتہر کرنے اور
انکی تکمیل کے واسطے بیرونجات کے برادران اسلام سے امداد لینے کا کام
اپنے ذمے لیا - تو خاص شہر لاہور کے واسطے صرف مولوی سید احمد علی صاحب
کا وعظ ہی کافی نہ رہا - اور انجمن کو ضرورت پڑی کہ ایک اور واعظ صاحب
مقرر کئے جائیں چنانچہ یکم دسمبر ۱۸۹۳ء سے سید محمد شاہ صاحب گیلانی الہجویری
جو کلام اللہ کے قاری بھی ہیں اور اس سے پیشتر ممالک ہند میں مختلف مقامات کا

سے ہیں واعظ انجمن مقرر ہوئے۔ اور انھوں نے اپنے کام کو
خوش اسلوبی سے سرانجام دیا اور جس طرح کی خدمت انجمن کو انکے
سپرد تھی اس کو اچھی طرح سے ادا کیا +

## حصہ دوم۔ رسالہ

سال گذشتہ کی رپورٹ میں لکھا گیا تھا کہ ماہ رمضان المبارک ۱۳۰۱ ہجری
سے اس انجمن نے ایک ماہوار رسالہ بھی نکالنا شروع کردیا ہے جسمیں
مخالفین مذہب مقدس اسلام کے اعتراضوں کے جواب دینے۔ انکے عقائد
پر تہذیب کے ساتھ نکتہ چینی کرنے۔ اہل اسلام کو اصلاح طرز معاشرت اور
اخلاق کی اصلاح - باہمی اتحاد و اتفاق وغیرہ امور مفید ملت حقہ
اسلام کی ترغیب دینے کے مضمون اور انجمن کی کارروائی درج کی جاتی
ہے اور یہ رسالہ بلا لینے کسی قیمت کے انجمن کے ممبروں اور بعض مسلمان
بھائیوں پنجاب کی اسلامیہ انجمنوں - ہندوستان کے اکثر مسلمان
اڈیٹران اخبار کی خدمت میں بھیجا جاتا ہے - اس سال بھی یہ رسالہ بدستور
جاری رہا - پہلے تو وہ چھوٹی تقطیع پر کوئی چارسو کے قریب چھپتا تھا
لیکن ماہ رجب سے اسکی تقطیع بدل گئی ہے اور اسکی اشاعت بھی چارسو
سے بڑھکر ایک ہزار تک پہنچ گئی ہے +

اس سال میں ماہ ربیع الثانی ۱۳۰۳ ھ سے ربیع الثانی ۱۳۰۴ ھ تک
جو مضامین شائع ہوئے ہیں انکی تفصیل اس نقشہ سے ظاہر ہوتی ہے

| تاریخ نمبر رسالہ | مضمون |
| --- | --- |
| ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۳ھ | انجمن کی سالانہ رپورٹ |
| جمادی الاول سنہ ۱۳۰۳ھ | انجمن کے سالانہ جلسے کی روئداد |
| جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۳ھ | مسلمانوں کی ترقی کا وسیلہ - جہالت اور مسلمان مشنری لیڈیان اور حرم - انجمن کی کارروائی کی کیفیت |
| رجب سنہ ۱۳۰۳ھ | اسلامی یتیم خانے قائم کرنے کی ضرورت |
| شعبان سنہ ۱۳۰۳ھ | قرآن کا یہ دعوی کہ انجیل میں آنحضرت صلعم کی خبر دی گئی ہے صحیح ہے - |
| رمضان سنہ ۱۳۰۳ھ | مضمون مندرجۂ رسالہ شعبان کا بقیہ - عورتوں کے لئے پردہ کرنے کی ضرورت |
| شوال سنہ ۱۳۰۳ھ | عیسائیوں کے پاس کوئی دلیل نہیں جس سے حضرت مسیح کا آسمان پر جانا ثابت ہو |
| ذیقعدہ و ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۳ھ | انجمن کی کارروائی کی کیفیت |
| محرم و صفر سنہ ۱۳۰۴ھ | روئداد جلسہ افتتاح مدرستہ المسلمین انجمن شملے سے انجمن کی امداد - مدرستہ المسلمین کی کیفیت |
| ربیع الاول و ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۴ھ | مضمون مسئلہ جہاد - انجمن کی کارروائی |

اس فہرست کے ملاحظے سے منکشف ہوتا ہے کہ انجمن نے اپنے اغراض کے مطابق

مضامین درج رسالہ کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔ اور اسکے مضمون علی العموم عام پسند تھے۔ ان سے مسلمان بھائیوں کو بہت فائدہ پہنچا اور یہ اس رسالے ہی کی برکت ہے کہ ممالک دور و دراز سے انجمن کی امداد ہوئی اور جابجا اس انجمن کے ممبر بن گئے۔

اس رسالے میں جو مضمون عیسائیوں کے اعتراضوں کی تردید یا اُن کے عقائد پر نکتہ چینی کرنے کے متعلق چھپے ہیں انمیں سے سوا ایک کے سب میاں الہ دیا صاحب جلد گر ساکن لدھیانہ کی قلم سے نکلے ہوئے ہیں اور ایک مضمون مولوی غلام نبی صاحب تاجر کتب امرتسری کی تالیفات سے ہے۔ انجمن ان دونو اصحاب کی بہت مشکور ہے اور امید ہے کہ وہ آئندہ بھی اس رسالے کی امداد میں دریغ نکریں گے اور انکے سوا عام برادران اسلام بھی اس رسالے کے لئے مضامین دینے کی طرف متوجہ ہونگے اور اپنی قلم کے زور سے قوم کی خدمت کرنے کے واسطے اس رسالے کو ایک اچھا ذریعہ سمجھینگے۔

جن اڈیٹران اخبار کی خدمت میں یہ رسالہ بھیجا جاتا ہے اُن میں سے بعض عالی ہمت اپنے بیش قیمت اخبار محض اسلامی ہمدردی سے اس انجمن میں بھیجکر انجمن کو مشکور کرتے ہیں۔ چنانچہ اخبارات رفیق ہند۔ صحیفہ قدسی۔ اسلام۔ سراج الاخبار۔ الصدیق۔ رسالہ اشاعۃ السنتہ۔ فتنہ۔ حامی ہند کرنال۔ الواعظ۔ انگریزی اخبارات سے مسلم ہرالڈ مدارس برابر انجمن میں آتے ہیں

اور اتوار کے جلسے میں جو اصحاب شریک ہوتے ہیں وہ ان سے فیض اٹھاتے ہیں۔ انجمن ان اخبارات کے اڈیٹروں کی مشکور ہے اور جنھوں نے ابتک انجمن کے نام اخبار جاری نہیں فرمائے انکی خدمت میں درخواست کرتی ہے کہ وہ بھی اپنے اخبار اس انجمن میں ارسال فرمایا کریں۔

## حصہ سوم تالیف کتب

انجمن کے مقصد اول کے رو سے واعظوں کا تقرر اور رسالے کا اجرا بڑا کام تھا جو اللہ تعالے کے فضل و کرم سے با حسن وجوہ سرانجام ہو رہا ہے اور اسکی تفصیل لکھی گئی ہے۔ دوسری غرض مسلمان لڑکوں اور لڑکیوں کی دینی و دنیوی تعلیم کا انتظام ہے۔ جسکے واسطے مدارس کے جاری کرنے اور یتیم خانے کھولنے کی ضرورت تھی ان امور کی نسبت جو کچھ انجمن نے کیا ہے اسکا بیان بھی آگے آئیگا۔ یہاں اسباب کا ذکر کرنا مناسب سمجھا جاتا ہے کہ تعلیم کا دار و مدار کتب تعلیمی پر ہے اگر تعلیمی کتب عمدہ ہوں اور معلم بھی اچھے مل جائیں تو تعلیم بہت عمدہ طریق پر ہو سکتی ہے لیکن انجمن نے زمانہ موجودہ کی تعلیمی کتب پر خیال کیا تو جس قسم کی کتابیں مسلمان بچوں کے واسطے ضروری ہیں نہ پائیں۔ کیونکہ سرکاری مدارس میں جو کتب پڑھائی جاتی ہیں انمیں سوائے

معلومات دنیوی کے اور کوئی بات پائی نہیں جاتی۔ کیونکہ انمیں
نہ اخلاقی تعلیم کا حصہ ہے اور نہ دینی تعلیم کا کچھ ذکر۔ مگر مسلمان
بچوں کے واسطے انہی دو قسم کی تعلیم نہایت ضروری ہے پھر
مذہبی کتب پر توجہ کی جاتی تو اول تو انکی عبارت۔ انکی
لکھائی۔ انکی چھپائی وغیرہ باتیں ایسی ہیں جو کسی طرح ابجد خوان
بچوں کے مفید نہیں اسپر طرہ یہ کہ حال کے زمانہ کی طرز کے موافق
نہیں۔ دوسرے ان سے دنیوی معلومات جنکی بغیر اس زمانے میں
زندگی مشکل ہے حاصل نہیں ہوتیں۔ تیسرے جو کتب موجود رہیں
وہ کسی خاص فرقۂ اہل اسلام کے مسائل سے متعلق ہیں اور انجمن کو ایسی
قسم کی تعلیم دینی ضروری ہے جس سے کسی خاص فرقۂ اہل اسلام
کی رعایت نہ پائی جائے بلکہ اس کو ضروری ہے کہ وہ مسائل
متفق علیہ اور اصول و ارکان اسلام کو مسلمان بچوں کے
دلوں میں بٹھائے اور انہیں اسلام کی خوبی سے واقف کرے خیالات
باطلہ اور اوہام فاسدہ انکے دلوں سے اٹھادے۔ اسلام کے سوا اور
مذاہب کا بطلان انکے دلوں میں بٹھاوے۔ سو یہ باتیں ان
موجودہ مذہبی کتابوں میں پائی نہیں جاتی تھیں۔ اسواسطے
انجمن کو ضروری ہوا کہ وہ اس قسم کی کتابیں تالیف کرکے مشتہر
کرے جنمیں دنیوی معلومات بھی پڑھیں۔ دینی معلومات بھی حاصل
ہوں۔ جو بچے ان کتابوں کو پڑھیں وہ جسطرح دنیا کی کاروبار سے

واقفیت حاصل کریں اس سے بڑھکر اپنے دین کی خوبیوں سے
آگاہ ہوں۔ اسکے احکام کے پابند ہونے کی شائق بنیں اور
پکے مسلمان بن جائیں۔ چنانچہ اسی خیال کے رو سے انجمن نے
سب سے پہلے مسلمان لڑکیوں کے واسطے اردو کی پہلی کتاب تیار
کی جسکا ذکر سال گذشتہ کی رپورٹ میں بھی کیا گیا تھا۔ لیکن امسال
وہ کتاب دوبارہ پھر چھپی۔ کیونکہ اسکا پہلا اڈیشن بالکل بک گیا
تھا پر اب کی دفعہ اس کتاب میں تھوڑے سے تغیر و تبدل
کی ضرورت پڑی۔ یعنے کتاب کے اُن مقامات کو جو لڑکیوں کے
واسطے مخصوص تھے تبدیل کرکے ایک کتاب لڑکوں کے واسطے
بھی تیار کی گئی۔ چنانچہ اب یہ کتاب دو صورتوں میں
چھپی ہوئی موجود ہے جو اسسٹنٹ سکرٹری سے مل سکتی ہے
اور ہر ایک کی ۱۰ر قیمت ہے +
اس سال اُردو کا قاعدہ جو انجمن نے تیار کیا ہے چھپ گیا ہے
اسکی قیمت ۰ر ہے +
چونکہ مدرستہ المسلمین متعلقہ انجمن میں لڑکوں کی تعلیم کے واسطے
انگریزی کتابوں کی ضرورت تھی اور جسطرح اُردو فارسی زبان کے
مروجہ کتب مسلمان بچوں کے واسطے مفید نہیں تھیں اسی طرح
انگریزی کتابیں بھی انکو دین و دنیا کی سرخروئی حاصل کرنے والی
تعلیم نہیں دے سکتی تھیں اسلئے انجمن نے انگریزی میں بھی کتب کے

الیف کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ چنانچہ اس زبان میں بھی ایک قاعدہ تیار ہو کر چھپ گیا ہے جسکی قیمت ۔ رہے پہلی کتاب کا بھی مسودہ تیار ہو رہا ہے ۔جو انجمن میں پیش ہو کر بعد درستی چھپیگا +

اُردو زبان کی کتابوں میں سے دوسری اور تیسری کتاب کا مسودہ لکھا لیا ہے ان میں سے دوسری کتاب کا مسودہ ایک دفعہ انجمن کی ایک سب کمیٹی نے دیکھ لیا ہے جو بعد نظرثانی کے عنقریب چھپ جاویگا ۔تیسری کتاب کا مسودہ بھی ایک سب کمیٹی دیکھ رہی ہے بعد ازاں وہ بھی جلد چھاپ دیا جائیگا مدرسۃ المسلمین متعلقہ انجمن کے واسطے اُردو اور انگریزی زبان کی تعلیم کیطرح فارسی زبان کی تعلیم کی کتابیں بھی ضروری تھیں ۔سو اس زبان کی پہلی اور دوسری کتاب کا مسودہ بھی لکھا جا چکا ہے ۔ اور وہ بھی ایک سب کمیٹی کے حوالے ہو چکا ہے ۔ امید کیجاتی ہے کہ یہ مسودے بہت جلد انجمن سے پاس ہو کر چھپ جائینگے اور اہل اسلام کے واسطے بہت مفید ہوں گے +

انجمن نے تالیف کتب کا جو کام اپنے ذمے لیا ہے اس سے صرف یہی فائدہ نہیں ہے کہ وہ کتابیں مسلمان بچوں کو دینی و دنیوی دونوں قسم کی تعلیم دینے کا ایک اعلےٰ ذریعہ ہیں بلکہ اس میں انجمن کا بھی ایک خاص فائدہ ہے کہ اسکے ذریعے سے اسکے فنڈ میں کسیقدر ترقی ہوتی ہے ۔پس عام برادران اسلام کو ان کتابوں کا خریدنا نہ صرف اسواسطے ضروری ہے کہ انکے ذریعے انکے بچوں کو دینی و دنیوی دونو طرح کی تعلیم عمدگی سے ہوگی بلکہ اسواسطے بھی کہ انکے خریدنے سے انجمن کے فنڈ میں بھی ترقی ہوگی اور یہ خرید کتب بھی انکی ایک اچھی امداد

انجمن کے واسطے ہوگی۔ اور نیز اُن اصحاب کی خدمت میں جنکو خداوند تعالے نے سلم کی سے زوال دولت سے بہرہ مند کیا ہے بڑے ادب کے ساتھ عرض ہے کہ وہ بھی اپنے اسکی سرمایہ سے انجمن کو مدد دیں +

## حصۂ چہارم۔ مدارس زنانہ

پچھلی سالانہ رپورٹ میں پانچ مدارس زنانہ کے اجرا کی کیفیت درج کی گئی تھی اور ان ضرورتوں اور وجوہات کا بیان کیا گیا تھا جن کی وجہ سے انجمن کو مدارس زنانہ کے جاری کرنے کی حاجت پڑی اور جن کا مفصل بیان بعنوان دوئم مرتبہ انجمن سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے جو ترمیم کے بعد اس سال تیسری دفعہ پھر چھپا ہے اور جس کی کاپیاں اسسٹنٹ سکرٹری انجمن سے مل سکتی ہیں۔ اس سال میں مدارس زنانہ کی حالت میں جو ترقی ہوئی ہے اسکی تفصیل بیان آئندہ سے بخوبی منکشف ہوگی +

سال ۱۸۸۶ء کے اخیر میں اس انجمن کے متعلق صرف پانچ زنانہ مدرسے تھے جنمیں ایک مدرسے میں انجمن کا کوئی خرچ نہ تھا اور باقی چار مدرسے انجمن کے خرچ سے چلتے تھے۔ اس سال ان مدارس کی تعداد پانچ سے دس تک پہنچ گئی اور ان نئے جاری شدہ مدارس میں بھی ایک ایسا مدرسہ ہے جس میں انجمن کا کوئی خرچ نہیں ہوتا یہ مدرسہ جسکا نمبر ۱ ہے حکیم محمد علی صاحب سپرنٹنڈنٹ فیاضی شفاخانہ لاہور کے گھر دہلی دروازہ متصل حویلی میاں ... میں جاری ہے انجمن انکی اس فیاضی سے بہت مشکور ہے +

اگر انجمن بہ نسبت پادریوں کے میری مدد تھوڑی تنخواہ سے بھی کرے تو میں
بخوشی اسکو قبول کرونگی اور وہ گناہ جو مجھسے اپنے گھر میں دین عیسوی کی
اشاعت کی وجہ سے سرزد ہوا ہے اُس سے تائب ہوگئی۔ چنانچہ یہ درخواست
اسکی منظور کی گئی اور مدرسہ مذکور انجمن کی طرف سے جاری کیا گیا۔ جسمیں اب
مشنریوں کا کوئی دخل نہیں رہا۔ اور اب یہ مدرسہ انجمن کے اغراض کے مطابق
بہت عمدگی سے جاری ہے۔ انجمن جملہ اہل محلہ کی بہت مشکور ہے +
ان مدارس میں انجمن نے اس سال جو کچھ خرچ کیا اسکی تفصیل نقشہ مندرجہ
حصہ اخراجات سے واضح ہوگی۔ اس جگہ اتنا ظاہر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ
سال ۱۸۹۸ء میں جو دس مدرسے جاری رہے ہیں ان سے مدرسہ نمبر ۴ اور نمبر ۱
میں انجمن کا کوئی خرچ نہیں رہا۔ مدرسہ نمبر ۴ سال ۱۸۹۸ء سے شیخ فتح بخش
صاحب کے گھر میں جاری ہے انجمن انکی بہت مشکور ہے۔ مدرسہ نمبر ۲ کی معلمہ
کو للعہ تنخواہ ملتی ہے اور چھ سات آنے ماہوار سقا اور حلالخور کے واسطے
دئے جاتے ہیں۔ باقی سات مدارس کی معلمات کو پانچ پانچ روپے ماہوار تنخواہ
ملتی ہے۔ اور سقا اور حلالخور کی مد زائد اخراجات بھی انجمن سے ملتے ہیں۔
مدرسہ نمبر ۱ و ۵ و ۶ و ۸ و ۹ میں مکان کا کرایہ بھی انجمن سے دیا جاتا ہے۔
اور معلمہ مدرسہ نمبر ۱ چونکہ ہر مہینے میں مدارس کا معائنہ کیا کرتی ہے اسواسطے
اُسے ڈولی کا خرچ بھی جسقدر ہوتا ہے دیا جاتا ہے +
مدرسہ نمبر ۱ کی معلمہ کی انجمن اسوجہ سے بہت مشکور ہے کہ وہ علاوہ اپنے منصبی
فرض کے بلا لینے کسی زائد مواجب کے پچھلے سال کی طرح اس سال بھی کل زنانہ مدارس

لاہور ۱

کا معائنہ کرتی رہی ہے اور انکے کام سے انجمن کو بہت مدد ملی ہے
خاص مشکور ہے۔ مدرسہ نمبر ۲ دستکاری کے باب میں سب مدارس سے اول
درجے پر ہے۔ اور اس میں ہمیشہ بہت عمدہ دستکاری سکھائی جاتی ہے امید
کہ اور مدارس کی معلمات بھی دستکاری سکھانے کی طرف ایسی ہی توجہ کرینگی
جیسا کہ مدرسہ نمبر ۲ کی معلمہ نے کی ہے۔

ان مدارس زنانہ کا اجرا صرف اسی وجہ سے ہوا تھا کہ پادریوں کے اُس
بُرے اثر سے جو وہ زنانہ مدارس کے اجراء سے اسلام پر پہنچانا چاہتے ہیں مسلمانوں کو
بچایا جائے اور تعلیم دینے دستکاری سکھانے کے بہانے سے جو بُرا اثر مسلمان عورتوں
اور بے سمجھ بچوں پر وہ ڈالتے ہیں انکو روکا جاوے۔ ~~اگرچہ وہ مدارس جو~~
~~پادریوں نے قائم کئے ہیں ابھی جاری ہیں اور انہیں صرف~~ ایک دو مدرسے
بند ہوئے ہیں اور اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ انجمن کے مدارس سے اُنکے مدرسوں
کو بہت کم نقصان پہنچا مگر جب اُن کے مدارس کی حالت پر بھی غور کی جاتی ہے تو
معلوم ہوتا ہے کہ انجمن کے مدارس سے اہل اسلام کو بہت کچھ فائدہ پہنچا ہے۔ کیونکہ
اول تو پادریوں کے روز افزوں مدارس کی تعداد بڑھنے سے بند ہوگئی ہے اگر
انجمن اسطرف توجہ نکرتی تو کچھ شبہ نہ تھا کہ آج لاہور میں کوئی گلی کوئی کوچہ
بلکہ کوئی گھر ایسا نہ رہتا جس میں مشن کا اثر نہ پہنچتا۔ اور اس گہری تدبیر سے
جو پادریوں نے اپنی کامیابی کے واسطے نکالی تھی انہیں پورا پورا فائدہ نہ پہنچا۔
مگر اللہ کا شکر ہے جو اپنے دین کا خود حافظ ہے۔ کہ اس نے اس انجمن کو امداد سے مستعد کیا
اوران مخالفین اسلام کی کامیابی میں بہت کچھ نقصان آیا۔ اسکے سوا ایک یہ بھی

اگرچہ یہ ہوا ہے کہ جو مدارس انکے پہلے سے جاری تھے انہیں بھی تعداد طلبہ کم ہوگئی ہے لیکن بلحاظ اسکے مدارس زنانہ کے جاری کرنے میں انجمن نے بیشک مسلمانوں کو ایک بڑی مصیبت سے بچایا ہے اور جو صدمہ اسلام پر آنے والا تھا اسکی اچھی طرح روک تھام کی ہے۔ اگر ہمارے لاہور کے مسلمان بھائی اِدھر متوجہ ہوں تو اس کام میں اور بھی کامیابی ہوگی ۔ اور امید کی جاتی ہے کہ اور شہروں میں بھی انجمن کی اس تدبیر کی پیروی کی جاوے گی اور جہاں جہاں اس طریق سے عیسوی دین اندر ہی اندر مسلمانوں کی عورتوں اور انکے بچوں کے دلوں میں جڑ پکڑتا جاتا ہے وہاں کے برادران اسلام بھی اس انجمن کے نقش قدم پر چلکر اپنے دین کی حفاظت کرینگے اور اس غیر متعصب سلطنت کے مبارک عہد میں مخالفین اسلام جو نقصان انکو پہنچا رہے ہیں اس سے اسلام کو بچانے کی فکر کریں گے اور سلطنت کے اس بھاری اور عمدہ اصول سے کہ جو وہ کسی خاص مذہب کی جانبدار نہیں پورا فائدہ اُٹھائینگے +

ذیل میں مدارس زنانہ کے صاحب آنریری سپرنٹنڈنٹ کی رپورٹ سالانہ درج کی جاتی ہے جس سے ہر ایک مدرسے کا مفصل حال اس باب میں معلوم ہوگا کہ وہاں کی تعلیم کا کیا حال ہے ۔ کس قدر لڑکے لڑکیاں اِنمیں تعلیم پاتی ہیں +

بتائی جاتی ہیں ہیں مدرسہ نمبر ۲ بھی دستکاری میں بہت اچھا ہو جاوے گا کیونکہ یہ اشیاء بھی وہاں بننی شروع ہو گئی ہیں +

(۳) مذہبی تعلیم سب مدرسوں میں سوائے ایک یا دو کے جنہیں تعداد طلبا بہت کم ہے اچھی ہوتی ہے چنانچہ بعض مدرسوںمیں لڑکییں مذہبی تعلیم کی کتابیں بموجب سکیم کے ختم کر چکی ہیں اور قرآن شریف بھی اچھی طرح سے پڑھایا جاتا ہے +

(۴) اکثر مدارس میں لڑکے بھی لڑکیوں کی تعداد کے قریب ہیں اسکا یہ باعث ہے کہ اکثر لوگ اپنے لڑکوں کو بسبب انکی کم سن ہونے کے مدرسہ اسلامیہ میں بھیجنا ناگوار سمجھتے ہیں اور چونکہ اس عمر میں انکو وہاں پر بھی صرف تعلیم قرآن ہی دیجاتی ہے اسواسطے جبتک وہ مدرسہ اسلامیہ میں جانیکے قابل ہوجاویں انکا مدارس زنانہ میں پڑھنا ہی مناسب ہے - اور ایسی حالت میں انکا مدارس زنانہ میں پڑھنا تعلیم نسواں کا ہارج نہیں ہو سکتا +

(۵) ان مدرسوں میں دو مدرسے نمبر ۳ اور ۱۰ مفت ہیں جنکا کچھہ خرچ انجمن کے سر پر نہیں پڑتا بلکہ دستکاری کی اشیا بھی خرید کر نہیں دینی پڑتیں +

(۶) اس سال میں پانچ مدرسے جاری ہوئے ہیں جنمیں سے ایک مدرسہ نمبر ۹ جو محلہ سادھواں میں واقع ہے پہلے عیسائیوں کا تھا مگر وہاں کے اہل محلہ کی کوشش سے انجمن کا مدرسہ قائم کیا گیا مدرسہ نمبر ۸ معلمہ کے ہمیشہ غیر حاضر رہنے کے سبب بالکل بے رونق ہو جانے کے باعث بند کیا گیا تھا مگر اب پھر جاری ہو گیا ہے امید ہے کہ بہت جلد اچھی رونق پکڑ جاوے گی +

# حصۂ پنجم ۔ مدرسۃ المسلمین

اس انجمن کی دوسری غرض یہ تھی کہ مسلمان لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم کا انتظام کیا جاوے چنانچہ لڑکیوں کی تعلیم کے بارے میں انجمن ۱۸۸۵ء سے کوشش کر رہی ہے اور الحمد للہ کہ انجمن اپنے اس کام میں روز بروز ترقی کرتی جاتی ہے مگر سال ۱۸۸۶ء اہل لاہور کے مسلمانوں کو اس امر کے واسطے ہمیشہ یاد رہے گا کہ اس میں ایک ایسے مدرسے کی بنیاد رکھی گئی جو مسلمان لڑکوں کو دینی و دنیوی دونوں قسم کی تعلیم دینے کا ذریعہ ہے اور اس زمانے میں جتنے اقسام کے مدارس ہیں ان سے مسلمانوں کو جو نقصان پہنچ رہے ہیں انمیں کسیقدر اصلاح ہو گئی یعنے مساجد میں صرف غیر مکمل دینی تعلیم پانا ۔ مشن سکولوں میں دنیوی تعلیم اس طرح حاصل کرنا جس سے ایمان جاتا رہے ۔ گورنمنٹ سکولوں میں دینی تعلیم کا نہ ہونا ۔ ہندوؤں کے مدارس میں بھی یہی مشن سکولوں والا کھٹراگ نظر آنا ۔ یہ ایسے اسباب تھے جنکی وجہ سے یا تو مسلمان تعلیم ہی سے متنفر تھے یا جو بچے ان مدارس میں تعلیم پاتے تھے وہ دیندار مسلمانوں کی نظر میں مسلمان ہی نہیں گنے جاتے تھے ۔ اور الحق ان مدارس کے پڑھے ہوئے اکثر تو نام ہی کے مسلمان ہیں ۔ مگر خدا کا شکر ہے کہ اس سال انجمن نے مسلمانوں کو ان نقصانوں سے بھی بچانے میں ہمت کی اور یکم محرم ۱۳۰۴ھ سے ایک مدرسہ جاری کر دیا جسکی سکیم ماہ ذی قعدہ و ذی الحج ۱۳۰۳ھ کے رسالے میں مشتہر ہو چکی ہے +

اس مدرسے کے جاری کرنے کے واسطے ایک عالی شان جلسہ حویلی سکینہ شاہ
کمیدان مرحوم واقع چوہٹہ مفتی باقر میں منعقد ہوا جسمیں بہت سے اہل اسلام
شامل تھے - اور جسکی مفصل کیفیت ماہ محرم وصفر ۱۳۲۱ھ کے رسالے میں
درج ہو چکی ہے اس جلسے میں بہت سے عالی ہمت مسلمانوں نے خاص
مدرسے کی مدد کے واسطے کوئی ساڑھے چھ سو روپیہ چندہ لکھوایا
جس سے بہت سا تو وصول ہو گیا ہے اور کچھ تھوڑی سی تعداد ایسی رہ
گئی ہے جو ابھی قابل وصول ہے - ان چندہ دہندگان میں سے سید امیر علیشاہ
صاحب رسالدار میجر بہادر نے دوسو کی رقم عنائت کی - میاں محمد جیو
علاقہ بند اور اہلیہ میاں غلام محمد صاحب سوداگر مرحوم نے سو سو روپیہ
لکھوایا اور سید فتح علی شاہ صاحب ڈپٹی اور میاں محمد بوٹا ہیلو ان نے
پچاس پچاس روپے سے معاونت کی باقی اصحاب نے دس دس بیس
بیس روپے دئے جسکی مفصل فہرست رسالہ متذکرہ بالا میں درج ہو چکی ہے
غرض یکم محرم کو یہ مدرسہ جاری ہو گیا اور ابتدا میں کوئی تیس کے قریب
لڑکے داخل مدرسہ ہوئے دو مدرس ان کے واسطے مقرر کئے گئے - مگر
تھوڑے دنوں بعد بہت سے طالب علموں کے داخل ہو جانے سے لوئر
پرائمری کی تینوں جماعتیں قائم ہو گئیں اور انکی تعلیم کے لئے علاوہ
دو سابقہ مدرسوں کے ایک اور مدرس کی بھی ضرورت پڑی - اب مدرسے
کے اجرا اور اسکی تعلیم اور اسکے فوائد سے سب مسلمانوں کو کامل طور پہ
خبر ہو گئی تھی اسلئے تعداد طلبا اور بڑھنے لگے یہانتک کہ اپر پرائمری کی

علاوہ جماعتیں بھی قائم کرنی پڑیں اور جماعت سوم کی تعداد یہانتک
بڑھ گئی کہ اس کے دو فریق کرنے ضروری ہو گئے۔ پس اور مدرسین بڑھائے
گئے۔ اور تیسری جماعت کے دو فریق کیے گئے۔ مکان جسمیں مدرسہ جاری
کیا گیا تھا وہ لڑکوں کے واسطے کافی نہ رہا اسلیئے ایک اور مکان کی ضرورت
پڑی۔ چنانچہ پہلے محلہ شاہ نوازمیں ایک مکان لیکر مدرسہ وہاں
تبدیل کیا گیا مگر جب وہ جگہ بھی کافی نہ رہی۔ تو کرنل سکندر خان صاحب
کی حویلی میں منتقل کیا گیا۔ اب اس مدرسے کے طلبا کو تعلیم دینے کے
لیئے چھ مدرس اور ایک مانیٹر مقرر ہے۔ پہلے پہل دو ماہ تک مدرسے
میں فیس معاف رہی مگر یکم ستمبر سے فیس بھی لگا دی گئی ہے۔ چنانچہ
نقشہ مندرجہ ذیل سے شرح فیس اور تعداد طلبا ظاہر ہوتی ہے۔ اس
مدرسے کے انتظام رکھنے اور اسکے متعلقہ امور کے واسطے ایک کمیٹی خاص مقرر
کی گئی تاکہ وہ بخوبی غور کرکے ان کا انتظام کر دیا کرے اور اس کمیٹی
کے ماتحت مدرسے کے واسطے انسپکٹر و اسسٹنٹ انسپکٹر بھی مقرر کیے گئے
جو علے العموم ہر روز مدرسے میں جاتے اور اسکی نگرانی کرتے اور روزانہ
ضروری امور کا فیصلہ کیا کرتے ہیں۔ انمیں سے ڈاکٹر محمد الدین صاحب
اڈیٹر و مالک رسالہ طب حیوانات لاہور کی خدمات سے مدرسے کو بہت
کچھ فائدہ پہنچا اور انکے انتظام سے مدرسہ روز بروز ترقی کر رہا ہے۔
انجمن انکی بہت مشکور ہے۔
جن اصحاب نے اس مدرسے کی سکیم دیکھی ہوگی وہ بخوبی جانتے ہیں کہ یہ مدرسہ

مسلمانوں کے واسطے کہاں تک مفید ہے مگر جنہوں نے اسے نہیں دیکھا وہ
مدرسے کی خوبی کا اس سے اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ اس مدرسے میں
اُردو۔ فارسی۔ انگریزی۔ جغرافیہ۔ حساب۔ وغیرہ علوم مروجہ کے
ساتھ جو مدارس سرکاری میں پڑھائے جاتے ہیں کلام اللہ کی تعلیم بھی
ہوتی ہے۔ نماز بھی پڑھائی جاتی ہے اور جمعہ کے روز جامع مسجدوں میں
طلبا کی نماز کی حاضری لیجاتی ہے۔ اور بچوں کے واسطے جن مسائل ضروریہ
کا سکھانا ضروری ہے وہ ابھی مدرسے میں سکھائے جاتے ہیں۔ اور اسی
آخری مطلب کے واسطے چھ گھنٹہ کی جگہ مدرسے کا وقتِ تعلیم سات گھنٹے
رکھا گیا ہے۔

## حصۂ ششم۔ تعلیم قرآن

اس انجمن کے میر مجلس جناب خلیفہ مولوی حمید الدین صاحب قاضی لاہور نے
جس طرح سال گذشتہ میں اپنے مکان پر کلام اللہ کا ترجمہ پڑھانے
اور کتب فقیہہ وغیرہ کے درس کرنے کا کام اپنے ذمہ رکھا اسی طرح
امسال بھی وہ اس کام کو سرانجام فرماتے رہے۔ اگرچہ انکے پاس جانے
والے طلبا کی تعداد اس سال میں بہ نسبت سال گذشتہ کے کم رہی مگر
پھر بھی خدا کا شکر ہے کہ یہ کام برابر ہوا چلا جاتا ہے اور اگر لکھے پڑھے
مسلمان بھائی اپنے وقت کا کچھ حصہ نکالیں تو وہ بہت کچھ فائدہ اُٹھا
سکتے ہیں اور اللہ کی کلام کے معانی اور دینی واقفیت کے حصول سے بڑی

سعادت حاصل کر سکتے ہیں +

# حصۂ ہفتم - لاوارث یتیم بچے

پادری لوگ اسلام کے مخالف جو کارروائیاں کر رہے ہیں اور جن سے اس پاک اور مقدس دین کو صدمہ پہنچایا جاتا ہے - انہی میں انکی کارروائی یہ بھی ہے کہ وہ غریب اور مفلس لوگوں اور لاوارث یتیم بچوں کو اپنے چارچ میں لے لیتے ہیں انکی پرورش کرتے ہیں اور آخر کار عیسائی بنا لیتے ہیں - مسلمان مالداروں پر مسلمان غریب و مفلس بھائیوں اور یتیم و لاوارث بچوں وغیرہ قسم کے محتاجوں کی پرورش کے لئے زکوۃ فرض ہے لیکن افسوس کہ یہ طریق اب بالکل نہیں رہا کہ ہم اس قسم کے لوگوں کی پرورش کریں اور انکے کفیل بن جائیں اور یہی وجہ ہے کہ بہت سے لوگ جو اپنی کوئی وجہ معاش نہیں رکھتے عیسائیوں کے پاس جاکر روٹی کے عوض ایمان بیچ دیتے ہیں - پھر کچہریوں میں لاوارث یتیم بچے پیش ہوتے ہیں - کوئی مسلمان انکی پرورش کا کفیل نہیں ہوتا - اسلئے انہیں بھی وہی پادری اڑا لے جاتے ہیں اور پڑھا سکھا کر ایسا بنا دیتے ہیں کہ وہ ہر روز صبح و شام اپنے باپ دادا کے پاک مذہب کی توہین و تحقیر کرتے پھرتے ہیں اور اُس ہادی برحق کی ہجو سے اپنی روسیاہی کرتے ہیں جس نے دنیا میں اگر روشنی پھیلائی جس نے گمراہی اور ضلالت اس عالم کی پردے سے مٹائی + انجمن نے یہ حال دیکھکر چپ رہنا مناسب نہ جانا اور اس لئے ہر طرح سے اس امر کا پھیلانا اپنا کام سمجھا اور جہاں تک ہو سکا مالدار اصحاب کو اس قسم کے

حالت اور انکی پرورش کرنے کی تدبیر کی طرف متوجہ کیا۔ اور جو صدمہ اس
انتظام کے نہونے سے اسلام کو پہنچ رہا ہے اس سے انہیں اطلاع دی اور انجمن
کے واعظوں نے بھی اسکی اشاعت میں بہت زور لگایا۔ رسالے میں بھی اس
بات پر ایک خاص مضمون لکھکر شائع کیا۔ جو اسسٹنٹ سکرٹری نے لکھا ہے
اور اس ساری کارروائی کا آخر کار نتیجہ یہ نکلا کہ بہت سے عالی ہمت مسلمان
بھائیوں نے مال زکوٰۃ سے امداد دی جسکی فہرست رسالہ ماہوار میں مشتہر ہوتی
رہی ہے اور اخیر دسمبر تک اس مد میں کل [illegible] روپے جمع ہو چکا ہے ✦
اس کام کی امداد کے واسطے مال زکوٰۃ سے حصہ نکالنے کے سوا ایک اور رقم
بھی ایسی ہے جس سے بہت کچھ مدد مل سکتی ہے اور وہ یہ ہے کہ قربانی کے
جانوروں کی کھال قربانی والے کو اپنے مصرف میں لانی یا قصاب کو دینی
درست نہیں بلکہ اس کا بھی مصرف وہی ہے جو زکوٰۃ کا۔ مگر افسوس کہ اس ملک
میں اکثر لوگ قربانی کے جانوروں کے چمڑوں کو ضائع کر دیتے ہیں اور جس
مصرف کے واسطے وہ مقرر کئے گئے ہیں اسمیں لگائے نہیں جاتے اور یہ ظاہر
ہے کہ جس مطلب کا اوپر ذکر کیا گیا وہ اس کا مصرف ہے۔ پس انجمن کی سال
۱۸۸۶ء سے یہ استدعا تھی کہ قربانی کے جانوروں کے چمڑے بھی مسلمان بھائی
اس مطلب کے واسطے انجمن کو دیدیا کریں تاکہ وہ روپیہ بھی جو ان سے وصول
ہو اس مد میں جمع کیا جایا کرے۔ اللہ کا بہت شکر ہے کہ لاہور شہر میں جس طرح
تھوڑی سی آمد اس طریق سے ۱۸۸۷ء میں بھی ہوئی تھی اس سال ۱۸۸۸ء
تے میں اور نسبت بارہ گنا سے بھی زیادہ آمد ہوئی اور اکثر اصحاب نے قربانی کے

اس مد میں شہر میں پورے طرح جاری ہو جائے تو اس مد میں بہت سا روپیہ جمع ہو سکتا ہے - اور اگر تمام ملک میں یہ رقم احتیاط کے ساتھ اکٹھی کیجائے تو اس سے یتیموں کی پرورش کا بہت کچھ کام نکل سکتا ہے - انجمن امید کرتی ہے کہ وہ اس کام میں اور کوشش کرے گی اور جن اصحاب کو اس سے اطلاع ہوئی وہ اس تجویز کے جاری کرنے میں اسکی پوری پوری مدد کریں گے ◆

جو روپیہ اس مد میں انجمن کے پاس جمع ہوا ہے اُسکی تعداد سے صاف ظاہر ہے کہ وہ ابھی اس قابل نہیں ہے کہ اس سے کوئی یتیم خانہ قائم ہو سکے اسلئے ابھی اجرائے یتیم خانہ کی کوئی صورت نہیں نکلی - اگر مالدار مسلمان بھائیوں نے اِدھر توجہ کی اور کافی روپیہ جمع ہو گیا تو یتیم خانہ کھولا جاویگا - لیکن اس سال میں باوجود نہ قائم ہونے یتیم خانہ کے ایک نہایت ضروری خرچ بھی اس مد سے کیا گیا ہے - اور اسکی تفصیل یہ ہے ◆

علاقہ لدھیانہ کے دیہات کی ایک بال بچوں والی عورت لدھیانہ میں آئی اور مفلسی کے ہاتھ سے تنگ آکر کسی کو اپنا متکفل نہ پاکر پادریوں کے پاس چلی گئی - وہاں کیا تھا جھٹ عورت کو بچوں سمیت بپتسما دیا گیا - وہاں کے مسلمانوں میں سے ایک مولوی صاحب کو اسپر بہت جوش ہوا اور انہوں نے اسقدر مسلمانوں کا عیسائی ہو جانا گوارا نہ کیا - اور اسلئے انہوں نے اس عورت کو سمجھانا شروع کیا خداوند تعالیٰ نے نیک نیتی کے سبب انکو اس کام میں مدد کی اور وہ عورت پھر مسلمان ہو گئی - اس نے پادریوں سے اپنے بچے مانگے انہوں نے نہ دیئے آخر کار

نوبت بہ نالش پہنچی۔ لدھیانے کی عدالتوں میں جو پادریوں کا مرکز ہے غریب مسلمان عورت کا فتحیاب ہونا امر موہوم تھا۔ آخر کار اپیل در اپیل ہوتے مقدمہ چیف کورٹ میں آیا۔ بعض مسلمانوں نے جو اس مقدمے کے لئے چندہ کیا تھا وہ خرچ ہوگیا اور اب اس بیکس عورت کے پاس کوڑی بھی نہ تھی کہ وہ چیف کورٹ میں وکیل کھڑا کرکے اپنے بال بچوں کے واپس لینے کی چارہ جوئی کرسکتی۔ مولوی نور احمد صاحب مدرس مدرسہ حقانی نے انجمن کو اس سارے حال سے اطلاع دی اور امداد کی درخواست کی۔ چنانچہ انجمن نے اسکو ضروری سمجھا اور عدالت کے واسطے جن اخراجات کی ضرورت تھی انہیں ادا کیا۔ اور خدا کا شکر ہے کہ ہماری سلطنت عالیہ کے ارکان کی بے تعصبی نے اس عورت کو فتحیاب کیا اور اسکے بچوں کو اسکے سپرد کر دینے کا حکم دے دیا۔ چنانچہ فیصلے کی نقل کیواسطے درخواست دی گئی ہے جسوقت وہ ملیگی۔ لڑکے ماں کے حوالے ہوجائیں گے۔ اور تین لڑکے جو اسلام سے نکلکر ضلالت کے گڑھے میں گرنے والے تھے وہ اس مصیبت سے بچ رہیں گے ؁

## حصۂ ہشتم۔ مسلمانوں کی عام حالت

انجمن کی تیسری غرض ایسی وسیع اور ایسا مشکل کام ہے کہ اسکا تھوڑے عرصے میں کچھ اثر ظاہر ہونا ایک امر محال ہے۔ مسلمانوں کی اصلاح معاشرت اور باہمی اتفاق ایسے مشکل اور دیر کے بعد ہونے والے کام ہیں جنکا ایک دو سال کے عرصے

[illegible] خیال میں نہیں اسلئے کہ اسمیں بھی شک نہیں کہ اس

کے پورا ہونے کے بڑے سے بڑے ذرائع وہی ہیں جو انجمن کے پہلے دو اغراض میں رکھے گئے ہیں اور اگر انجمن انہیں کچھ کامیاب ہوئی ہے تو بے شک اسکا جسقدر اثر اس مقصد پر پہنچ سکتا ہے وہ ظہور میں آچکا ہے - اور امید کی جاتی ہو کہ جوں جوں انجمن پہلے دو اغراض میں قدم آگے رکھتی جائیگی ساتھ ہی ساتھ اس مطلب کو بھی حاصل کرتی جائیگی +

آج کل مسلمانوں میں بیہودہ رسموں کا اجرا - آپس کے نفاق کا وہ زور و شور ہے کہ الامان - مگر اسمیں بھی شک نہیں - کہ آج مسلمانوں میں ان امور کا تذکرہ ضرور ہونے لگا ہے اور تقریباً ہر ایک مسلمان کو معلوم ہو گیا ہے کہ ان امور کی وجہ سے وہ کیسے کیسے نقصان اٹھا رہے ہیں - گو ابھی انہوں نے ان کاموں سے ہاتھ نہیں اٹھایا ان کے مقابل کے نیک اور صاف کے حصول کیطرف توجہ نہیں کی تو بھی برائی کو برائی سمجھنے لگے ہیں اور اگر خدا تعالے کی مدد ان کے شامل رہی تو وہ دن جلد آویگا کہ یہ قوم بھی اپنی اصلی شائستگی اپنی اصلی اخوت کو پھر حاصل کریگی +

## حصۂ نہم - انجمن کی کارروائی کا طریق

اس انجمن کے متعلق انتظام امورات ضروریہ کے واسطے تین کمیٹیاں ہیں - ایک [illegible] کمیٹی - دوسرے کارکن کمیٹی - تیسرے کمیٹی ناظم التعلیم -

[illegible] کمیٹی ہر اتوار کو منعقد ہوتی ہے اسمیں پہلے تو وعظ سنایا جاتا ہے اور مفید

ے جاتے ہیں جنکا ذکر حصۂ وعظ میں ہو چکا۔ بعد اسکے انجمن کی

کی روئداد سنائی جاتی ہے۔ اسمیں اگر جنرل کمیٹی کو کوئی ترمیم کرنی

ہو تو کر دیجاتی ہے۔ اور اگر کوئی نئی تجویز ہو تو اسکی طرف کارکن کمیٹی کو توجہ دلائی جاتی ہے

کارکن کمیٹی بھی ہفتے میں ایک دفعہ ہوا کرتی ہے اسمیں کل امورات

متعلقہ انجمن پر بحث ہوتی ہے اور ان کا انتظام کیا جاتا ہے ہر ایک معاملے میں

کثرت رائے پر فیصلہ ہوتا ہے۔ اس کمیٹی میں تیس ممبر ہیں +

ناظم التعلیم کمیٹی جسکے پندرہ ممبر ہیں انجمن کی کارکن کمیٹی کے ماتحت مدرسۃ المسلمین

انجمن کی پوری نگران اور اسکی منتظم ہے مدرسے کے متعلقہ امور میں وہ ہر ایک امر

پر بحث کرکے فیصلہ کرتی ہے۔ بڑے بڑے امور میں کارکن کمیٹی کی منظوری حاصل

کر لیتی ہے +

ان تینوں کمیٹیوں کے جملہ عہدہ دار آنریری ہیں۔ ان میں سے کارکن کمیٹی

اور جنرل کمیٹی کے اسسٹنٹ سکرٹری پہلے منشی چراغ الدین صاحب و منشی

پیر بخش صاحب تھے۔ مگر افسوس ہے کہ وہ سال زیر رپورٹ میں لاہور سے تبدیل

ہو گئے۔ انجمن کو انکی اعلےٰ خدمات کی وجہ سے بہت کچھ نقصان پہنچنے کا اندیشہ

تھا مگر خدا کا شکر ہے کہ نئے اسسٹنٹ سکرٹریوں کی تقرر سے انجمن کو کسی طرحکا

کوئی ہرج نہیں پہنچا اور یہ اُس قادر مطلق کی عنایات ہیں جسکے قبضے میں ہماری

اصلاح ہے +

مدارس زنانہ کے سپرنٹنڈنٹ بھی اس سال میں لاہور سے چلے جانے کے سبب اپنی

خدمات سے علیحدہ ہو گئے۔ اگرچہ انجمن کو انکے علحدہ ہونے کا بہت افسوس

[illegible] اور ایک سرکاری اعلےٰ عہدہ پر تشریف لے گئے اسلئے انجمن [illegible]
اور اللہ تعالےٰ کا احسان ہے کہ انکی جگہ پر بھی جو سپرنٹنڈنٹ مدارس زنانہ
مقرر ہوئے ہیں جس طرح رشتے میں وہ پہلے سپرنٹنڈنٹ صاحب کے قریبی
رشتہ ہونے کے سبب انکے بھائیوں میں سے ہیں دینداری اور اشتیاق کے
ساتھ کام کرنے میں بھی اُن کے بھائی ہیں +

# حصّہ دہم۔ آمدنی اور اُسکے وسائل

انجمن نے جس قدر کاروبار شروع کر رکھے ہیں اور جو کچھ وہ آئندہ کرنا چاہتی ہے
ان سب امور کے اجرا کا دارومدار روپیہ پر ہے۔ اور وہ اس انجمن میں نہ تو
کسی جائداد کی آمد سے جمع ہوتا ہے نہ کسی ریاست یا سلطنت سے ملتا ہے۔ نہ کسی
قسم کے تاجرانہ فوائد سے آتا ہے۔ بلکہ وہ قوم کی توجہ۔ اسکی امداد سے حاصل ہوتا ہے
قوم کے جو افراد انجمن کے اغراض۔ اسکے مقاصد کو غور سے دیکھتے اور اسکے فوائد
سے مطلع ہوتے ہیں وہ انکی تکمیل کے واسطے امداد دینا انکے اجرا کے واسطے
کوشش کرنا اپنا مذہبی فرض جانتے ہیں۔ اور جس طرح بن پڑتا ہے انجمن کے
مقاصد کی تکمیل کے واسطے جدوجہد فرماتے ہیں۔ کوئی ماہوار چندے سے انجمن کو
امداد دیتا ہے کوئی یکمشت دیکر اسکی قوت بڑھاتا ہے۔ کوئی مال زکوٰۃ سے
مفلس و لاوارث یتیموں کی پرورش کے واسطے حصہ نکال کر اس انجمن میں جمع
کراتا ہے۔ کچھ روپیہ انجمن کی تالیف شدہ کتابوں کے فروخت سے حاصل ہوتا ہے
مدارس زنانہ میں جو دستکاری سکھائی جاتی ہے۔ اسکے لئے مصالح انجمن سے دیا جاتا ہے

اور اشیاے ساختہ مدارس کے بیچنے سے جو کچھ وصول ہوتا ہے وہ بھی انجمن کی
آمد میں شامل کیا جاتا ہے۔ شہر کے اکثر کوچوں میں ہر روز چٹکی چٹکی بھر آٹا
بھی انجمن کی امداد کے واسطے رکھا جاتا ہے جس کا روپیہ ہفتہ وار یا ماہوار انجمن
میں آجاتا ہے۔ غرض آج تک یہی ذرائع ہیں جن سے انجمن کو آمد ہوتی ہے
اور انہی وسائل سے روپیہ جمع ہو کر مختلف کاموں کے جاری کرنے میں خرچ
کیا جاتا ہے۔ اور سال ۱۹۰۶ء میں [illegible] روپیہ اسی قسم کی آمد سے
انجمن میں آیا جو ۱۹۰۵ء کی آمد کی نسبت تقریباً چار چند ہے۔ اور باوجود
اسکے کہ بحساب اوسط سال زیر رپورٹ میں انجمن کا خرچ [illegible] ماہوار
ہوتا رہا تو بھی تقریباً نصف کے قریب پس انداز ہوا ہے جسکی تفصیل آمد و
خرچ کے نقشوں سے واضح ہوتی ہے۔ اب آمد کے وسائل پر ذرا تفصیل کے
ساتھ بحث کی جاتی ہے۔

(۱) **چندہ ماہوار**۔ قواعد انجمن کی دفعہ ۸ کے بموجب انجمن کا ممبر وہی
ہو سکتا ہے جو علاوہ انجمن کی تکمیل اغراض میں کوشش کرنے کے کچھ ماہوار چندہ
بھی دیا کرے۔ اگرچہ اس ماہوار چندے کی عام شرح ۲ر ہے مگر اکثر عالی ہمت
آٹھ آٹھ آنے اور ایک ایک روپے ماہوار بھی عطا کرتے ہیں اور اس انجمن
کے ایک معزز و بلند حوصلہ ممبر میاں محمد بوٹا صاحب پہلوان رستم ہند ۱۰ر
روپیہ ماہوار عطا فرماتے ہیں۔ جن اصحاب کو ۲ر یا اس سے زیادہ دینے
کا مقدور نہیں وہ اپنی آمد کے موافق ایک ایک آنہ تک بھی دیتے ہیں۔ سال
۱۹۰۶ء کے اخیر تک ممبروں کی کل تعداد ۲۱۴ تھی مگر انمیں سے بعض ایسے

بھی تھے کہ انہوں نے جس دن سے چندہ لکھوایا ایک حبہ بھی نہ دیا اسلئے شروع
سنہ ۱۸۸۲ء میں ایسے ناموں کو جو کوئی ۶۶ کے قریب تھے رجسٹر اسمائے ممبران
سے خارج کیا گیا - جس سے ابتدائے سال میں ۱۳۸ ممبر رہ گئے - مگر اس سال
میں بہت سے نئے ممبر ہوئے - چنانچہ انکی کُل تعداد اخیر سال پر ۲۶۳ تھی
مگر اس تعداد میں وہ دو سو سے زیادہ ممبر شامل نہیں ہیں جو مختلف دفاتر میں
ہیں اور جنکی تفصیل ہر ایک دفتر کی علیحدہ فہرست میں لکھی رہتی ہے پس اس
حساب سے سال کے اخیر تک کل ممبروں کی تعداد کوئی پانچسو کے قریب تھی *
اگرچہ پچھلے سال بھی بعض دفتروں سے امداد ملتی تھی مگر سال سنہ ۱۸۸۲ء میں
مختلف دفاتر کی امداد بہت بڑھ گئی ہے - اور انمیں سے ایک چھاپہ خانہ پیسہ اخبار
جہاں کے مسلمان بھائی ماہوار امداد جولائی سنہ ۱۸۸۲ء سے دیتے ہیں - اسکے سوا
لاہور کے مندرجہ ذیل دفاتر کے مسلمان بھی چندہ ماہوار دیتے ہیں - سول ملٹری
گزٹ پریس - وکٹوریہ پریس - مطبع کوہ نور - مطبع مفید عام - کارخانہ ریلوے
چھاپہ خانہ ریلوے - دفتر چیف انجنیر ریلوے - دفتر اگزیمنر ریلوے - دفتر ٹریفک
سپرنٹنڈنٹ ریلوے - دفتر لاٹ صاحب بہادر - دفتر انسپکٹر جنرل رجسٹریشن
لوکو آفس ریلوے *

انجمن ان جملہ اصحاب کی جو دفاتر سے مدد دیتے ہیں اور جن عالی ہمتوں کی
معرفت ان دفاتر سے روپیہ جمع ہو کر آتا ہے اور ان ممبران کی جو اپنا چندہ
ماہوار بڑی خوشی سے بھیجدیتے ہیں اور جنکی طرف کبھی کوئی بقایا نہیں رہتا
کمال ہی مشکور ہے اور جو کچھ انجمن کر رہی ہے انہیں کی مردانہ امداد کا نتیجہ ہے *

اس سال بھی سال گذشتہ کی طرح بہت سے اصحاب نے اپنے ماہوار چندہ کے دینے میں
تساہل کیا ہے اور قوم کی بہتری میں جس امداد کرنے سے انھیں ثواب دارین
حاصل کرنا چاہئے تھا حاصل نہیں کیا مگر انجمن کو امید ہے کہ وہ جب اور توجہ
کرینگے ساری کمی کو پورا کر دکھائینگے - خدایا تو ایسا ہی کر +

اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ کسی کام کا چندوں کے بھروسے پر جاری کرنا اور اسکا
ہمیشہ تک سرسبز رہنا ایک لغو کام ہے اور بیشک یہ خیال چندہ دہندگان
زمانہ حال کی موجودہ حالت کے لحاظ سے بہت کچھ قابل تسلیم ہے - لیکن چندہ
دہندگان کے ہر فرد میں اگر یہ خیال مستحکم ہو جائے کہ میں جس کام کے واسطے
چندہ دیتا ہوں وہ ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ اپنے روزانہ معمولی اخراجات
بلکہ اس سے بھی بڑھکر - تو ایسے چندوں سے کام میں کوئی ہرج واقع نہیں
ہو سکتا بلکہ وہ کام اور پختگی اور مضبوطی کے ساتھ چلتا ہے اور اسکے قیام اسکے
انتظام کی نسبت سب کا خیال لگا رہتا ہے - اگرچہ اس انجمن کے بعض ممبر چندے
کا ادا کرنا اپنے خانگی اخراجات کے برابر ضروری نہ بھی سمجھتے ہوں مگر اس میں
بھی شک نہیں کہ بہت ممبروں کا تو یہ خیال ہے کہ اس انجمن کا چندہ اپنے ضروری
اخراجات کی نسبت بھی زیادہ ضروری ہے اور یہی وجہ ہے کہ باوجود اسکے کہ
انجمن کے ابتدائے قیام سے آج تک برابر اخراجات میں ترقی ہوتی گئی ہے مگر پھر
بھی ہر مہینے میں نوامبر و دسمبر کے سوا جنمیں صرف خرچ ہی ہوا کچھ پس انداز
ہوتا رہا ہے - اگرچہ کسی کام کے اخراجات کے پورا کرنے کے واسطے کسی مستقل
آمد کا پیدا کرنا ایک اعلے بات ہے مگر جب تک مستقل آمد کی صورت نہ نکلے اسکو

کا شروع کرنا جبکہ نہونے سے سخت نقصان عائد ہو رہے ہوں قابل نفرت ہے
اگر انجمن مشنری عورتوں کیا مسلمانوں کے گھروں سے دین وایمان کا زائل کرنا
مسلمان بچوں کا عیسائیوں کے پنجے میں پھنسا رہنا دیکھکر چپ اور اس خیال
میں رہتی کہ جب تک اتنا سرمایہ جمع نہ ہولے کہ جسکی آمد اس کام کے لئے کفتنی ہو
تب تک کوئی کام شروع نہ کیا جائے تو یقین نہیں کہ آج وہ کارروائیاں جو
انجمن سے ظہور میں آچکی ہیں اُن کا کچھ بھی ذکر ہوتا۔ اور جن مصیبتوں سے نکلنے کی
آج اہل اسلام کوشش کر رہے ہیں اسکی کسی کو خبر بھی ہوتی۔ یا کوئی اونکے
واسطے کچھ مدد ہی کرتا۔ اور اتنے عرصے میں جو صدمہ مخالفین اسلام کی کاری
تدبیروں سے اسلام پر پہنچنا یقینی تھا اسکا زہریلا اثر یہاں تک پھیل جاتا
کہ ہم مشکل سے اسکا تدارک کر سکتے۔ پس ان امور کی وجہ سے انجمن کو کامل یقین
ہے کہ جو کچھ اسنے کیا ہے قوم اسکو نہایت قابل قدر سمجھتی ہے اور اگر خدا تعالیٰ
کی مدد شامل حال رہی تو آپ صاحبوں کی ہمت اور توجہ سے یہ کوئی مشکل
بات نہیں کہ انجمن روز بروز اپنے ضروری اخراجات کو بڑھاتی جاوے قوم
کے واسطے نئے نئے کام بھی شروع کرتی جاوے اور پھر بھی اخراجات کو نکالکر
ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے مستقل آمد پیدا کرنے کی بہت سہل صورت پیدا ہو جائے
(۲) یکشت چندہ سال ۱۸۸۸ء میں دو دفعہ یکمشت چندہ کیا گیا تھا
ایک انجمن کی اغراض کی تکمیل کے لئے خاص ممبران کا۔ دوسرے
مدرسہ [illegible] کی بہتری اور اجرا کے واسطے۔ اس سال میں اگرچہ سوائے مدرسۃ المسلمین
کے جلسہ [illegible] کے سوا کسی اور موقع پر چندہ یکمشت لکھوانے کی کوشش

نہیں ہوئی تو بھی مدرسے کے افتتاحی جلسے کے چندۂ یکمشت کے سوا اور بہت سا
چندہ اس انجمن میں آیا ہے ۔
سب سے پہلے پیر عثمان خانصاحب اور منشی مظفر علی صاحب کے نام نامی کا اظہار
نہایت ضروری ہے جنہیں پہلو صاحب کی معرفت ما ۔ جمع ہو کر آیا اور
دوسرے صاحب کی معرفت ما ۔ = ما روپیہ ۱۸۹۵ء میں
آ چکا ہے۔ انجمن کو کامل یقین ہے کہ یہ ہمدرد قوم اپنی اس کوشش کو یہیں تک
بند نہیں رکھینگے بلکہ اپنی زندگی کا پہلا فرض اسی کو سمجھینگے ۔ پھر حافظ شیخ
غلام محی الدین صاحب کے شملے میں تشریف لے جانے سے جناب مولوی سید عبداللہ
صاحب ۔ خواجہ رمضان جو صاحب شیخ کریم اللہ صاحب گھڑی ساز سید
شریف حسین صاحب سوداگر ۔ محمد فخرالدین صاحب ٹھیکہ دار ۔ بابو عبدالاحد
صاحب ۔ مولوی عنایت اللہ صاحب امام مسجد کشمیریاں ۔ مولوی حبیب اللہ
صاحب امام مسجد کشمیریاں ۔ حاجی ولی محمد صاحب سوداگر کی کوششوں سے
پانسو کے قریب روپیہ جمع ہو کر آیا ۔ پھر ڈاکٹر الدین صاحب کا نام
نامی اسواسطے قابل ذکر ہے کہ انہوں نے ملک برہما سے انجمن کی امداد
میں روپیہ بھیجا ہے ۔ جموں سے بھی شیخ فتح محمد صاحب نے کچھہ مدد کی ہے
حافظ شیخ غلام محی الدین صاحب جب سے جالندھر تشریف لے گئے ہیں
وہاں کے بہت سے عالی ہمت برادران اسلام نے انجمن کے اغراض کی امداد
میں کمال سرگرمی ظاہر فرمائی جنمیں سے جناب مولوی فخرالدین صاحب منصف ۔
میاں ضیاء الدین صاحب المعروف چھجو خان رئیس و میاں رحیم بخش صاحب

کا نام نامی نہایت مشکوری کیساتھ قابل ذکر ہے - پھر کپورتھلہ میں تشریف لے گئے وہاں پر عالیجناب میاں عزیز بخش صاحب کلکٹر کی اس قابل قدر امداد پر انجمن کو فخر ہے جو انہوں نے علاوہ اسکے کہ اپنی ذات سے بہت کچھ معاونت فرمائی اور احباب کو بھی اس کار خیر میں اپنے شامل کیا چنانچہ منشی عطا محمد صاحب داروغہ چنگی خانہ - منشی اروڑا صاحب نقشہ نویس عدالت - میاں محمد چراغ صاحب داروغہ وغیرہ - میاں الہ دتہ صاحب مستری - حافظ احمد اللہ صاحب تحصیلدار - منشی امام علی خانصاحب نائب تحصیلدار - سید سردار علی شاہ صاحب رئیس سلطانپور خاص ذکر کے قابل ہیں - انجمن ان جملہ احباب اور نیز اُن عالی ہمتوں کی جنہوں نے مدرسہ کے افتتاحی جلسے اور اور مواقع پر مدد دی ہے - بہت مشکور ہے اور انکے حق میں دعائے خیر کرتی ہے +

(۳۳) زکوٰۃ - اس مد میں جن اصحاب نے مدد کی ہے انکی فہرست رسالوں میں چھپتی رہی ہے اسواسطے ضرورت نہیں کہ مکرر پوری فہرست یہاں درج کی جائے - مگر پھر بھی اسقدر لکھنا بیجا نہوگا کہ لاہور کے سوا ناگام علاقہ کشمیر اسلام آباد گجرات - چونیاں - شملہ - اور جہلم سے بھی اس مد میں اچھی رقمیں آئی ہیں اور اخیر دسمبر تک اس قدر روپیہ جمع ہو چکا ہے جس کا ذکر حصہ پنجم میں آچکا ہے +

(۳۴) آٹا - شششاء کی رپورٹ میں لکھا گیا تھا کہ یکی دروازہ اور ...و بھی دروازہ کے کوچوں میں آٹا بھی جمع ہوتا ہے اور اُسکی آمد بھی

انجمن میں آتی ہے۔ مگر اس سال اس رسم کے اجرا میں بہت کچھ ترقی ہوئی اور خان نجم الدین خان صاحب کی ہمت و کوشش سے جو ہر روز آدھا دن اسی آٹے جمع کرنے کے کام میں صرف کرتے ہیں بہت سے محلوں میں یہ رسم جاری ہو گئی ہے چنانچہ اس سال کوچہ داروغہ الٰہی بخش۔ کوچہ نانگاں والہ۔ کوچہ گھیاں والہ۔ کوچہ خراسیاں۔ کوچہ مہر بخش صاحب پنی گر۔ کوچہ سید فضل شاہ صاحب۔ یکی دروازہ۔ کوچہ تیر گراں موچی دروازہ۔ کوچہ جوڑے موری۔ کوچہ ٹھیکیداراں۔ کوچہ متصل مسجد صوفی سے آٹا جمع ہو کر آتا ہے +

**(۵) فروخت کتب** انجمن کی بابت حصہ سوم میں لکھا گیا ہے اور اس مدسے جو آمد ہوئی وہ نقشہ آمد سے منکشف ہوتی ہے سوا اس زمانہ میں جو اشیاء بنکر فروخت ہوتی ہیں اس کو بھی نقشہ آمد سے دیکھنا چاہئے +

**(۶) قربانی کے جانوروں کے چمڑے** ۱۸۸۵ء میں انجمن کے بعض ممبروں نے خیال کیا کہ مسلمانوں میں جسطرح زکوٰۃ کا مال شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہدایت کے موافق نہیں خرچ ہوتا اسیطرح قربانی کے جانوروں کے چمڑے بھی بالکل بے محل صرف کئے جاتے ہیں اگر اس لاہور شہر میں سے قربانیوں کے چمڑے جمع کرکے فروخت کئے جائیں تو ایک معقول رقم جمع ہو جاتی ہے اس بناپر توکل علے اللہ عید الضحےٰ سے چند روز پہلے خاص ممبروں میں اس امر کی تحریک شروع ہوئی جا

پچھلے سال ۱۱۸ر کی رقم چمڑوں کی قیمت سے انجمن کے فنڈ میں جمع ہوئی اور سال زیر رپورٹ میں بھی عید مبارک سے ایک دو ہفتہ پہلے ایک جلسہ عام میں تحریک کی گئی اس جلسہ میں علاوہ اور اصحاب کے شیخ خیرالدین صاحب کی تقریر نہایت درد آمیز الفاظ میں تھی انہوں نے گویا مسلمان لاوارث یتیم بچوں کی قابل رحم حالت کا نقشہ اونکو دکھادیا تھا جس سے حاضرین جلسہ ایسے متاثر ہوئے کہ بے حس و حرکت تصویروں کی طرح حیران بیٹھے تھے اور شاید ہی کوئی ایسا ہوگا جسکی آنکھیں قوم اسلام کی اس کمی اور ان بے پدر و مادر بے بس اور مجبور بچوں کی حالت کو سنکر آنسو نکلے ہوں۔ اس کارروائی کا یہ اثر ہوا کہ اس مبارک عید کے موقع پر ایک معقول رقم چمڑوں کی فروخت سے انجمن کے فنڈ میں داخل ہوئی۔ اس موقعہ پر اگرچہ اکثر ممبروں نے اپنے اپنے محلوں میں چمڑوں کے جمع کرنے کے واسطے بڑی سرگرمی کوشش سے کام لیا اور ہمدردی اور اہل اسلام نے بھی اس تدبیر سے مخلصانہ اتفاق کیا لیکن تاہم شہر کے اکثر محلوں میں باوجود کہ اہل محلہ چمڑے دینے کو تیار تھے اور انجمن کے ممبر بھی اسی محلہ میں رہتے تھے خاطر خواہ رقم وصول نہ ہوئی۔ انجمن کو اس حقیقی مسبب الاسباب پر پورا بھروسا ہے کہ وہ مقلب القلوب اس سال کی عید کے مبارک موقعہ پر ممبران انجمن کو اور معزز برادران اسلام کو بھی اس خیال کی طرف متوجہ کریگا۔ جس سے ان چمڑوں کا انتظام مقدس مذہب اسلام کی ہدایت کے موافق ہو جائیگا۔

جیسا کہ حصہ آمد کے شروع میں ظاہر کیا گیا ہے اور ہے بھی یوں ہی کہ
انجمن کے اغراض اور ارادوں کی تکمیل کا سارا مدار اوّل تو اُس رب العلمین
پر ہے جو ساری مخلوق کا ولی اور کارساز ہے۔ لیکن دنیا کا نام دار الاسباب
ہونے کے باعث ہر ایک کام کے سر انجام کرنیکے واسطے اسباب کی تلاش
بھی ایک لازمی امر ہے جس سے کسی شخص کو بھی چارہ نہیں ہے اور
وہ انجمن کے واسطے روپے کا وجود ہے جو وہ قوم کی فیاضی۔ ہمت
اور کوشش پر موقوف ہے جس سے یہ انجمن بنی ہے انجمن اپنی اغراض
کے پورا کرنے کے واسطے۔ خواہ مال زکوٰۃ مانگ کر خواہ مٹھی مٹھی آٹا جمع
کر کر۔ خواہ قربانی کے جانوروں کے چمڑے لیکر خواہ اہل توفیق سے ماہوار چندہ
لیکر سرمایہ اگر جمع کرے گی تو اپنی قوم سے باوجود اس کے کہ ہماری قوم انشاء اللہ
اپنے دینی اور دنیاوی کاموں میں تمام قوموں سے بڑھ چڑھکر خرچ کرنے
والی ہے تو بھی انجمن نے اپنے واسطے کوئی مشکل اور دباؤ والا ذریعہ وصول کا
نہیں رکھا۔ اگر ہمارے بھائی ان اخراجات کو جنہیں وہ خود دین و دنیا
میں سوا کرنے والے یقیناً سمجھتے ہیں گھٹا کر اس خرچ کا کچھ حصہ قومی
کاموں کے واسطے عنایت کریں تو علانیہ یہ پیشین گوئی کیجا سکتی ہے کہ وہ دن
عنقریب آنے والا ہے کہ اہل اسلام کو اپنی وہی موروثی عزت حاصل ہو جاوے
لیکن اگر ابھی تک بدقسمتی سے قوم کے خیالات تیزی پسند نہیں کرتے تو بار بار
یہ جو نہایت ہی سہل اور نے تکلف تدبیریں ہیں کیونکر واجبی طور پر ہر ایک صاحب
کی توجہ کے قابل ہیں۔ اب ذیل میں نقشہ آمد درج کیا جاتا ہے جس سے معلوم ہو گا کہ

# حصہ یازدہم - اخراجات

انجمن کے اخراجات میں آٹھ مدارس زنانہ کی معلمات کی تنخواہ - چار زنانہ مدارس کے مکانوں کا کرایہ - سب کے واسطے سقا اور ہلال خور کا خرچ - دستکاری کے لئے مصالح دینے کا صرف - واعظین اور نقیبوں کی تنخواہ - مکان وعظ کا کرایہ - کاغذات انجمن اور رسالے کی چھپوائی - رسالہ کی روانگی کے ٹکٹ - خط و کتابت بیرونی کے ٹکٹ وغیرہ متفرق اخراجات شامل ہیں - اس سال میں ان پر جسقدر صرف ہؤا اسکی تفصیل نقشہ مندرجہ ذیل سے منکشف ہوگی اور چونکہ کل آمد انجمن کی مع بقایائے سال گذشتہ مبلغ [illegible] ۱۲ ر ۳ پائی ہے اور اسمیں سے [illegible] ۲ ر ۶ پائی اس سال میں خرچ ہؤا اسلئے باقی روپیہ جو امین کے پاس جمع ہے [illegible] ۵ ر ۹ پائی ہے اور اس نقد روپے کے سوا اردو کی پہلی کتاب - اردو کا قاعدہ - انگریزی کا قاعدہ جو سب ملکر کوئی ڈھائی سو روپیہ کی مالیت ہے الگ جمع ہے +

## قوم کی خدمت مین ضروری درخواستین

اب اس رپورٹ کو پچھلی سالانہ رپورٹ کی چند ضروری درخواستون پر جو قوم کی خدمت مین پیش کیجاتی ہین ختم کیا جاتا ہے اور امید کی جاتی ہے کہ حاضرین جلسہ خصوصاً اور کل اہل اسلام عموماً انکو دلی توجہ سے سنینگے

(۱) ہماری قوم کا بہت سا حصہ اپنی مذہبی تعلیم سے بالکل ناواقف ہے اس لئے جملہ اہل اسلام سے درخواست کیجاتی ہے کہ وہ دنیاوی تعلیم کے ساتھہ اپنی دینی تعلیم کا بھی پورا پورا بندوبست کرین۔ سکولون کے سمجھدار طالب علمون کا فرض ہے کہ وہ مدرسے کی تعلیم کے ساتھہ مذہب کی ضروری تعلیم کے واسطے بھی کچھہ وقت نکالین اور شہر کے ان درسون مین جہان کلام مجید کا ترجمہ اور حدیث و فقہ کی کتابین پڑھائی جاتی ہین شامل ہونے کی کوشش کرین

(۲) آجکل ہماری اولاد پر خواہ وہ لڑکے ہون خواہ لڑکیان عیسائی تعلیم کا بہت کچھہ اثر پڑ رہا ہے اور اسیواسطے ہماری اولاد کے دلون مین ہمارے پاک اور سچے مذہب کی نسبت جھوٹے اور لغو اعتراضات جمتے جاتے ہین اور اس سے بہت جلد اسلام کو سخت صدمہ پہنچنے کا احتمال ہے پس نہ صرف لاہور بلکہ کل ہندو پنجاب کے مسلمانون کو اس مضر تعلیم سے بچنے کا بندوبست کرنا چاہئے اور وہ اسی طرح ممکن ہے کہ ہم خود اس مطلب کے واسطے کافی روپیہ جمع کرین اور اس سے لڑکون اور لڑکیون کے ایسے مدارس قائم کرین جن مین دینی اور دنیوی دونو قسم کی نہایت عمدہ تعلیم ہوا کرے اور جن کا منتظم دونو قسم کے مدارس جاری کرکے

انجمن نے دکہا دیا ہے اور اسی مطلب کے واسطے مسلمانان لاہور کی خدمت مین خصوصیت کے ساتھ التماس کیجاتی ہے کہ وہ اپنی اولاد کی تعلیم کے واسطے انجمن کی تجاویز پر غور کرین اور ماہوار چندہ ـ یکمشت چندہ سے اسکی معاونت فرماوین اور تمام رکہنے کی جو تجویز کی گئی ہے اسپر توجہ کریں یا ایسی ہی اور تجاویز انجمن کو بتلاوین تاکہ انجمن ان تجاویز پر عمل درآمد کرے اور اس شہر لاہور مین کامل بندوبست تعلیم کا ہوجائے ـ اور مدرسۃ المسلمین جو ابھی صرف اپر پرائمری کے درجہ تک ہے ترقی کرکے اس درجہ تک پہنچ جائے کہ وہ نہ صرف لاہور کے طلبا کو اعلیٰ درجہ کی تعلیم دینے کے قابل ہوجائے بلکہ ایک عالیشان اسلامی کالج بنکر ساری پنجاب کی تعلیم کا مرکز ہوجائے ـ ظاہری اسباب اور واقعات پر لحاظ کرنے سے اگرچہ یہ امر ایک ایسا اہم بات خیال کیجاتی ہے لیکن قوم کی مخلصانہ کوشش اور توجہ کے آگے کچھ بھی بڑی بات نہین انجمن اس بات کا اظہار کرنا نہایت ضروری سمجھتی ہے کہ اگرچہ ابھی کالج کا قیام ایک امر محال سمجھا جاتا ہے لیکن اسوقت اس تجویز سے کہ لاہور جیسے شہر مین مسلمانون کیواسطے مڈل تک ایک سکول قایم ہوجائے کوئی بھی مخالف نہ ہوگا بلکہ بہت سے خیرخواہان قوم تیار ہون گے کہ اس ضروری کام مین دل کہول کر مدد دین تاکہ اسی سال مین یہ مدرسہ مڈل کے درجہ تک ترقی کرجائے

(۱۲) لاوارث یتیم بچون کے واسطے جو کچھ اوپر ذکر کیا گیا ہے وہ اہل دل کیواسطے کچھ کم نہین ـ پس سب مسلمان بھائیون کو خواہ وہ کسی ملک کے ہی کیون نہ ہون اس امر پر متوجہ ہونا چاہیئے کہ وہ مال زکوٰۃ سے کسیقدر حصہ یتیمون کے واسطے نکالین اور جابجا یتیم خانے قایم کرکے اپنے لاوارث یتیم بچون کی تعلیم و تربیت کا انتظام کرین جبتک ہر جگہ پر اس امر کیواسطے کمیٹیان قایم نہ ہون انجمن ہذا مین یہ روپیہ

جمع کر دیا جائے جسکو انجمن امانتاً اپنی تحویل مین رکھیگی اور جب کافی سرمایہ جمع
ہو جائیگا - یتیم خانہ قائم کیا جائیگا

(۴) یہ ایک عام بات ہے کہ ہر ایک آدمی الگ الگ کوئی مفید عام کام نہین کر سکتا
بس قوم کی ضرورتون کے واسطے ساری ہی قوم کا امداد دینا ضروری ہے -
اور مسلمان خواہ وہ کسی ہی فرقے کے کیون نہون اپنی قوم کی درستی کے واسطے
جب تک ملکر توجہ نہ کرین کامیابی بہت مشکل ہے اسواسطے ہر ایک کلمہ گو
کی خدمت مین عرض ہے کہ وہ اس انجمن کے مقاصد کی تکمیل کے واسطے
امداد کرین -

## دعا

بھائیو - آؤ اب اخیر مین اُس بے تعصب گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرکے جس
نے ہمین ایسی آزادی دے رکھی ہے اپنے حقیقی مالک سے ملکر دعا
کرین - کہ اے اس امتِ خیر الامم کا معزز لقب عطا فرمانے والے
اب اس قوم کو جو اپنی بے اعتدالیون کے باعث بہت پستی کی حالت
مین ہے اوج عزت پر ممتاز کر - انکی نا فرمانیون کو معاف فرما - اور
آیندہ انہین اپنے حبیب کی پیروی اور باہمی اتفاق کی توفیق بخش -

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ

آمین ثم آمین -

ہم ہوا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کبھی اپنے معاصرین سے خطاب کیا کرتے تھے اور اس سے پچھلے زمانے کے لوگ
مراد ہوتی تھی اور ایسا ہی اس بشارت میں بھی ہے - علاوہ اسکے ہم پوچھتے ہیں کہ اگر یہ خطاب
خاص حواریوں سے ہے تو چاہئے تھے کہ حواری ابتک زندہ رہتے اور کبھی نہ مرتے کیونکہ حضرت مسیح ۱۱
فرماتے ہیں کہ [illegible] ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیگی اور ظاہر ہے کہ اس روح کا ہمیشہ ساتھ رہنا اس بات پر
موقوف ہے کہ حواری بھی زندہ رہیں اور جب حواری نہ رہے تو روح کا بھی ساتھ رہنا ثابت
نہ ہوا اسکے جواب میں سوفت کے پادری یہ عذر بدتر از گناہ پیش کرتے ہیں کہ وہ روح ابتک
موجود ہے قطع نظر اسکے کہ صاحب روح القدس کی جو علامات انجیل میں لکھی ہیں وہ کسی پادری میں
پائی نہیں جاتی ہیں ہمارا مدعا اب بھی حاصل ہے یعنی جبکہ بقول اہل تثلیث اس بشارت میں
خاص حواری ہی مخاطب ہیں تو پھر اسوقت کے پادری کسطرح انکی جگہ قابل خطاب ہوسکتے ہیں
اگر ان سے خطاب ہو اور اس وعدہ سے روح القدس معہود مراد لیا جائیگا تو وہ خرابیاں لازم
آئینگی جنکی علامات وجوہات مندرجہ بالا میں لکھی گئیں اور جنکا جواب کسی عیسائی نے آجتک نہیں دیا
ان اندیشے ایک کا جواب پادری فنڈر دینے بیٹھے تھے سو کیا خوب جواب دیا کہ جسکو دیکھکر طفل
مکتب بھی ہنستا ہے - غرض یہ صفت بھی ہمارے رسول مقبول صلعم پر صادق آتی ہے اور
اس کلام کے معنی یہ ہیں کہ تم جیسے لوگوں کو میری باتیں سکھا دیگا اور یاد دلادیگا یعنی وہ
لوگ جو سینہ صاف اور عناد اور تعصب سے بری ہیں وہ لوگ اسکی تعلیم قبول کرینگے اور جنکے
دل عناد اور تعصب کی ظلمت سے تاریک ہیں وہ اس سے فیض یاب نہوں گے جیسا کہ قوم یہود
ہے اور وہ تمہارے ساتھ ہمیشہ رہیگا یعنی اس کا دین ہمیشہ رہیگا اور اُسے خاتم النبیین کا لقب
دیا جائیگا ۔ **شبہ سوم** فارقلیط کا ایک وصف یہ بھی ہے کہ دنیا اُسے نہیں دیکھتی اور نہ اُسے
جانتی ہے لیکن تم اُسے جانتے ہو مگر محمد کو تو ساری دنیا دیکھتی اور جانتی تھی ہاں حواری اس
سبب سے کہ وہ انمیں پیدا نہیں ہوا تھا اُسے نہیں جانتے تھے - پھر یہ خبر اسکی کیونکر ہوسکتی
ہے **جواب** اس فقرہ کے معنی یہ ہیں کہ دنیا اسکے مرتبے کو نہیں دیکھتی اور نہ اسکی قدر
جانتی ہے - اور اس معنی کے دلیل کے واسطے بیبل کے محاورہ پر خیال کرنا چاہئے جس میں اس
قسم کے اور فقرے بھی ہیں جنکو معنی یہی لئے گئے ہیں مثلاً انجیل متی باب ۱۱ درس ۲۵ میں

دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے اور سنتے ہوئے نہیں سنتے (١٣) اور اُن کے حق میں یسعیاہ
کی یہ پیشینگوئی پوری ہوتی ہے کہ تم کانوں سے تو سنو گے مگر سمجھو گے نہیں اور آنکھوں سے دیکھو گے مگر دریافت نہ کرو گے
کیونکہ انہوں نے اپنی آنکھیں موند لیں تا کہ ایسا نہ ہو کہ وے آنکھوں سے دیکھیں (١٦) مبارک ہیں مبارک
تمہاری آنکھیں کیونکہ وے دیکھتی ہیں اور مبارک تمہارے کان کہ سنتے ہیں الخ ان مقاموں سے معلوم
ہوتا ہے کہ دیکھنے سے مراد ظاہری دیکھنا نہیں بلکہ دیدۂ دل سے ایک شے کا مرتبہ اور اسکی خوبی کا
سمجھنا مراد ہے اور یہ محاورہ عام ہے کہ کوئی شخص کسی عظیم الشان اور عالی مرتبہ آدمی کی نسبت
کہتا ہے کہ یوں خطاب ہوتا ہے کہ تو اُسے جانتا یا دیکھتا نہیں اسی طرح اس خبر میں چونکہ حضرت
مسیح ایک نبی اولوالعزم کی خبر دیتے ہیں اور ظاہر ہے کہ ایسے شخصوں کو دنیا کے لوگ دیدۂ دل
سے نہیں دیکھتے اور نہ انکے مرتبے کو پہچانتے ہیں اسلیئے اسکی صفت میں یوں کہا کہ دنیا اسے نہیں
دیکھتی اور نہیں جانتی اور حواری اس سبب سے کہ آنحضرت ان کے وقت میں پیدا نہیں ہوئے اُن
سے واقف نہ تھے بلکہ وہ ان بشارتوں کی وجہ سے جو حضرت عیسےٰ نے انکو سنائی ہیں اور جو کتب
سابقہ میں موجود تھیں انکے دیکھنے سے وہ بخوبی اسکو جانتے تھے **شبہ چہارم** اعمال کے
باب ١ درس ٣ میں مذکور ہے کہ مسیح نے اپنے صعود سے پہلے اپنے شاگردوں سے کہا کہ یروشلم
سے باہر نہ جاؤ بلکہ کسی اس وعدے کی راہ دیکھو اور جب تک وہ نہ آئے یروشلم ہی میں
رہو اب اگر مدد کرنیوالے محمد ہوتے تو حواری چھ سو برس تک زندہ رہکر حضرت محمد الرسول اللہ
کا انتظار کرتے **جواب** یہ معترض کا خیال خام ہے معترض نے کس دلیل سے ثابت کر لیا کہ جس وعدے کا
ذکر لوقا بیان کرتا ہے وہ وعدہ فارقلیط کا ہے جسکو یوحنا نے بیان کیا اگر کسی عیسائی کے پاس
اسکی کوئی دلیل ہو تو پیش کرے اور اگر روح القدس انکے کان میں پھونک گیا ہے تو ویسا ہی کیا
معترضین کے نزدیک یہ امر محال ہے کہ حضرت مسیح نے فارقلیط کا جدا وعدہ کیا اور نزول روح کا جدا[1]

---

[1] حضرت مسیح نے روح القدس اور موعود (فارقلیط) کا وعدہ جدا جدا ظاہر کر دیا ہے ناظرین کے ملاحظہ کے لیئے ہم
مقام پر نقل کرتے ہیں۔ حضرت مسیح کا جب اس دنیا سے آسمان کی طرف صعود کا وقت آیا تو آپ نے حواریوں
سے فرمایا کہ اے حواریو دیکھو کہ میں اپنے باپ کے پاس سے اُس موعود (فارقلیط) کو تم پر بھیجتا ہوں لیکن جب تک
تم عالم بالا کی قوت (روح القدس) سے ملبس نہ ہو یروشلم میں ٹھیرے رہو دیکھو لوقا ٢٤ باب ٤٩ درس

دیکھنے سے تو خوف آجاتا ہے اور عورت کو دیکھکر پتھر بھی موم بن جاتا ہے +

دنیا بھر میں گو کسی جگہ کی عورتیں اسکے برخلاف بھی ہوں مگر اس صورت کی کمی کے لحاظ سے یہ عام قاعدہ باندھا جا سکتا ہے کہ مرد کی نسبت عورت حسن وجمال اور اعضا کی لطافت و نزاکت میں بہت بڑھی ہوئی ہے +

ظاہری ترتیب بدن میں یہ فضیلت عورت کو تھی اب اسکے مقابل میں مرد کو بھی ایک خاص فضیلت حاصل ہے کہ مرد بہ نسبت عورت کے قوی ہیکل اور زور آور ہوتا ہے - دنیا کی پیدائش سے آجتک جسقدر حالات معلوم ہیں انکے ملاحظہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ زور و قوت میں ہمیشہ مرد عورتوں کی نسبت ممتاز رہے ہیں گو بعض عورتیں کسی زمانے میں زور و قوت میں مشہور بھی ہوئیں مگر وہ ان مردوں کے پلے کی نہونگی جو اسی باب میں معروف و ممتاز ہیں اور نہ انکی تعداد ہی ایسی ہوگی جس سے انکی اس باب میں نامور ہی ہو - کیا ایران میں رستم و سہراب فرامرز و برزو - اسفندیار و اشکبوس وغیرہ پہلوانوں کے مقابل کوئی عورت تم نے سنی - کیا ہندوستان میں دروناچارج - ہنومان - راون - ارجن کی طرح کوئی عورت زور و قوت میں ممتاز ہوئی - کیا عرب میں خالد ولید - عمر خطاب - علی اسد اللہ - حمزہ بن مطلب کی دلیری و مردانگی شہامت اور شجاعت کے پلے کی کوئی عورت ہوئی - کیا یورپ میں بھی جہاں مدتوں سے عورتوں کو آزادی حاصل ہے اور جہاں کی عورتیں کسرت و ریاضت بھی کرتی ہیں کوئی میم صاحبہ ایسی بھی ہوئی جسنے ڈیوک او ولنگٹن - رچرڈ شیردل - شارلیمین نپولین بوناپارٹ کے مقابل میں ایک بھی کارنامۂ شجاعت کر دکھایا ہو - جہاں تک مجھے علم ہے میں کسی ایک کا نام بھی نہیں بتا سکتا - ہاں آخری قوم کی عورتوں کی نسبت کتابوں میں اسقدر لکھا تو دیکھتا ہوں کہ مصر کے مخروطی مناروں میں سے اکثر ایسے بھی ہیں جن پر یورپ کی بہت سی میم صاحبان چڑھ جایا کرتی ہیں +

حواس باطنی کا مقابلہ کرکے عقلمندوں نے اس بات کو ثابت کیا ہے کہ مردوں میں عورتوں کی نسبت عقل زیادہ ہے چنانچہ دنیا بھر کی کوئی عورت ایسی نہیں ہوگی جسکا نام علم و عقل میں لقمان - ارسطو - سقراط - بقراط - افلاطون - ابو علی سینا - نصیرالدین طوسی -

...چارج۔ بنکین۔ نیوٹن وغیرہ کے ساتھ کیا جاتا ہو۔ ہاں اسمیں شبہ نہیں کہ جیسے مرد
...ادراک کی قوت زیادہ ہے ویسے ہی عورت میں شرم وحیا کی صفت مردوں کی نسبت
...ہے ٭

...کے ظاہر ہو جانے کے بعد دیکھنا چاہیئے کہ جس حیوان کو زور وطاقت اور عقل میں ترقی
...کام وہ حیوان بھی کرسکتا ہے جس میں یہ قوتیں کم پائی جاتی ہوں۔ کیا جائز ہے کہ جس حیوان
...ضعیف اور لطیف ہوں اسپر ایسا بوجھ ڈالا جائے جس سے اسکی قدرتی طاقت اور
...خاک میں مل جائے۔ کیا جس شخص میں شرم وحیا کی ایک خاص ملکہ فضیلت پائی جائے
...اس صفت سے کام نہ لینا چاہیئے۔ بیشک یہ باتیں اگر دنیا میں آئیں تو بے محل واقع
...کے باعث ظلم میں داخل ہیں ٭
...عورتوں کے واسطے صرف انہیں کاموں کا کرنا واجب ہے جو انکی سرشت کے مطابق ہو اور
...واسطے انکے ذمے وہی کام ہونے چاہئیں جنکی برداشت ان سے ہو سکے۔ یہ نہیں کہ وہ بھی اُن
...کے واسطے اسائی جائیں جو مردوں کا فرض ہے۔ اگر مرد خواہ مخواہ انہیں اپنے ہی
...کاموں میں لگانا چاہیں تو وہ بیشک انصاف کو چھوڑ ظلم میں پاؤں رکھنے والے ہوں گے ٭
...اوپر کے بیان سے جہانتک میری سمجھ ہے میں یہ نتیجہ نکال سکتا ہوں کہ عورتوں کو یہ کہنا کہ وہ
...مردوں جیسے ہی کام کریں نازیبا ہی نہیں بلکہ ایک بڑا بھاری گناہ ہے ہاں اسمیں شبہ نہیں
...نکمی اور نچلی نہ بیٹھیں بلکہ اپنے وقت کو ایسے کاموں میں لگائیں جو انکی سرشت کے
...مطابق ہوں ٭
...یہ دیکھنا چاہیئے کہ انسان کے ان دونوں نوعوں کا آپس میں کیا تعلق ہے اور اس تعلق سے
...نتائج پیدا ہوتے ہیں ٭
...کے بیان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مرد عورت پر غالب ہے اور اسکے ساتھ ہی اسکی طرف ایک خاص
...میلان بھی رکھتا ہے کیونکہ دلآویز چیز کی طرف ہر کسی کو رغبت ہوتی ہے پس اس سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ
...مرد عورت کو اپنے قابو میں لانے کی خواہش رکھتا ہے اور اس امر کی تصدیق کے واسطے اس
...بات کا ظاہر کرنا کچھ بیجا نہوگا کہ مرد ہی کے دل کی تسلی کے واسطے عورت کی پیدائش ہوئی اور

وجہ یہ ہے کہ مرد اور عورت کی مثال ایسی ہے جیسے آگ اور روئی - بجلی اور خاص فلزات -
مقناطیس اور لوہا - کہ ان میں سے ایک چیز دوسری سے جھٹ متاثر ہوتی ہے یا ایک دوسرے
پر اثر ڈالنے کی صلاحیت موجود ہے ایسے ہی مرد اور عورت کے عام باہمی میل جول میں بہت کچھ
اس نفسانی خواہش کے پورا کرنے کی توجہ ہوتی ہے جو فطرت میں رکھی گئی ہے ٭
اسباب ہیں کہ ایک مرد کو نفسانی خواہش کے باقاعدہ پورا کرنے کے واسطے جس عورت سے تعلق ہو
اُس عورت کو کسی اور مرد کے ساتھ ویسا ہی تعلق پیدا کرنا یا اسکے برخلاف مرد کو کسی غیر عورت کے
ساتھ ویسا لگاؤ اختیار کرنا ایک مذموم اور ناپسندیدہ بات ہے شاید کسی کو بھی اعتراض
نہیں کیونکہ اس سے وہ نتائج قبیحہ پیدا ہوتے ہیں جس سے تمدن اور معاشرت کیواسطے سخت
مشکلیں پیش آتی ہیں اسلئے مرد اور عورت سے جن اسباب کے باعث ان مذموم اور قبیح نتیجوں
کا پیدا ہونا ممکن ہے وہ اسباب اس قابل ہیں کہ ہم انکی پوری پوری روک تھام کریں ٭
اگر مرد اور عورت کو ہر وقت بے روک ٹوک آپسمیں میل جول کا اتفاق ہو تو ظاہر ہے کہ
قدرتی طور پر انمیں اس ناموزوں ملاپ کا مادہ موجود ہے جس سے ہماری تمدن اور معاشرت
میں اشکال واقع ہوتے ہیں اور جب انکے روک تھام کا کوئی بندوبست نہوگا تو انکا وقوع
میں آنا ممکن نہیں بلکہ ایک سہل الوقوع بات ہے اور اسیواسطے یہ ضروری ہوا کہ ان دونوں کے
واسطے الگ الگ خاص قواعد معین ہوں جنکے پابند رہنے سے اس نامناسب حرکات کا
انسداد رہے ٭
مرد اور عورت کے میل جول میں کسی قسم کی رکاوٹ نہونے کے باعث اُس بدکاری کے کثرت
سے وقوع میں آنے کے واسطے ان تجارب کو پیش نظر رکھنا چاہئے جو آج تک واقع ہوچکے ہیں
عرب میں اسلام سے پہلے اس قسم کی رکاوٹیں بہت کم تھیں اور جو حالت اس وقت اس ملک
تھی وہ اس بات کی شاہد ہے کہ اس ملک میں جنگ وجدل کے اکثر معرکوں کا باعث یہی عورتوں
کی آزادی تھی - ہندوستان میں بھی بڑی بڑی نامی گرامی عورتوں کے باعث بہت بڑے
فساد ہوئے - سکنتلا - مرگنینا وغیرہ کے فسانے پڑھو اور بتاؤ کہ راجہ چندر جی کی صاحب
عصمت عورت پر راون کو دست درازی کرنیکی محرک سوروپ نکھا نہ تھی تو اور کون تھا

یورپ کی عورتوں کی آزادی کے باعث جسقدر بے اعتدالیاں اس ملک میں ہو رہی ہیں
ظاہر ہے واسطے ایک امریکن لیڈی کا مقولہ ہے کہ انگلینڈ کی عورتوں میں کوئی بھی ایسی نہیں
جسے دوسرے مرد کی حاجت برآری نکی ہو ۔ کیا ان خراب نتیجوں کے دیکھنے پر بھی کسی عاقل کو اس
بات کی خواہش ہوگی کہ یہ حالت ایسی قوم میں کہ جو اس سے متنفر ہے قائم کی جائے ہرگز نہیں
بلکہ مناسب تو یوں ہے کہ وہ لوگ جن میں ابھی فیشن یہ قبیح رسم رائج ہے اس بات کی طرف متوجہ
ہوں جہانتک ہو سکے اسکا انسداد کیا جائے ورنہ بجز اسکے اور کسی طرح اسکا بند ہونا ناممکن ہے
کہ عورتوں اور مردوں کو ایک دوسرے سے الگ رکھا جائے اور اس باعث سے کہ عورتوں پر
مردوں کو غلبہ ہے جیسے کہ عام مشاہدہ اور حکما کے اقوال سے ثابت ہے اور جسکی تصدیق
اس سے بھی ہوتی ہے کہ اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَاءِ یعنی مرد عورتوں پر غالب ہیں
بہتر صورت یہی ہے کہ عورتیں اپنی فضیلت شرم و حیا کو کام میں لائیں اور اپنی لطافت و
نزاکت ... اور مرعوب مرد ہونے کے باعث عام مردوں کی نظر سے بچی رہیں اور اسیواسطے
گھروں میں بیٹھکر ان امور کے سرانجام کرنیکی متکفل ہوں جنمیں انکو تکلیف بھی نہو اور
مردوں سے ہر وقت نہو سکتے ہوں مثلاً بال بچوں کی خبرگیری ۔ گھر کے اسباب کی محافظت ۔
کھانے پینے کے اسباب کے مہیا کرنے اور پکانے کی طرف توجہ وغیرہ +

اب ان لوگوں کو جو رسالت کے کام کی ضروریات اور اسکی بزرگی سے واقف ہیں سوچنا چاہئے
کہ اس شخص کا جو خدا کا رسول ہو عام کام یہی ہے کہ وہ تمام خلائق کے سامنے کھڑا ہو کر انکو
تلقین کرے اور ہر ایک بنی نوع انسان کو اپنے مالک کا پیغام سنائے اور اس کام کی عزت کبھی کسی
عورت کو خداوند تعالے کی طرف سے حاصل نہیں ہوئی تو اس سے صاف یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اس
قادر مطلق نے جو ہماری بھلائی برائی کو بخوبی جانتا ہمارے عقل و فکر کو بخوبی سمجھتا اور ہماری
ہر قسم کی لیاقتوں اور طاقتوں کو اچھی طرح سے پرکھتا ہے عورت کو اس قابل پیدا ہی نہیں کیا
کہ وہ اس امر خطیر کا سرانجام کر سکے یا بالفاظ دیگر خداوند تعالے نہیں چاہتا کہ عورت مردوں
کے سامنے جائے اور انکو تلقین کرے پس عورت کا رسالت کی شرافت سے محروم رہنا اس بات کو
واضح طور پر ظاہر کرتا ہے کہ عورت کے واسطے مردوں کی نظر سے بچے رہنا ہی اچھا ہے +

مرد اور عورت کے باہمی تعلق سے جو نتیجے پیدا ہوتے ہیں انمیں شاید سب سے بڑھکر وہ ہے جس سے انکی جوبیاہیک اور اُن سے پیدا ہوتا ہے - ہم دیکھتے ہیں کہ اس توالد و تناسل کے باب میں مرد اور عورت کے کیا فرائض ہیں اور اُن کے ذریعے ہم معلوم کرسکتے ہیں کہ انکی معاشرت میں انکو واسطے کونسی خصوصیات ہیں ؛

جن لوگوں کا خیال ہے کہ مرد اور عورت میں کوئی تفاوت نہیں ہے - نہیں جانتا کہ انمیں اس بات کے کہتے وقت اپنے پیدا ہونے کا خیال بھی نہیں گزرتا یا انکی نظر اپنی اولاد پر بھی نہیں پڑتی - کیا جو ماں باپ کے دو بیٹے ہیں یا جو ان کے لڑکے ہیں وہ الگ الگ اُن دونوں کے پیٹوں سے الگ الگ وقت پیدا ہوئے ہیں - کیا ایک بچہ ماں سے اور ایک لڑکا عورت سے پیدا ہوا تو دوسرا مرد کے پیٹ سے بھی نکلا ؛

جب یہ بات نہیں بلکہ ثابت ہے کہ وہ پیدا ہونا عورت کے پیٹ سے ہے تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ مرد اور عورت کے درمیان توالد و تناسل کے باب میں بہت بڑا نمایاں فرق ہے اور اسی فرق کے باعث عورت کے واسطے وہ اسباب ہیں جو اسکی جسمانی اور روحانی طاقتوں کی کمی کا ایک خاص باعث ہیں - عورت کے بارور ہونے کے دن سے اسدن تک کہ جب بچہ کھانا پینا اچھی طرح سیکھ جائے عورت کو جو غذا ملتی ہے وہ نہ صرف اسکے جسم کی پرورش کرتی ہے بلکہ اسکا بہت سا لطیف حصہ دوسرے کے پیٹ میں چلاجاتا ہے یعنی جو غذا اسکو ملتی ہے اسکا نصف سے زیادہ حصہ جو اس غذا کا عطر سمجھنا چاہئے اسکے خود اپنے کام نہیں آتا بلکہ بچہ کی خوراک بن جاتا ہے جس سے صاف عیاں ہے کہ اس غذا کے لطیف حصے کے حصول سے محروم رہنے کے باعث اسکی طاقتوں پر بہت کچھ اثر ہوتا ہے اور چونکہ یہ بات اسکی اپنی عمر میں نہ صرف ایک دفعہ ہوا کرتی ہے بلکہ ساری عمر یہی حالت اسکی دامنگیر ہے یہانتک کہ عورتوں میں سے وہی عورت زیادہ اچھی ہے جسکی اولاد زیادہ ہو اور وہی سب سے نامراد جسکی اولاد نہو تو اس سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ عورت کی تعریف ہی یہی ہے کہ وہ ہمیشہ بچوں کی پرورش میں لگی رہے ؛

ایک بچے کی پرورش کے واسطے عورت کو بچہ کی پیدائش سے پہلے اور پیچھے کم سے کم تین برس چاہئے اور اس عرصے میں اسکو بہت سی تکلیف اور محنت ومشقت اٹھانی پڑتی ہے اور اسوقت مرد کو اُس دن سے کہ

جسدن اسنے اپنی امانت بیوی کو سونپی کوئی محنت اور تکلیف سوا اسکے اٹھانی نہیں پڑتی کہ
وہ عورت کی خوراک وغیرہ سامان کا اپنے مقدور کے موافق کافی بندوبست رکھے اور جب عورت
اس حالت میں ہو تو اُس وقت عورت سے دنیا کے وہ کاروبار کرانے جو مرد کرتے ہیں ایک اعلے
درجہ کا ظلم سمجھا گیا ہے — اور اس حالت میں اسکو گھر سے باہر نکلنا خواہ بچے کو ساتھ اٹھا کر
پھرنا خواہ اسے گھر چھوڑ آئے دونو حالتوں میں ایک وبال ہے کیونکہ گھر میں اسکو بے حفاظت
چھوڑ آتی تو اس بچہ کو رنج و تکلیف پہنچنے کا احتمال ہے ساتھ اٹھایا تو اپنی جان پر وبال ہے
پس اس صورت میں کہ عورت کی گود میں بچہ ہو یہی سب سے اچھا اور مناسب کام ہے کہ وہ
گھر میں ہی بیٹھی رہے اور باہر نہ نکلے اور اس حالت میں کہ بچہ نہ ہو اور جہالت کا ہونا گویا عورت
کے واسطے ایک نامبارک زندگی ہے گو بظاہر باہر نکلنا کچھ برا معلوم نہ ہو مگر اسمیں بھی ایک
سخت نقصان ہے اور وہ یہ ہے کہ جب عورت کو باہر نکلنے کی عادت ہو جاویگی تو اُس حالت
میں بھی کہ جب اسکی گود میں بچہ ہو اسکی طبیعت عادت کے موافق باہر نکلنے کو للچائیگی اور اس حالت میں
نہ نکلے تو خود تکلیف اٹھائیگی اور نکلی تو بچے کے واسطے یا خود اسکے واسطے تکلیف کا باعث ہوگی جو
اسکے واسطے اس حالت میں بھی بہت مضر ہے اور اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اس غرض کے لئے کہ
بچے کی پرورش کے واسطے اسکو گھر میں بیٹھنا ضروری ہے ہمیشہ کے لئے یہی عادت ڈالنی مناسب
اور موزوں ہے کہ وہ گھر سے باہر قدم نہ نکالے اور وہیں اُن اختیارات کے ساتھ جو اُسے اپنی خاوند
کی طرف سے حاصل ہیں بفراغت گذارے +

ان بیانات سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ہادی علیہ السلام نے جو کچھ عورتوں کے پردے کیواسطے فرمایا ہے
وہ بجا اور ہماری بہتری کیواسطے عین سیدھی راہ ہے اور اسکو چھوڑنا گمراہی میں قدم رکھنا ہے +
مستورات کے باب میں بہتوں کی رائے یہ ہے کہ یہ اسی وقت تک ضروری ہے کہ جب تک مرد اور
عورت دونوں کو یا انمیں سے کسی ایک فریق کو تعلیم نہوئی ہو۔ میں کہتا ہوں کہ نری تعلیم سے بھی ان
خرابیوں کا رفع ہونا ایک امر ناممکن ہے کیونکہ تعلیم بے تادیب کبھی مکمل نہیں ہوتی۔ جبتک تعلیم کے
ساتھ پوری طرح کی تادیب نہوگی ہمارے بعض اصحاب کی مرضی کے مطابق عام نیک چلنی کا وجود ہونا
کوئی ممکن امر نظر نہیں آتا بلکہ باوجود تادیب بھی نفسانی خواہشوں کے ناجائز طور پر پورا ہونے کا

بجو ونکے وجود ہونا ایک وہمی بات ہے اور مرد و عورت کو باہمی اشتیاق کی آگ کے جلد بھڑک اٹھنے کی خاصیت کے لحاظ سے ان میں سے دو مختلف حیوانوں کے میل جول سے بہت کچھ ایسے خیال پیدا ہو سکتے ہیں جو انکی نیک معاشی ظاہر نہیں کر سکتے کیونکہ دنیا میں ایسے خوش اعتقاد بھی موجود ہیں جو نیک ناموں کو بھی بٹہ لگائے بغیر نہیں چھوڑتے +

بہ صورت اِن وہموں کے روکنے کیواسطے جو ایک عورت کو غیر مرد کے ساتھ بلا روک ٹوک ملنے کے باعث پیدا ہو سکتے ہیں اس سے زیادہ اور کوئی بات نہیں آتی کہ یا تو ہماری تسلی کرادی جائے کہ شیطان اور اسکے متعلقین سب اپنے ماوا اور ملجا کو سدھار گئے ہیں یا خدانخواستہ ساری دنیا سے غیرت کا نام ہی کھویا جائے اور یا نعوذ باللہ عیسائیوں کی طرح یہ خیال ہوجائے کہ حضرت عیسےٰؑ ہماری لئے کفارہ ہو چکے پس ہم مرد و عورت جو گناہ کریں اسکی سزا نہیں ہوگی شارع علیہ السلام نے بموجب حکم اس آیہ شریفہ کے کہ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا یعنی زنا کے پاس بھی نہ جاؤ تہمت کے موقع سے بچنے کے لئے جو تاکید فرمائی ہے اور جس کا بیان دینی کتب میں بتفصیل لکھا ہے جب اسپر غور کیا جاتا ہے تو خیال مستحکم دل میں بیٹھ جاتا ہے کہ کسی حالت میں ایسے مرد و عورت کا ملنا جلنا جنمیں کوئی جائز تعلق نہو بالکل ناموزوں ہے اور اسیواسطے بہتر ہے کہ عورت ستر و پردہ میں رہے اور اپنے تئیں غیر مردوں کے سامنے ظاہر نکرے +

سخت افسوس کا مقام ہے کہ ہم عیسائیوں کی باتوں کیطرف راغب ہوئے جاتے ہیں خواہ وہ بری ہی کیوں نہوں اور اپنی عمدہ اور اچھی باتوں سے منہ موڑ کر روز بروز تنزل کیطرف ترقی کرتے جاتے ہیں اور اسکی بڑی وجہ یہ ہے کہ نہ ہمیں اپنے مذہب سے واقفیت رہی اور نہ ہم نے کبھی اسکے حصول کیطرف توجہ کی ۔ نہ ہم نے خود اپنے آفتاب صداقت سے کچھ نورانیت حاصل کی اور نہ اپنی اولاد کو ۔ نہ اپنی عورات کو اس سے فیض اٹھانے دیا ۔ اور اسی نے ڈھنگی چال نے ہمیں اندھا کر دیا کہ ہم روز دیکھتے ہیں کہ ہمارے بال بچے یا تو عیسائی ہوئے جاتے ہیں یا انکے عقائد انکے دلوں میں جاگزیں ہوتے جاتے ہیں مگر ہم اسکی روک تھام کرنا تو درکنار کچھ پروا اور یہ بیانات سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ رسم پردہ جو اہل اسلام میں ہے وہ ایک ایسی عمدہ رسم ہے کہ بجز اسکے مردوں اور عورتوں کی ناجائز تعلقات کا انسداد ہو ہی نہیں سکتا اور اسیواسطے ہم مسلمانوں پر فرض ہے کہ اسکے برقرار رکھنے کے واسطے ساعی اور سرگرم رہیں اور کسی صورت میں اسکو اٹھ جانیکو گوارا نہ کریں +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

# انجمن حمایت اسلام لاہور

**وعظ** جمادی الثانی سے آج تک برابر ہر اتوار کو حسب دستور وعظ کے جلسے ہوتے رہے گرچہ ماہ رمضان میں روزے کے سبب مکان وعظ پر روزہ داروں کا پہنچنا ذرا مشکل بات تھی مگر پھر بھی برادران اسلام خوشی سے شریک جلسہ ہوتے رہے اور ایک دو جلسے تو خاصکر بڑی رونق کے تھے - ماہ شعبان میں مولوی عبد اللہ صاحب دہلوی بھی جنہوں نے ماہ شعبان سے شوال تک لاہور میں جابجا وعظ فرمایا انجمن کے دو جلسوں میں تشریف لائے اور وعظ فرمایا یہ دونو جلسے بھی بڑے بارونق تھے چونکہ دہلوی صاحب کا وعظ صرف متفق علیہ مسائل پر ہوتا تھا اور اسمیں کسی اسلامی فرقے کی توہین اور تشنیع کا نام تک بھی نہیں ہوتا تھا اسواسطے نہایت مؤثر اور عام پسند تھا - انجمن انکی کمال مشکور ہے - ماہ شوال کی پہلی تاریخ کو عید الفطر تھی اسلئے اس دن جلسہ وعظ منعقد نہیں ہوا +

**تربیت یتامٰے** ماہ نومبر کے رسالے اور نیز رپورٹ سالانہ میں یتیم بچوں کی پرورش کے انتظام کے متعلق کچھ لکھا گیا تھا اور اس جلسہ میں انجمن کے دو عضووں نے بھی برادران اسلام کے سامنے ظاہر کیا کہ اسوقت نہایت ضروری اور توجہ کے قابل یہ بات ہے کہ اپنی قوم کے لاوارث یتیم بچوں کو عیسائیوں کے ہاتھ سے چھڑانے کی کوشش کی جائے اور اس انجمن کے متعلق ایک یتیم خانہ کھولا جائے اور چونکہ مال زکوٰۃ کا ایک مصرف یتیم بھی ہیں اسواسطے اہل اسلام کو

پر واجب ہے کہ وہ مال زکوٰۃ سے کچھ حصہ اس مطلب کے واسطے نکالیں اور انجمن میں جمع کرائیں تاکہ کافی سرمایہ جمع ہو جانے پر یتیم خانہ کھولا جائے۔ انہیں ایام میں یہ تجویز بھی کی گئی کہ اس باب میں ایک مستقل مضمون چھاپ کر مشتہر کیا جائے چنانچہ اسلامی یتیم خانے قائم کرنے کی ضرورت کا مضمون لکھا گیا اور وہ بجاے رسالہ ماہ رجب مشتہر کیا گیا ؛

اہل اسلام علی العموم رجب اور شعبان کے دو مہینوں میں اپنا مال زکوٰۃ دیا کرتے ہیں اور اگرچہ ان مہینوں میں یہ مضمون بخوبی شائع نہیں ہو سکا اور ملک کے مختلف حصوں میں روانہ نہیں کیا جا سکا تو بھی جسقدر تحریک سابقہ رسالوں اور واعظوں اور بعض اخبارات کی بدولت ہوئی اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بہت سے مسلمان بھائیوں نے اس تجویز کو پسند کیا اور انہوں نے نہ صرف زبانی اتفاق ہی سے اس تجویز کی تائید کی بلکہ عملی طور پر بھی امداد میں شامل ہوئے اور دفتر الٰہی میں سابقین کی فہرست میں اپنا نام درج کرایا۔ ہم اس وقت مناسب سمجھتے ہیں کہ ان عالی ہمت اصحاب کے نام مع اس رقم کے جو انہوں نے اس کار خیر کے واسطے دی اس رسالے میں درج کریں تاکہ اور اہل نصاب برادران اسلام بھی اس اہم کام کی طرف توجہ فرماویں اور آئندہ کو قوم کی تعداد میں کمی نہ ہونے پائے ؛

فرد حساب آمد مد زکوٰۃ لغایت ۸- اگست ۱۹۰۶ء

| | | | |
|---|---|---|---|
| میاں بندہ خان صاحب عـه | میاں شاہ نواز خان صاحب عـه | منشی حبیب الحق صاحب عـه | منشی امیر الدین صاحب عـه |
| ڈاکٹر احمد شاہ صاحب بابت فروری عـه | مولوی محمد یسین صاحب عـه | ڈاکٹر احمد شاہ صاحب بابت مارچ عـه | میاں حبیب اللہ صاحب بابت منشی عـه |
| منشی اللہ بخش صاحب تحصیلدار ریاست کشمیر عـه | منشی سراج الدین صاحب رچھانگا مانگا عـه | منشی تاج الدین صاحب عـه | ڈاکٹر احمد شاہ صاحب بابت اپریل عـه |
| نامعلوم الاسم منشی صاحب عـه | عالیجناب سید عبد القادر صاحب گوجرانوالہ عـه | میاں شاہ نواز خان صاحب عـه | سید فتح علی شاہ صاحب عـه |
| | | | مرزا خدا بخش صاحب عـه |

| | | | |
|---|---|---|---|
| جناب انور رضا صاحب | سید فتح علی شاہ صاحب عہ | منشی عبدالحمید صاحب عمہ | ڈاکٹر احمد صاحب عمہ |
| از شاہ آباد ضلع جہلم عمہ | میاں بلند خان صاحب عہ | میاں محمد حسین صاحب از موضع مڑنگہ عمہ | بذریعہ کلارک ... عمہ |

اڈیٹر صاحب پنجابی اخبار نے جس اخلاص اور گرمجوشی کے ساتھ اس تجویز کی تائید کر کے ملک کے برادران اسلام کو توجہ دلانے کے واسطے باربار مضامین اپنے اخبار میں شائع کئے وہ اس قابل ہیں کہ انجمن کی طرف سے ان کا شکریہ تہ دل سے ادا کیا جاوے۔ جزاہ اللہ خیرا۔ چونکہ یہ کام اسلام کی ترقی اور قومی ہمدردی کی بناپر تجویز کیا گیا ہے اس واسطے انجمن یقین کرتی ہے کہ ہمارے اخباروں کے باقی حضرات اڈیٹران بھی بلحاظ اخوت اسلامی جو تمام رشتوں اور علاقوں سے مضبوط ہے اور بلحاظ ہمدردی قومی قلم اٹھا کر اپنے موثر مضامین سے ملک کے اسلامی بھائیوں کو جگا کر اس ضروری معاملے کی طرف متوجہ کرینگے اور یقین کیا جاتا ہے کہ اب اڈیٹر صاحب پنجابی اخبار مندرجہ بالا رقوم سے کامیابی کی امید دیکھکر اس معاملے میں اور بھی زور قلم دکھائینگے +

تالیف کتب | ایسی کتابیں جن سے دینی اور دنیوی تعلیم ملی جلی مل سکے مل نہیں سکتی تھیں اس واسطے انجمن نے اپنے زنانہ مدارس کے واسطے نئی کتابوں کا تیار کرنا مناسب سمجھا۔ چنانچہ پچھلے سال میں اردو کی پہلی کتاب لڑکیوں کے واسطے تیار کی گئی اور اسکی سات سو جلدیں چھپوائی گئیں جسکی قیمت ار ۲ پائی فی جلد رکھی گئی۔ شکر خدا کہ برادران اسلام نے اسکی قدردانی کی اور وہ کتاب ساری کی ساری بک گئی۔ اور بمبئی۔ لکھنؤ۔ حیدرآباد دکن۔ منڈلے ملک برہما تک اسکی جلدیں گئیں۔ اور اس وجہ سے کہ بہت سے اصحاب نے انجمن میں یہ تحریک کی کہ اس کتاب کو صرف لڑکیوں کے واسطے مخصوص نہ رکھنا چاہیئے یہ تجویز ہوئی۔ کہ جو بیان خاص

لڑکیوں کے واسطے ہیں۔ انکی جگہ لڑکوں کے واسطے اور مضمون درج کیا جائے اور
اس کتاب سے دو کتابیں بنائی جائیں جنمیں سے ایک لڑکیوں کے واسطے اور دوسری لڑکوں
کے واسطے مخصوص ہوجائے چنانچہ اب کتاب مذکور اسی تجویز کے موافق چھپ رہی ہے اور اُس
میں جو سوال و جواب نئے ہیں انکو اب نظم کر دیا گیا ہے۔ اُردو کا قاعدہ جو لڑکوں
اور لڑکیوں دونوں کے واسطے ہے تالیف ہوچکا ہے امید کیجاتی ہے کہ وہ بھی بہت جلد چھپ
جاویگا اور اسکی قیمت فی جلد ۲ پائی ہوگی انگریزی کا قاعدہ اور اردو کی دوسری کتاب بھی تیار ہورہی

[illegible] اس علیم و حکیم نے اپنی حکمت کاملہ سے دنیا میں ہر ایک کام کا انجام اسباب سے
متعلق کر دیا ہے اسیواسطے جو شخص جس کام کو شروع کرتا ہے اسمیں کامیابی حاصل کرنے
کے واسطے مختلف اسباب و ذرائع کی تلاش کے درپے ہوتا ہے جوں جوں اسکو موافق اسباب
دستیاب ہوتے جاتے ہیں اسکی ہمت میں قوت ۔ دل میں جوش ۔ ارادے میں استقلال
بڑھتا جاتا ہے اور دل میں ایک عجیب قسم کی امنگ پیدا ہوتی جاتی ہے یہانتک کہ اگر یہ ساری
باتیں اسکے ساتھ ہمراہ رہیں تو ایک نہ ایک دن وہ شخص انشاء اللہ اپنی مراد کا
مبارک چہرہ ضرور دیکھ لیتا ہے۔ اس سال میں اس انجمن کے غریب پرور دل کے غنی ۔ درجے
میں کم مگر ہمت اور ارادے کے مستقل ۔ بے رغبت مگر قومی ہمدردی کے کاموں میں عزم
بالجزم کرنے کا سبب ہی کے واسطے اپنے مالک پر متوکل ممبروں اور معاونوں کی ہمتوں کو بڑھانے
والے اسباب نہیں ہے ایک تسلی دینے والی ۔ استقلال کو قیام بخشنے والی بیرونی خط و کتابت
ہے جسمیں سے بخوف طوالت صرف چند تحریروں کی نقل برادران اسلام کے ملاحظے کے واسطے
درج رسالہ کیجاتی ہے ۔ اور اپنے حقیقی کارساز سے دعا کی جاتی ہے کہ وہ کریم و رحیم جمیع
برادران اسلام کو اپنی رضا کی سیدھی راہ پر چلنے کی توفیق دے اور قومی ہمدردی کا

مبارک جدوجہد کے دلوں میں پیدا کرے آمین یا رب العالمین

انجمن اسلامیہ پشاور کے سکرٹری صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ انجمن آپ کی بڑی شکر گذار ہے اور نیز اس جدید پسندیدہ تصنیف سے مشکور۔ جو کام کہ انجمن حمایت اسلام لاہور نے شروع کیا ہے وہ بڑی ذمہ داری کا کام ہے اور اسلام کے بچاؤ و ترقی کے یہ ہی وسائل ہیں اور امید ہے کہ بشرط اعانت اہالیان اسلام انجمن اسلامیہ پشاور بھی بسنت زنانہ مدارس کے پیروی کرے گی۔

سید شاہ ابراہیم صاحب متخلص بہ نغز حیدرآباد دکن سے حوالہ قلم فرماتے ہیں مولانا السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپ کا ایک دلسوز و ہمدرد رسالہ موسوم رسالہ انجمن حمایت اسلام میرے پاس پہنچا جس کے حرف حرف سے بوئے دلسوزی پیدا ہے ای سبحان اللہ تا مرد سخن نگفتہ باشد۔ آج دنیا میں کیسے لیسے لوگ موجود ہیں امر واقعی مسلمانوں کے اختلاف کی حالتوں پر نظر کرنے سے جو ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو رہے ہیں ایک یاس پیدا ہوتا ہے خدا تعالے ہی ان کی حالت پر رحم کرے ورنہ خیریت ہے۔ ہماری شادی غمی کی رسوم کو دیکھئے کہ ایک بھی اسلامی رسم ادا نہیں ہوتی نہ ہم ایسے مسلمان نہ پکڑ مغفرت پھر خدا اور رسول ہماری لوٹے اعمال پر خوش ہونگے مختصر یہ کہ وہابی خارجی عرشی فرشی کے فروعات سے درگذر کر کے مسلمان اپنی اصلاح حالت اور اپنے افلاس کے دور کرنے کی فکر کریں تو البتہ مناسب ہوگا۔ اور یہ نام کے مولوی جو اپنی نام و نمود پر مرتے ہیں اور چندہ تحصیل رہے ہیں یہ سب انھیں پڑھے لکھے جاہلوں کا فساد ہے کوئی فکر کیجے کہ مسلمانوں میں پھر علم پیدا ہو خواہ دینی یا دنیوی اور عام لوگ ان کے دھوکوں میں نہ آویں جب تک سب کے سب قال اللہ و قال الرسول کے پابند ہونگے کبھی آسمانی برکات

شامل حال ہوگی۔ غرض آپکی تحریر نہایت دلسوزی اور واقعات صحیحہ سے مملو ہے +

انجمن اسلامیہ اجمیر کے وائس پریزیڈنٹ صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

جناب من۔ پرچے اور اشتہار مرسلہ پہنچے۔ آپ کی اسلامی یتیم خانے قائم کرنے کی تجویز کو یہ انجمن جہانتک اس سے ہوسکیگا عام لوگوں میں پھیلانے کی کوشش کرے گی۔ حمایت اسلام یعنی جو آپ لوگوں کے مقاصد ہیں خداوند کریم سے دعا ہے کہ انہیں کامیابی عطا فرماوے۔ جو کام کہ اٹھایا گیا ہے بہت ہی عمدہ ہے جہانتک ہوسکیگا انجمن اسلامیہ اجمیر جو کلکتہ کے انجمن کی ایک شاخ ہے آپ کے مقاصد میں آپ کو مدد دیگی +

منشی ولی محمد صاحب حصار سے لکھتے ہیں۔ السلام علیکم۔ بھائی صاحب آپنے جو رسالہ انجمن حمایت اسلام انجمن اسلامیہ حصار میں براہ مہربانی بھیجے تھے میں انکو دیکھکر بخدا بہت خوش ہوا۔ اللہ جل شانہ ایسے باہمت کو دنیا میں دیر تک قائم رکھے۔ اور دنیا و دین میں مرتبہ عالی بخشے۔ اور اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ فی زمانہ ایسے باہمت آدمی اس دنیا کے پردے پہ کم ہیں اور جل شانہ سے ہر وقت دعا ہے کہ اپنے فضل و کرم سے سب مسلمانوں کو یہ ہدایت عطا فرماوے کہ نفاق کو چھوڑکر اتفاق کی طرف رجوع کریں آمین ثم آمین۔ اب میری یہ درخواست ہے کہ براہ نوازش ہماری رسالہ اس عاجز کے پاس روانہ فرمایا کریں کہ اس رسالہ کو دیکھکر میرے بدن میں خون بڑھ جاتا ہے +

مولوی محمد عبد الغفور خانصاحب پٹیالہ سے یوں رقم طراز ہیں۔ چونکہ آپکی نامور انجمن نے روز افزوں ترقی سے اس امر کو ثابت کر دیا ہے کہ انسانی ہمدردی اس چیز کا نام ہے خصوصاً مستورات کی بہبودی کو نہایت عمدگی سے مدنظر رکھا ہے

اسواسطے میں امید کرتا ہوں کہ آپ اُن کتابوں کی فہرست جو مستورات کی درستی اخلاق
اور انکی معاشرت کے امور کے واسطے تجویز ہوں مرحمت فرماویں +

جناب مولوی عبد العلی صاحب قادری سیونسپل کمشنر امرتسر کے گرامی نامہ کی نقل
یہ ہے ۔ از خادم المسلمین عبد العلی امرت سری ۔ السلام علیکم وقلبی لدیکم ۔ مزاج شریف
آپکی انجمن حمایت اسلام بارک اللہ فیہا کے دو رسالے مع دو قطعہ اشتہار کے اس خادم المسلمین
کے پاس پہنچے میں نہایت ممنون ہوا جزاکم اللہ خیراً ۔ کارروائی انجمن سے حتی الامکان
اہل اسلام کو مطلع کیا گیا خصوصاً اپنی انجمن اصلاحی میں جو چند روز سے امرتسر میں قائم
ہوئی ہے بحیثیت صدر انجمن ہونے کے پڑھوائے گئے الحمد للہ کہ انجمن اصلاحی اور
انجمن حمایت اسلام دونو کی علت غائیہ ایک ہے آپ سے مع دیگر شہر کاوارکان انجمن
حمایت اسلام امیدوار ہوں کہ انجمن اصلاحی کی کامیابی کے بارے میں دست بدعا ہوں اور آمین +

جناب مولوی سجاد مرزا صاحب بی اے اسسٹنٹ ماسٹر مدرسۃ المسلمین امرتسر تحریر
کرتے ہیں ۔ جناب من مجکو ایک رسالہ پہلے بذریعہ جناب مولوی غلام نبی صاحب اور
دو رسالے کل بذریعہ ڈاک پہنچے کمترین بہت شکر گذار ہے ۔ کل جو رسالہ آپکی انجمن
حمایت اسلام کا پہنچا میں نے مختصر تاریخ مذہب عیسوی و اکرام دین محمدی پڑھی فی الحقیقت
بہت عمدہ طرز پر لکھی گئی ہے اور آپ کی انجمن کے مقاصد پڑھکر مجھے بہت خوشی ہوئی
کیونکہ اگر اوسیطرح پر ارادہ ہیں تو ہم سب مسلمانوں کو ایسی سرگرمی اور توفیق ہمدردی
عنایت فرماوے جیسی کہ آپ کی کوشش ظاہر کرتی ہے اور اگر ہم مسلمان بھائی یکدل
ہوکر اپنے لاوارث بچوں کی پرورش و تعلیم اور اپنی لڑکیوں کی تعلیم و تربیت میں بدل
و جان مصروف ہو جاویں تو یقین ہے کہ انشاء اللہ تعالے بہت جلد ہمارے دین کو بھی ترقی ہو

اور جہالت کو قوم کو بھی - پھر نہ کوئی یتیم بچہ عیسائی ہو اور نہ گدائی کرے - اور نہ جاہل کیا ہزاروں خاندانوں پر بربادی لاویں - میری دعا ہے کہ قاضی الحاجات ہم سب مسلمان

بھائیوں کو ہمدردی قوم و حمایت دین اسلام عنایت فرماوے - رب العالمین آپ کی

ان کوششوں کو اور شہروں کے مسلمانوں کے واسطے نمونہ بناوے +

سکرٹری انجمن اسلامیہ پٹیالہ تحریر فرماتے ہیں - مجھ کو انجمن ہذا نے اس امر کی ہدایت کی ہے کہ میں بذریعہ تحریر آپ صاحبوں کو آپکی کامیابی اور سالانہ جلسے کی مبارکباد عرض کروں اور نیز انجمن اس امر کی بھی خواستگار ہے کہ سالانہ رپورٹ کی ایک کاپی انجمن

ہذا کو مرحمت کی جاوے +

ایک اور صاحب لکھتے ہیں کہ رسالہ نمبر ۲ و ۳ و ۵ بندے کے پاس پہنچے اور باعث فخر ہوئے میرے خیال میں بھی ایک نہایت ضروری کام بلکہ فرض عین ہے جو انجمن نے اپنے

ذمہ لیا ہے خدا تعالے انجمن کی سعی میں برکت دیوے اور کامیاب کرے +

جناب شیخ بدرالدین صاحب انجمن اسلامیہ احمد آباد گجرات سے تحریر فرماتے ہیں -

الحمد للہ والمنت کہ حضور کی کارروائی جمیعت اسلامی میں نہایت ترقی پذیر ہونے سے اس دل پژمردہ کو شرف اسلام ہی کی بہبودی سے مسرور و مبتہج کر دیا اور اس عمدگی سے زنانہ مدرسے قائم ہو جانے سے ننھی ننھی لڑکیاں اپنی دینی کاموں سے آگاہی اور معاشرت کے کاموں میں استفادہ حاصل کریں اہل اسلام کو نیک ثمرہ حاصل ہونے کا ایک حصہ مل گیا اللہ جل شانہ آپکو اپنے ارادوں میں پوری ترقی عطا فرماوے

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد +

آپکے ایک رسالے میں بچوں کے لئے ضروری مسائل مذہبی اور دستکاری وغیرہ وغیرہ کے

لئے آپنے طیار کی ہونگی اور اپنے مدرسوں میں رواج کردیا ہوگا ہم امید رکھتے ہیں کہ ان
کتابوں کو انجمن ہذا بھی رواج دے لہذا بطور نمونہ ایک ایک نسخہ کتاب ارسال فرماویں
رسالہ نمبر اجو ہنوز نہیں آیا اسکے دیکھنے کا نہایت شوق ہے کیونکہ فی زمانہ تو ایسا ہوگیا ہے
کہ مسلمانی در کتاب و مسلماناں در گور کا معاملہ ہے جبکہ آپ نے ایسا عمدہ حوصلہ دیا کہ جسکا
اثر تمام اسلامی آدمیوں میں پھیل گیا جزاک اللہ فی الدارین خیرا جبا بعالے۔ ابھی تک
اہل اسلام میں تمدنیت طبع اور بکم دلی۔ نا اتفاقی۔ حسد۔ بغض ایسا لاحق ہوگیا ہے
کہ تو بہ ہی بھلی۔ باعث یہی ہے کہ علم دینی و دنیوی مفقود اور بچوں کی نازک طبیعتیں
لہو و لعب کی طرف راغب۔ ماں باپ کی بے پروائی۔ افلاس کا زور۔ بدمعاشی کا
شور۔ اور پھر اس پر طرہ یہ کہ اگر تہذیب دیجاوے تو محض انگریزی ظاہر یہ کہ
سلطنت سے فائدہ ملے۔ مذہب عیسائی کا ایک طرف کا رخانہ۔ جبکہ ان بچوں کی نازک
طبیعتیں ان احوالات کی طرف رغبت ہو جانے سے مؤثر ہو جاتی ہیں تو پھر دین کس کا
اور اسلام کس چیز کا نام۔ یہ تمام خامہ فرسائی کرکے حضور کی سمع خراشی کرنے کا ماحصل
یہی ہے کہ انجمنوں کو اول ہی اول یہی فرض کرلینا چاہئے کہ ہمارے سچے دین سے بچوں
کو اچھی طرح سے واقف کردینا۔ بعد کوئی بھی فن اگر علم سکھا یا جاوے تو بہتر لہذا آپکو
تکلیف دی گئی سو معاف فرما دیں۔ حمایت اسلامی اور ہمدردی برادران دینی کے لئے جو جو
اول سے آج تک آپنے اپنے عمدہ خیالات فرماکر کتابیں اور رسالے وغیرہ تیار کئے ہوں
سو آپ مہربانی فرماکر ضرور عنایت فرما دیں اور انجمن کو ممنون رکھیں و السلام بالاکرام +
سکرٹری صاحب انجمن اسلامیہ احمد آباد گجرات کے والا نامہ کی نقل یہ ہے۔ دریں ولا
بفضل خدا و بحرمت رسول مجتبےٰ ہر اطراف بلاد سے اسلامی انجمنیں قائم ہونے کی خبریں آتی

جاتی ہیں اور یہ وسیلے حمایت اسلام اور بہبودی نام کے مناسب خیال کئے جاتے ہیں کہ جیسے با
سے اسلامی جوش تحصیل علوم و فنون کیطرف راغب ہے جہاں دیکھو چرچا علم و فن کا خواہ
معادی خواہ معاشی ہو رو بترقی ہے آپکی انجمن حمایت اسلام کے مقاصد خصوصاً تعلیم نسوان
اور یتیم خانوں کے لئے جو کچھ کہ مافی الضمیر آپ کے ہیں انکے لئے ہم عاصیوں کی التجا جناب باری
عز اسمہ میں جاری ہے کہ وہ مستجاب الدعوات اپنے فضل و کرم سے پورے کر دے بحق سید المرسلین
آمین ثم آمین۔ آپنے چند اطلاعنامے۔ اشتہار۔ پہلا رسالہ اور پہلی درسی کتاب انجمن اسلامیہ
احمد آباد کے لئے بھیجے انکے لئے اس انجمن نے آپ کا احسان مانا اور تہ دل سے آپ کا اور انجمن
کا اور معاونان انجمن کا شکریہ ادا کیا۔ مندرج کو ایک اور نازیانہ ہوا۔ آپ کا حکمی کارڈ
آگیا۔ خاکسار ممنون ہوا۔ اس انجمن کے سرپرست کو اظہار مطالبات کرکے آپکی حمایت
اسلام انجمن ہور اور تعلیم نسوان اور پھر یتیم بچوں پر پڑتے دکھ کی شکایتیں بیان کیں
اور آمادہ کئے کہ ضرور احمد آباد میں بھی یتیم خانہ بنانے کی تجویز کرنے کا شوق دلایا جائے
جلسے میں حضرات سامعین یعنی اراکین وغیرہم نے آپکی تجاویز و تدابیر کا بہت ہی شکریہ
ادا کیا اور یہ اشارہ اُن حضرات کے دلوں میں مؤثر ہو گیا۔ ہمارے کرمفرما نائب صدر انجمن
ہذا جناب فضیلت مآب سید عبد القادر عرف بابا میاں صاحب کہ جنکی حسن نیت سے یہ انجمن
قائم ہوئی اور امورات اسلامی میں بذات خود ساعی ہیں اور ریاست اسلامیہ جوناگڈھ
کے نواب فلک رکاب کے پیر و مرشد بھی ہیں اور اُس ریاست میں جو اعزاز و تکریم جناب ممدوح
کے لئے ہے دوسرے کو کب نصیب۔ پس فراہمی چندہ انہی کی ذات کا فیض ہے جنا بخیہ ریاست
مسبوق الذکر مدار المہام وزیر باتدبیر جناب شیخ محمد بہاؤالدین صاحب بہادر کہ انجمن
کے مربی و صدر اعظم ہیں ان عالی ہمت نے بکشادہ پیشانی معتد بہ رقم بطور بخشش عنایت فر

اور پھر چند ریاستوں سے بھی امداد ملی اور ابھی تک کوشش جاری ہے - کچھ احوال اس کا
رسالہ آفتاب گجرات نمبر ا و ۲ میں مفصل انگاری سے درج کیا گیا ہے یعنی یہ تمام فیض جناب
ممدوح کا ہے کہ اب کچھ چرچا علم و ہنر کا اہل اسلام میں ہو رہا ہے جناب ممدوح کو آپکے تراجم
بیانات سے واقف کیا آپکی طرف آج بیس روپے کا منی آرڈر روانہ کیا ہے اسکی رسید بندہ
کی طرف روانہ فرماویں رقم مرسولہ کی تفصیل بدیں موجب ہے جناب سید بابا میاں صاحب
کی طرف سے مبلغ پندرہ روپے (زبدۃ البیان لاہور عہ - چندہ تعلیم نسوان - عہ - چندہ
ممبری انجمن حمایت اسلام بحساب مقرر فی ماہ عہ - سالانہ پیشگی برائے سال آئندہ سے
بابت کتب انجمن اسلامیہ احمد آباد کی طرف سے کتابوں کی لین دین کی مد میں جمع رکھیں -
پانچ روپے یہ روپیہ کتب کی مد میں جمع رہے اور اسمیں سے فی الحال ۲۵ جلد اردو کی
پہلی جو چھپ گئی ہے اس انجمن کے مدرسے کے بچوں کے لئے آپ ضرور روانہ فرماویں +
جو طلبا عمدے اور اشتہارات کے تقسیم کر دئے گئے اگر کچھ اور بھی روانہ فرماویں گے
تو مشتہر کرنے میں کوتاہی نہ ہوگی + انجمن اسلامیہ احمد آباد گجرات کے مقاصد اغراض انجمن
حمایت اسلام لاہور سے سب طرح ملے جلتے ہیں جیسا ایک دوسرے کے ساتھ ہمکو امید ہے کہ
رفاہ عام و ترقی اہل اسلام کے کارروائی کے باب میں جو جو کارروائی کی جاوے اس انجمن کو
ضرور یاد رکھینگے +

جناب عالی - اس چالیس پچاس برس کے عرصے میں غیر زبان نے کیا کیا ترقی کی اور اپنے
آبائی علم و ہنر کے فوائد کا ستیاناس کر دیا - حضرت من ہمارے عہد شباب یعنی بچپن میں
یہی شہر احمد آباد علم و ہنر کا مخزن تھا کہ جسکے ذرّوں کی چمک اطراف میں چمک رہی تھی وہ
علما و فضلا و صناع وغیرہم اپنے اپنے علم و ہنر و فن ساتھ لیکر مر گئے اور پسماندوں کی تقدیر میں

جہالت وادبار اور بیعلمی و ناتجربہ کاری کے بہم و نقش دھرگئے دنیا تو گئی مگر دین پر بھی
آ بنی ہے۔ دین کا قائم رہنا علم و علما پر ہے۔ علم مفقود و علما معدوم و نابود۔ پھر تو
سے خدا را نہ دانست و طاعت نکرد اللہ حافظ۔ ہماری ملکہ معظمہ قیصر ہند خلد اللہ ملکہا
نے باوجودیکہ بہت کچھ آزادی دی ہے مگر مسلمان ضدیت طبع اور نا اتفاقی وحسد وبغض
کی غفلت میں تا الآن پڑے ہیں خیالات مذمومہ کو دور نہیں کرتے اور تحصیل علم نہیں
کرتے اور اگر کرتے ہیں تو نوکری کی امید ہے۔ اور وہ بھی بہت کم۔ غیر ملک کی مصنوعی
چیزیں جو ناپائدار ہیں انکے عادی ہو گئے ہیں اور اپنے بزرگوں کے لباس اور ملبوسات
سے سفید پوش تھے تو اب لوگ کوٹ پتلون اور کلاہ پوش بن گئے شاید ٹوپی کوٹ
پتلون پہننے میں بڑی لیاقت سمجھتے ہیں۔ بھیس بدلنا آدمیت سے دور بلکہ کوسوں
دور ہے آدمی کو لازم ہے کہ اپنے بزرگوں کا لباس اور طریقہ نہ چھوڑے پھر کوئی زبان
سیکھے۔ یہاں کے لوگوں کے ایسے طریقے تعجب انگیز ہیں۔ ایسے بیجا مصارف کا انسداد ہو
تو کتنا بہتر۔ کیونکہ یہ ملک تو وہی زرخیز ہے سلامت روی سے افلاس دور ہو جاتا ہے
اگر اتفاق ہو والا فلا +

مولوی فتح محمد صاحب نائب منتظم مدرسہ رفاہ المسلمین لکھنؤ یوں رقم طراز ہیں
مجلس تعلیم مدرسہ رفاہ المسلمین کیطرف سے اراکین انجمن حمایت اسلام لاہور کی خدمت میں
بعد سلام مسنون کے واضح ہو۔ بذریعہ روزانہ اخبار لکھنؤ آپ کے رسائل اور
کارروائی ہمنے دیکھی۔ اور باتفاق زبانوں سے نکلا جزاکم اللہ فی الدارین خیرا چونکہ
مجلس ہذا کی غرض یہی تھی کہ جہانتک ہو سکے مسلمانوں کو عموماً ایسی تعلیم دیجائے جو انکو
۔۔۔ فوائد ۔۔۔ کا فراہ معاش کے ضرورتوں کی معین ہو اسکے ساتھ ہی انکو عمل بھی موافق

علم کے صحت کرائے جا میں انکی اخلاق و عادات تہذیبی تاثیرات اور علمی جذبات کو صحیح
پائیں ہفتم جمادی الاولے ۱۲۹۵ہجری المقدس کو مدرسہ رفاہ المسلمین جاری کیا گیا
جو باوجود کم ہمتی اور افلاس اہل اسلام کے ایک متوسط رونق اور کامیابی سے مسلمانوں کی
خدمت پہنچا رہا ہے۔ اسکی دلی تمنا ہے کہ سب مسلمان باوجود اختلاف السنہ و بعد
الامکنہ یکدل و یکزبان رہیں تفرقہ اور دوری کا نام باقی نرہے لہذا درخواست کی جاتی
ہے کہ انجمن[1] اور ارکین مجلس ہذا کو مجموعاً ایک رکن اپنا قرار دے اور اسی طرح وہ انجمن
بحالت مجموعی ایک رکن مجلس ہذا کی سمجھی جائے اور بعد تقرر جانبین سے وہی برتاؤ رہے
جیسا کہ کسی لائق رکن کے ساتھ اسکی غیبت کی حالت میں لازم ہے۔ مجلس ہذا بہت
خوشی سے انکو جملہ امور انتظامیہ میں شیر و شریک خیال کرتی ہے وہ چاہتی ہے کہ دستور العمل
دونو مجلسوں کا ایک ہو جائیں اور سوائے بعض قواعد مختص المقام و بحسب ضرورت دونو
سے ایک دستور العمل منتخب کیا جائے جسپر یہاں اور وہاں برابر عمل جاری رہے۔
جن کتب کی تصنیف کرانے کا آپنے وعدہ کیا ہے اگر انمیں سے کوئی تیار ہو تو مجلس ہذا کو بھی
اسکا نہایت ہی مشتاق و منتظر فرمائیے ❖

ریاست پٹیالہ سے مولوی محمد عبد الغفور صاحب تحریر کرتے ہیں۔ آپکا پوسٹ پیکٹ میرے پاس
پہنچا میں ان کاغذات کی اشاعت میں حتی الوسع کوشش کرونگا میں آپکی انجمن کی نمایاں
کارروائیوں سے نہایت محظوظ ہوا دعا ہے کہ خداوند اسکو ترقی دیوے۔ اردو کی پہلی
کتاب کی چار جلدیں بھیجدونگا میں عنقریب انشاء اللہ تعالے آپ کے اُس فنڈ میں کہ جس سے
تعلیم مستورات کی کتب طبع ہوتی ہیں کچھ بطور چندہ ارسال کرونگا امید ہے کہ انجمن عزت قبولیت بخشیگی ❖

---

[1] اس انجمن نے بشکریہ تمام ان سب امور کو قبول کرے ❖

مرزا امام علی صاحب کوہ الموڑہ سے تحریر فرماتے ہیں - قبل ازیں حسب درخواست بند
چند پرچے رسالہ انجمن حمایت اسلام کے مرحمت ہوئے تھے انکی رسید مسرور ہو کر دست بد
ہوں کہ خداوند کریم بطفیل اپنے حبیب پاک صلعم کے اس انجمن کی مدد فرما کر برادران اہل اسلا
کو فائدہ بخشتا رہے - آمین چونکہ بندہ آجتک سفر میں تھا اور اب مکان پر آیا ہے
روانگی جواب میں تاخیر ہوئی اب یہاں کا کچھ مختصر حال عرض کرتا ہوں - جناب من ا
ضلع میں یہاں کے قدیم باشندے اہل ہنود ہیں اور وہی اہل دول ہیں برادران ا
اسلام بہت غریب وغیر وطن ہیں کئی مشن سکول یہاں ہیں انگریزی اور ناگری کی خو
چرچا ہے عربی و فارسی کا کسیکو شوق نہیں مسلمان اکثر انگریزوں کی چھوٹی چھو
نوکری اور خدمت گاری و دکانداری سے اوقات بسر کرتے ہیں علم کے چنداں شائق نہیں شکر
کہ عرصہ تین برس سے الموڑہ میں بذریعہ چندہ ایک مدرسہ عربی و فارسی کا کھولا گیا
لیکن اسمیں کوئی خوبی پیدا نہیں کہ لوگوں کو شوق نہیں بندہ اس مدرسے میں مہتم
عرض ہے کہ ایک پرچہ بنظر ثواب بنام مدرسہ الموڑہ مرحمت ہوتا رہے فائدے سے خالی نہ
اور یہ بھی التماس ہے کہ گاہ بگاہ اس مدرسے کی بہتری کے بارے میں کہ طرز تعلیم کس طر
پر قائم ہو اور کیا کیا خواندگی مقرر ہو جس سے کہ طلبا کو فائدہ پہنچے اور طرز امتحان
کیا کیا جاوے اپنی رائے والا سے مدد فرماویں اور نیز آیندہ کو وقتاً فوقتاً مناسب تج
فرماتے رہیں تو عنایت سے بعید نہ ہوگا +

منشی محمد الدین صاحب وکیل جہلم لکھتے ہیں کہ یتیم خانے کی تجویز اگر چل پڑی
مطلع فرماویں کہ انشاء اللہ العزیز تا بمقدور امداد سے دریغ نہ ہوگا خدا کرے کو
صورت اجراے یتیم خانہ کی نکل آوے اردو کی پہلی کتاب میرے نام بھیجدیں قیمت ار

مولوی محمد اشرف علی صاحب کپورتھلہ سے تحریر کرتے ہیں - اما بعد حقیر خلائق
اشرف علی اصلح اللہ حالہ وخفف اثقالہ بعالی خدمت والا درجت اہالی انجمن حمایت
اسلام لاہور و ... تم اللہ علے نصرت الاسلام وحمایت الحق الذی جاء بہ خیر الانام علیہ

آج میں نے آپ کا ماہواری رسالہ دیکھا - دیکھتے ہی دل سے دعا نکلی اللھم انصر من نصر دین محمد صلعم و اجعلنا منہم - اللھم اخذل من خذل دین محمد صلعم و لاتجعلنا منہم آمین ثم آمین اللہ تعالے آپکی ہمت میں برکت دے - خوب ہی سوچی بلکہ الہام ہوا - حمایت اسلام اور نصرت دین میں اس سے بڑھکے اور کوئی صورت نظر نہیں آتی - حمد اور شکر کا مقام ہے کہ اس زمانۂ جہالت میں آپکو اللہ تعالے کی جانب سے حمایت اسلام کی عقل عطا ہوئی اور تائید دین متین پر کمربستہ ہوگئے - میں دعا مانگتا ہوں کہ اللہ تعالے انجمن حمایت اسلام کا عکس ہر ایک مسلمان کے دل پر ڈالے اور انکے دلوں سے زنگ غفلت اور فساد کا دور کرے - آمین +

ایک صاحب رنگون سے دوسرے منڈلے ملک برہما سے اور ایک صاحب مدرسۃ العلوم مسلمانان علی گڈھ سے اردو کی پہلی کتاب مؤلفہ انجمن طلب کرتے ہیں +

**تعلیم** رسالہ جمادی الثانی میں مدرسہ زنانہ نمبر ۹ کے اجرا کا ذکر کیا گیا تھا اسکے بعد انسپکٹر مدارس اور سپرنٹنڈنٹ مدارس نے ان مدرسوں میں باقاعدہ تعلیم شروع کرانے میں جیساکہ انجمن سے انکو ہدایت ہوئی تھی توجہ کی چنانچہ انسپکٹر نے سب مدارس میں جاکر جماعت بندی کی اور اب ان چھٹوں مدرسوں میں جماعت بندی ہوگئی ہے اور انمیں باقاعدہ تعلیم ہوتی ہے اور چونکہ انجمن کی طرف سے ابھی پڑھائی کی کل کتابیں تالیف نہیں ہوئیں اسلئے فی الحال حسب تجویز انجمن معلمات اور انسپکٹر مدارس نے موجودہ دینی کتابوں میں سے انتخاب کرکے آگے تعلیم شروع کرادی ہے +

ماہ شوال سے طویلہ شاہ نواز کے ارد گرد کے دو تین محلوں میں سید فضل شاہ صاحب اور میاں مہر بخش صاحب کوشش کر رہے تھے کہ وہاں بھی ایک دو مدرسے کھولے جائیں اور خرچ محلے سے انجمن کی تجویز کے موافق وصول کیا جائے چنانچہ آخر کار انکی مستقل ہمت اور خالص کوشش کا نتیجہ یہ ہوا کہ اہل محلہ نے دو مدرسوں کے جاری کرنے کا انتظام کرلیا اور انکے خرچ کا بوجھ اپنے ذمے لیا ان دونو مدرسوں کے واسطے مکان

اور مصلحت تجویز ہو گئی ہیں صرف ایک مدرسہ میں اس وجہ سے کہ ابھی مکان خالی ہو کر
لا تعلیم جاری نہیں ہوئی یقیناً تھوڑے ہی عرصے میں یہ دونو مدرسے بھی جن کا
۷ و ۸ ہے پوری رونق پر آجائینگے ۔

جن محلوں میں انجمن کی امداد کے واسطے آٹا رکھنے کی رسم جاری ہو گئی ہے وہاں کے اور
دیگر برادران اہل اسلام نے بھی انجمن میں چند روز گذرے ہیں کہ یہ تحریک پیش کی جو
اس شہر میں تعلیم کے صرف دو چشمے ہیں ایک مشن سکول - دوسرے گورنمنٹ سکول انمیں
مشن سکول میں بجائے اسکے کہ وہاں کی تعلیم سے کچھ فائدہ ہو صریح دینی و دنیاوی نقصانات
اور نقصان بھی ایسا جس کا جبر محال بلکہ ناممکن - کیونکہ دنیاوی فائدہ تو ایک خیالی
بات ہے کوئی اعلے درجے کا امتحان پاس کیا تو کوئی نوکری ملی ملی نہ ملی نہ ملی لیکن د
کا کھو بیٹھنا اور بد اعتقاد ہو جانا تو یقینی امر ہے اور یہ بد اعتقادی کا زہر ایسا
خوفناک ہے کہ اس میں سخت خرابیوں کا اندیشہ ہے - رہا گورنمنٹ سکول سو اسمیں مذہ
تعلیم گورنمنٹ بمجبوری دے ہی نہیں سکتی کیونکہ اسکو رعایا کے ہر مذہب کے لوگوں کی
رعایت منظور رہے اور ہونی بھی چاہیئے اسصورت میں مسلمانوں کے واسطے ایک ایسے
مدرسے کی سخت ضرورت ہے جسمیں مذہبی تعلیم بھی ہو اور دنیاوی بھی - اسواسطے
انجمن پر اسکے اغراض کے موافق فرض ہے کہ وہ اس قسم کا مدرسہ جاری کرے جسمیں
دینی اور دنیاوی دونو قسم کی تعلیم ملے - اس تحریک پر کئی دنوں تک انجمن میں بحث
رہی اور آخرکار تجویز ہوئی کہ فی الحال اپر پرائمری تک ماہ محرم میں شروع سال
مدرسہ جاری کیا جائے اور پڑھائی کے واسطے جو کتابیں انجمن نے تجویز کی ہیں ان
ایک نقشہ چھپوا کر عام طور پر حامیان اسلام خصوصاً انجمن ہائے اسلامیہ کی خدمت میں
بھیجکر درخواست کیجائے کہ انکے خیال میں کوئی بات قابل ترمیم ہو تو اطلاع فرما دیں
بشرط اتفاق رائے وہ ترمیم نہایت شکریے کے ساتھ منظور کی جائیگی - اور یہ بھی تجویز
ہوئی کہ ایک عام اشتہار چھپوا کر عام طور پر بھی شائع کیا جائے جسمیں ایسے مدرسے کی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

# روئیداد جلسۂ افتتاح مدرسۃ المسلمین انجمن حمایت اسلام لاہور

ماہ ذی حجہ ذی الحجہ کے رسالے کے صفحہ ۱۶ میں لکھا گیا تھا کہ اس انجمن کی طرف سے ایک سکول مسلمان لڑکوں کی تعلیم کے واسطے یکم ماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۰۲ھ سے اپر پرائمری تک کھولا جاویگا اور اسکے اجرا سے پیشتر ایک اشتہار مشتہر کیا جاویگا جسمیں ایسے مدرسے کی ضرورت کا بیان اور ایسے بڑے کام کے واسطے امداد کی درخواست ہو - چنانچہ بندہ وہ اشتہار چھاپ کر مشتہر کیا گیا اور ماہ ذی الحج کے رسالے کے ساتھ بھی تقسیم کیا گیا - اور یکم محرم کو حویلی سید محمد شاہ صاحب کمیدان مرحوم واقع چوہٹہ مفتی باقر میں توکلاً علی اللہ مدرسہ کھولا گیا - اگرچہ مناسب یہ تھا کہ جلسۂ افتتاح مدرسہ یکم محرم ہی کو منعقد کیا جاوے مگر چونکہ اس روز دفاتر میں تعطیل نہ تھی اسواسطے عام برادران اسلام اور خصوصاً ملازمت پیشہ بھائیوں کا شریک جلسہ ہونا محال تھا اسواسطے تجویز ہوئی کہ ۲۶ - اکتوبر ۱۸۸۴ء مطابق ۴ - ماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۰۲ھ کو اتوار کے دن جلسۂ افتتاح مدرسہ منعقد ہوا - اس تجویز کے بموجب شہر میں عام اشتہار دیا گیا - اور بروز معینہ سات بجے سے ہی برادران اسلام آنے شروع ہوگئے پہلے مولوی سید احمد علی صاحب واعظ انجمن نے وعظ فرمایا پھر جب انجمن کے جملہ عہدہ داران اور ممبران اور عام برادران اسلام جمع ہوگئے تو جناب مولوی غلام اللہ صاحب سکرٹری انجمن نے حاضرین جلسہ کی خدمت میں بیان کیا - کہ یہ جلسہ جس غرض کے واسطے منعقد ہوا ہے اسکی کارروائی شروع کیجاتی ہے اور منشی شمس الدین صاحب

...مان و برادران اسلام اسکو بغور سنیں - اسکے بعد منشی شمس الدین صاحب نائب
کھڑے ہو کر مندرجہ ذیل مضمون پڑھکر سنایا -

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و علی آلہ و صحبہ اجمعین -

جناب میر مجلس صاحب اور حضرات حاضرین - اس سے پیشتر کہ اس مبارک جلسہ افتتاح مدرسہ کے متعلق کچھ بیان کیا جاوے - مناسب معلوم ہوتا ہے کہ چند تمہیدی سطور میں اس انجمن کے اغراض و مقاصد اور اسکی تکمیل کے حالات مختصر طور پر اپنے معزز برادران اسلام کے سامنے پیش کئے جاویں تاکہ جن احباب کو انجمن کا ماہوار رسالہ دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا اور نہ اسکے ہفتہ وار جلسہ وعظ میں شریک ہونیکا موقع ملا انکو بھی انجمن کی حقیقت - اسکی اغراض اور کارروائیوں سے کسیقدر اطلاع ہو جاوے +

موجودہ حالت میں جبکہ مقدس اسلام کے مخالفوں خصوصاً عیسائیوں نے دیکھا کہ وہ قوم جسکو اس کے مالک کی طرف سے خیر الامم کا معزز لقب عنایت ہوا - وہ قوم جسکی علمی فضیلت اور لیاقت دنیا میں مسلم تھی - وہ قوم جسکا سپہ سالار جناب سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جیسا تھا - وہ قوم جسکی غیرت اور حمیت کے نشان اب تک دنیا پر موجود ہیں - وہ قوم جسکے اتفاق - قومی ہمدردی - اخلاق حسنہ - استقلال اور ہمت کے کارنامے سارے زمانے کی زبان پر ضرب المثل کی طور پر جاری ہیں - اور وہ قوم جسکا مذہب دنیا کے تمام مذاہب سے سچا اور کفر و شرک کی خباثت سے پاک اور جسکا ڈنکا مالک علی الاطلاق تک پہنچانے والا ہے اپنے بزرگوں کی کمال محنت اور مشقت سے جمع کئے ہوئے سرمایہ کا ورثہ بزرگوں سے پاکر ایسی خواب غفلت میں پڑی ہے کہ دنیا و مافیہا کی خبر تک نہیں - انہیں یہ ہرگز معلوم نہیں کہ دنیا میں رہنے والے اپنی قوم کی بہتری اور ترقی کے واسطے کیا کیا سامان کر رہے ہیں تو انہوں نے مسیحی دین کی ترقی کیواسطے بازاروں میں کھڑے ہو کر منادی

بنیادیں تقریباً ہندوستان کے ہر ایک شہر میں دیسی لوگوں کی

ن بنیاد ڈالی جنمیں علاوہ دنیاوی علوم کی تدریس کے اپنے دین کا وعظ اور انجیل کی تعلیم لازمی ہو کر اپنے

کی اور وہ اس تجویز سے اپنی مراد کو پہونچے - چنانچہ لڑکپن ہی سے اس مدرسے میں داخل ہونے

اور اپنے دینی عقائد سے بے خبر اور ناواقف رہنے کے باعث اکثر حصہ وہاں کے تعلیم یافتہ

ان کا بعد میں ہو گیا اور ہمارے مقدس اسلام میں یہہ ایسی کمی ہوئی جسکا پورا ہونا قریباً ناممکن

ہو گیا - اگرچہ بعض مشن سکول کے تعلیم یافتوں کے نام ... الدین - خیر الدین - امام الدین

نور الدین محمد عثمان - محمد رمضان - غلام رسول اور غلام محمد ہیں لیکن صرف مشن کی

تعلیم حاصل کرنے کے باعث اسلام کی اکثر قیود سے کمال جرأت اور بیباکی کے ساتھ نکل گئے -

اپنے رسول اور بزرگان دین کے طریق کو یا تو غیر ضروری سمجھا - یا رسول کو عرب کی قوم

... سکو مخصوص کیا - خواہش نفسانی کے پورے بندے بن گئے اور اپنے رب - اپنے خالق

اپنے مالک کے حکم يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا

أَعْمَالَكُمْ اور قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ کی طرف کچھ توجہ

نہ کی ہائے افسوس جب عیسائیوں کو اس طرف سے اطمینان ہو گیا ... طمانیت ہوئی اور انہوں نے

اس جال میں بہت سے شکار پھنسا لئے تو انہوں نے دوسری تجویز کی طرف توجہ کی جو

پہلے تجویز سے بھی کئی حصہ زیادہ ہمارے مقدس دین کو نقصان پہونچانیوالی ہے یعنے زنانہ

سکول جاری کئے اور عیسائی عورتوں کے ذریعہ جنکو انہوں نے اس کام کے لئے متعین کیا تھا

تقریباً ہندوستان کے ہر ایک شہر کے اکثر محلوں میں پڑھانے اور دستکاری سکھانے کے

بہانے سے مسلمانوں کے گھروں میں بھی دخل حاصل کر لیا اور لڑکیوں کے ماں باپوں نے اپنے

پیاری مسلمان اولاد کو ناعاقبت اندیشی اور بے پرواہی سے ننگ قوم استانی جی کے نہایت

ہی قلیل ناپائدار موہوم فائدے کے لئے بہروسے پر چھوڑ دیا - اور معصوم و بیخبر لڑکی کو جو کلمہ گو

... اور صاحب عصمت و حیا ... کی گود میں ...

[illegible] بچانے والی عورتوں کے حوالے کر دیا اور جو نتائج بد مسلمانوں
[illegible] ہوئے وہ ایک دو نہیں اور نہ وہ اس قابل ہیں کہ انکو بیان کیا جاوے
[illegible] ان قوم کی غیرت کی رگ جوش زن نہو۔ ہائے غیرت ہائے حمیت۔

اور یہ نہیں کہ قوم اس سخت دردناک حالت اور مشن کی تعلیم کے بُرے اثر دین سے ناواقف
ہے۔ مخالفین مذہب اسلام پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ ہمنے اسقدر لڑکوں اور لڑکیوں کو عیسائی کر لیا
چنانچہ مشن کی رپورٹوں سے صاف عیاں ہے کہ اس قلیل عرصے میں کئی لاکھ آدمی عیسائی
ہو گئے۔ اسکا باعث صرف مشن کی تعلیم ہے اور علاوہ اس بڑی تعداد کے ایک لاکھ تیرہ ہزار
لاوارث یتیم بچے محض قوم کی عدم توجہی اور غفلت سے عیسائیوں کے قابو میں آ گئے جنہوں
نے انکو اسکولوں میں تعلیم دیکر اور اپنے یتیم خانوں میں پرورش کر کے اسلام کے مخالف
اور بازاروں میں کھڑے ہو کر اس مقدس دین پر جرح کرنے والے بنائے اور اس لئے قوم پر
ایسا سخت صدمہ اور نقصان عائد ہوا جسکا جبر تا قیام قیامت محال نظر آتا ہے۔ شریف
خاندان کی لڑکیاں صرف انہی عیسائی عورتوں کی تعلیم اور صحبت سے مذہبی۔ قومی اور خاندانی
ننگ و حیا کا برقع اوتار فرقہ ناریہ میں جا داخل ہوئیں۔ اور اکثروں نے [illegible] دین
اور بزرگوں کی اطاعت کو بالائے طاق رکھکر اپنے نفس کے مطیع بنکر آزادی سے جو چاہا
سو کیا۔ جب مسلمانوں کی حالت اسدرجہ کو پہونچگئی اور عیسائیوں نے خوشی کے نقارے
بجائے تو ہمارے ملکی بھائی ہندوں نے بھی اپنے دانت تیز کئے اور باوجودیکہ انکے
پاس اپنے مذہب کی صداقت اور حقیقت کی کوئی آسمانی بلکہ عقلی دلیل بھی نہیں اس
بے عیب دین پر عیب لگانے کے لئے تیار ہو گئے اور اپنے مکانوں سے نکلکر بر سر بازار
کھڑے ہو کر باواز بلند پکارنے لگے کہ کوئی مسلمان ہے جو ہمارے اس اعتراض کا جواب دے
اور کوئی مسلمان ہے جو اپنے مذہب کو اس عیب سے مبرا ثابت کر دے اور ساتھ ہی اپنی قوم
[illegible] بچانے کی معقول تجویز [illegible]

ابتدا میں اگر کوئی شخص ہندو نہیں سے کوئی دوسرا مذہب اختیار کرتا اور پھر مرتد ہو کر اپنے
مذہب میں رجوع کرنا چاہتا تھا تو اہل ہنود اسکو ہرگز اپنی قوم میں شامل نہیں کرتے تھے چہ جائیکہ
کسی مسلمان یا عیسائی کو ہندو بنالیں۔ مگر انہوں نے اب انتظام کرلیا ہے کہ اول تو جہانتک
ممکن ہو اپنی قوم کے آدمی کو دوسری قوم میں جانے سے روکا جائے اور اگر کوئی چلا بھی جاوے
تو اسکو پھر واپس لانے کی کوشش کیجاوے اور اگر وہ خود بخود عود کرے تو بڑی خوشی کے ساتھ
اور بلا تردد انکو اپنی قوم میں داخل کر لیا جاوے۔

مگر افسوس یہہ قوم جس سے میری مراد خیر الامم ہے اُسی غفلت میں سوئی رہی اور قوم کے
جن بزرگوں کا یہہ فرض تھا کہ اس قوم کی تعداد کو اور بھی بڑہاویں اور عیسائیوں ہندوؤں
چوڑہے چماروں وغیرہ وغیرہ اقوام مخالفین خدا و رسول کو آگ کی خندق کے کنارے
سے (جسمیں وہ گرنے کو تیار تھے) ہٹا اور اپنی قوم میں شامل کر کے جنت کے وارث
بنا کر خود بھی اپنے مالک سے سرخروئی حاصل کریں۔ انہوں نے اسطرف سے خوب چشم پوشی
کی بلکہ قوم کی تعداد کو جو پہلے ہی سے مخالفین کے حملوں سے کم ہو چکی تھی تکفیر و تضلیل کے
فتووں سے اور بھی کم کیا۔ اور سخت افسوس کا مقام ہے کہ ان بزرگوں نے اسپر ہی
اکتفا اور صبر نہیں کیا بلکہ باقی ماندہ قلیل تعداد کو بھی اس قابل نہ چھوڑا کہ اُن پر مسلمانوں
کی جماعت کے نام کا اطلاق ہو سکے۔ افسوس صد افسوس

قوم کی اس پست حالت اور روز افزوں کمی اور بربادی کو دیکھکر چند ہمدردان قوم نے
مناسب سمجھا کہ قوم کی بہبودی اور فلاحیت کیواسطے کوئی تجویز کیجاوے چنانچہ بڑے غور
اور فکر کے بعد اس سے بہتر کوئی اور تجویز نہ معلوم ہوئی کہ ایک انجمن قائم کیجاوے۔ چنانچہ
یہہ انجمن جسکی طرف سے آج مسلمان لڑکوں کیواسطے مدرسہ جاری کیا جاتا ہے اور جسکا
نام انجمن حمایت اسلام ہے اس شہر لاہور میں قائم کی جسکی اغراض اور مقاصد یہہ ہیں

اول۔ مخالفین مذہب اسلام کے جواب تحریری یا تقریری نہایت تہذیب کے ساتھ

دینے اور اس غرض کو پورا کرنیکے واسطے واعظوں کی تقرر اور رسالے کی اجرای وغیرہ وسائل کو عمل میں لانا (دوم) مسلمان لڑکوں اور لڑکیوں کی مذہبی تعلیم کا انتظام کرنا تاکہ وہ غیر مذہب والوں کی مذہبی تعلیم کے اثر سے محفوظ رہیں۔ (سوم) اہل اسلام کو شائستہ طرز معاشرت۔ تہذیب اخلاق۔ تحصیل علوم دینی و دنیوی اور باہمی اتفاق و اتحاد کا شوق دلانا مقاصد متذکرہ بالا اس قسم کے ہیں جنمیں ہر ایک کلمہ گو بلاتمیز و تخصیص مذہب کے شامل ہو سکتا ہے کیونکہ جب تک یکدل و یکجان ہو کر اس تنزل و ادبار سے جسمیں قوم مبتلا ہو رہی ہے کوشش اور سعی نہ کیجاوے کامیابی اور نجات مشکل ہے۔ اور اسیواسطے اس انجمن کی غرضیں ایسی رکھی گئی ہیں جنمیں شرکت حاصل کرنیسے کسی فریق کے مسلمان کو عذر نہو اور نہ اسکو کوئی ضرر پہونچے۔ چنانچہ ایسے مقاصد کی ضرورت اور عمدگی کو ہندوستان و پنجاب کے اکثر مسلمانوں نے اپنے الطاف ناموں کے ذریعہ تسلیم کیا بلکہ انکی تکمیل کیلئے امداد بھی دی۔ انجمن انکی بڑی ممنون ہے اور دعا کرتی ہے کہ خدا انکو جزای خیر عنایت فرماوے اس بیان کی تصدیق رسالہ ماہ ذیقعد و ذی الحجہ کے ملاحظہ سے جسمیں بعض خطوط بجنسہ درج کئے گئے ہیں بخوبی ہو سکتی ہے +

انجمن نے ان اصحاب کی امداد سے اپنے مقاصد میں بلحاظ موجودہ حالت کے جو کامیابی حاصل کی وہ کچھ کم نہیں فالحمد علے ذلک۔ چنانچہ مقصد اول کے منشا کے موافق انجمن نے بالفعل دو واعظ مقرر کئے ہیں جو جابجا اشاعت دین اور تردید غیر مذاہب کرتے رہتے ہیں اور اپنا کام انجمن کے اغراض کے موافق بڑی سرگرمی سے کرتے ہیں۔ چنانچہ آج کل ایک واعظ حافظ شیخ محی الدین صاحب اسی غرض کے لئے شملہ تشریف لے گئے ہوئے ہیں اور دوسرے واعظ مولوی سید احمد علی صاحب لاہور میں کام کرتے ہیں۔ ان دو واعظوں کے علاوہ ایک ماہوار رسالہ جاری ہے جسمیں عمدہ مذہبی اخلاقی اور تردیدی مضامین کے علاوہ انجمن کی کارروائی بھی چھپتی رہتی ہے یہ رسالہ ہندوستان بھر میں بلا کسی قیمت کے

ـــــ
لہ اسکے منشا کا نتیجہ اسی رسالے کے آخر میں درج ہے ‌•

صنعت تقسیم ہوتا ہے۔ اس رسالے سے جو فائدہ اہل اسلام کو پہونچا وہ بھی ان خطوط سے
جنکا میں نے اوپر ذکر کیا ہے معلوم ہوسکتا ہے اور میں کہہ سکتا ہوں کہ اسی تحریک سے
ہندوستان میں ایک قسم کا ولولہ پیدا ہوگیا اور کئی اسلامی انجمنیں اور قائم ہوگئیں۔
مقصد دوم (جس سے مسلمان لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم مراد ہے) کہ حصہ دوم یعنی
زنانہ تعلیم کو انجمن نے حصہ اول پر مقدم سمجھا کیونکہ اسکی ضرورت لڑکوں کی تعلیم کی ضرورت
سے بڑھکر تھی۔ مشن کے زنانہ سکول ہماری سادہ لوح لڑکیوں کے دلوں پر بہت
کچھ اثر بد ڈال چکے تھے اور آئندہ سخت خطرہ پیش آنیکی امید یقینی ہو چکی تھی چنانچہ
آج آٹھ زنانہ مدارس اس شہر میں انجمن کی طرف سے جاری ہیں جنمیں صرف قرآن شریف
اور ضروری مذہبی مسائل کی تعلیم کے علاوہ دستکاری بھی سکھائی جاتی ہے اس دستکاری
کے نمونے جو وقتاً فوقتاً خلیفہ عماد الدین صاحب سپرنٹنڈنٹ مدارس زنانہ جلسوں میں
پیش کرتے رہتے ہیں کسی حالت میں زنانہ مشن سکولوں کی ساخت سے کم نہیں۔

انجمن نے ان زنانہ مدارس کیلئے اردو کی پہلی کتاب تالیف کی اور وہ اس قسم کی ہے کہ
زبان دانی کے ساتھ ساتھ مذہبی تعلیم بھی بخوبی دیسکتی ہے۔ گویا لڑکیاں اردو سیکھتے
سیکھتے اپنے ضروری دینی مسائل سے بھی پوری آگاہ ہو جاتی ہیں یہ تالیف ہندوستان
کے اکثر حصوں میں بڑی عزت اور وقعت کی نگاہ سے دیکھی گئی اور مسلمانوں نے اسکی
خریداری سے انجمن کو ممنون کیا اور اسکی ہمت کو تقویت دی چنانچہ اسکی پہلی اڈیشن
جو سات سو جلد کی تھی تھوڑے سے عرصہ میں فروخت ہوگئی۔ اب دوبارہ وہی کتاب
دو مختلف صورتوں میں چھپ کر تیار ہوگئی ہے لڑکوں کے لئے جدا اور لڑکیوں کے
لئے جدا۔ اسکے علاوہ انجمن نے ایک اردو کا اور دوسرا انگریزی کا قاعدہ تالیف کیا ہے
جو بالکل تیار ہے۔ اردو کا قاعدہ تو لڑکوں اور لڑکیوں دونوں کے لئے کارآمد ہے
مگر انگریزی کا قاعدہ صرف لڑکوں کے واسطے تیار کیا گیا ہے۔ اور آئندہ انجمن نے

ارادہ کیا ہے کہ اس سلسلہ میں اردو فارسی اور انگریزی کی تمام کتابیں جنکو اپنے مدارس میں ترویج دینا چاہتی ہے اور جو ہر ایک اسلامی مدرسہ میں پڑھائے جانے کے قابل ہوں۔ خود ہی تالیف کرے۔ خدا اسکی مدد اور آپ نیک ارادے میں کامیاب کرے۔ هو المستعان وعليه التكلان تالیف کتب کا ذکر تو جملہ معترضہ کے طور پر ضمناً آگیا میں پھر آپ کو زنانہ مدارس کی جانب متوجہ کرنا چاہتا ہوں باوجودیکہ انجمن نے بڑی جانفشانی سے مسلمانوں کی اولاد کو دائرہ اسلام میں رکھنے کیلئے مدارس زنانہ جاری کئے۔ مگر سخت افسوس سے ظاہر کیا جاتا ہے کہ مشن کے زنانہ مدارس کو جنکا اہتمام ہماری ہی مسلمان بھائیوں اور بہنوں کے ہاتھ ہے بہت ہی کم ضرر پہونچا۔ افسوس مسلمانوں کے کانوں پر جوں تک بھی نہ چلی اور انہوں نے بدستور اپنی لڑکیوں کو مشن کے مدرسوں میں رکھا۔ غیرت نے انکو اس امر پر ذرہ مجبور نہ کیا کہ وہ اولاد کو اپنے مذہب کی توہین اور شافع روز جزا علیہ السلام کی ہجو سننے سے روکیں بھائی مسلمانو تم خود ہی غور کرو کیا تم اس کرتوت پر اپنے مالک کو کیا سونہہ دکھاؤ گے اور حضرت رسول کریم کی شفاعت سے کیا بہرہ حاصل کروگے۔ یہہ وقت ہے کہ سب ملکر اور اس متاع قلیل سے جو اس صورت سے وصول ہوتا ہے دست بردار ہوکر اپنی اولاد اور اپنی جانوں کو خدا کی غضب سے بچنے کے لایق بنالو کیا تمکو رب العالمین کا حکم يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا الخ۔ نہیں پہونچا۔ اگر پہونچ چکا ہے تو کیوں اسکی تعمیل سے دل چراتے ہو اور اگر آج پہونچا ہے تو ابھی سے اسپر عمل کرنے کے لئے کمر باندھو۔ انجمن خدا کی عنایت سے اپنی غرض سوم میں بھی (جسکا منشا مسلمانوں کی اصلاح طرز معاشرت اور اتفاق و اتحاد کا شوق دلانا تھا) کسیقدر کامیاب ہوگئی ہے فالحمد علے ذلک اب انجمن غرض دوم کے پہلے حصہ کیطرف توجہ کرتی ہے۔ چنانچہ یہہ جلسہ اسی حصہ کی تکمیل کے لئے آج اس مکان میں منعقد ہوا ہے۔

صاحبان - آپ پر بخوبی روشن ہو کہ آج کل بچوں کیواسطے چار تعلیمی چشمے ہیں

اول مساجد - ان میں بچوں کو جو تعلیم ہوتی ہو اسکو تعلیم نہیں کہا جاسکتا -
مساجد میں پڑھنے والے لڑکے ابتدائی چودہ پندرہ سال جو فی الواقع انکی عمر کا بیجا
حصہ ہے صرف قرآن شریف کو پڑھنے میں صرف کرتے ہیں اور جو کچھ قرآن شریف
پڑھکر مسجدوں سے نکلتے ہیں وہ آپ صاحبان پر مخفی نہیں - معانی قرآن کا سمجھنا تو
کہاں قرآن کھولکر کہیں سے پڑھایا جاوے تو اللہ اللہ خیر صلا - بلکہ اسکے برعکس
فحش اور گالیاں دینے میں بڑے ہنرمند اور لڑنے بھڑنے میں بڑے مشاق -

دوسرا تعلیمی چشمہ مشن سکول - سو ان میں جانیوالے طلباء کو فائدہ ہو وسے
صریح دینی اور دنیاوی نقصان ہے اور نقصان بھی ایسا کہ جسکا جبر محال بلکہ ناممکن
اس مدرسہ میں ہر روز قرآن شریف اور رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین
و تحقیر سنتے سنتے (معاذ اللہ منہا) عیسائی مذہب اختیار کر لیتے ہیں چنانچہ بہت کو
مشن سکولوں کے طالب علم اسی دین میں جاچکے ہیں اور اگر بظاہر اسلامی صورت
میں بیٹھے بھی رہیں تو بھی اسلام کی طرف سے انکو سخت نفرت پیدا ہو جاتی ہے -
صاحبان - یہ کیا ہے دنیاوی فائدہ تو ایک خیالی بات ہے کوئی اعلے درجہ کا
امتحان پاس کیا تو کوئی نوکری ملی ملی نہ ملی نہ ملی لیکن دین سے ہاتھ دھو بیٹھنا تو

سوم گورنمنٹ سکول) اسمیں گورنمنٹ مذہبی تعلیم نہ دینے کے لئے مجبور ہے
کیونکہ اسکو رعایا کے ہر ایک مذہب کے لوگوں سے یکساں رعایت منظور ہے اور
ہونی بھی چاہیئے - اگرچہ یہاں قوم کی مذہبی تعلیم کے بدلے عیسائیت کی تعلیم
بھی نہیں ہوتی اور نہ یہاں قوم کے مذہب کی توہین و تحقیر ہوتی ہے مگر تاہم
یہاں کی تعلیم اپنے مذہب سے ناواقف طالب علم کو یقیناً ضرر پہونچاتی ہے وہ
اسلام سے بالکل بے خبر اور اسکے چہرے سے بالکل ناآشنا سرکاری مدرسہ کو بہت سی

تعلیم یافتہ یقیناً ایسے بھی ہونگے جو کلمہ لا الہ الا اللہ صاف طور پر مونھ سے
نہ نکال سکتے ہوں -

**چہارم** - اس شہر میں ایک مدرسہ ہندؤں کیطرف سے ابھی جاری ہوا ہے
جو مسلمانوں کے دین کو صدمہ اور ضرر پہونچانے میں سرکاری اور مشن سکول سے
کچھ کم نہیں ہے - کیونکہ اس مدرسہ میں بھی مسلمانوں کو مذہب سیکھنے کا کوئی موقع
نہ ملیگا بلکہ آئندہ امید کیجاتی ہے کہ ہنود کی مذہبی تعلیم اور وعظ لازمی ہوگا
اگرچہ غیر مذہب کی تعلیم حاصل کرنیسے اس مذہب کی حقیقت بخوبی معلوم ہوسکتی
ہے مگر میں کہتا ہوں کہ جس شخص کو اپنے مذہب سے کلی ناواقفیت ہو اسکو وہ
تعلیم اسکی تردید میں کیا مدد دے گی - بلکہ اسکی برعکس بُرا اثر ڈالے گی جیساکہ
انجیل کے پڑھنے سے بُرے اثروں کے نمونے دیکھے گئے ہیں -

جب یہہ چاروں چشمے تعلیم کے جنکا اوپر بیان ہوا - مسلمان بچوں کے لئے مضر ثابت
ہوگئے اور ادہر انکو تعلیم دینے کی بھی نہایت ضرورت ہے اسلئے انجمن نے ایک
ایسے مدرسے کی بنیاد ڈالی ہے - جسمیں تعلیم مذہبی تو لازمی ہو اور ساتھ ہی دنیاوی
تعلیم اسی سلسلہ پر دیجاوے جیسے اور سکولوں میں ہوتی ہے اس مدرسہ میں اس طرز
کی تعلیم دینی تجویز کی ہے جس سے پانچ سال کی عمر کا بچہ آور پانچ سال کے عرصہ
میں قرآن شریف بھی پڑھ لیوے ضروری عقائد اسلامی بھی سیکھ لے - نماز
اور روزہ کی ضروریات سے واقف ہوکر پکا نمازی اور روزہ دار بھی ہوجاوے
اور پھر بغیر کسی دقت کے انگریزی مڈل سکول میں داخل ہونیکے قابل ہوجاوے
پڑھائی کا نصاب جو اس سے پہلے بڑے اشتہار میں بھی چھپ چکا ہے اسکا
پورا نشان یہ ہے - میں اسکو بھی پڑھکر سناتا ہوں ؎

پہلی جماعت ——— ایک سال

ششماہی اول صبح کو قاعدہ عربی۔ شام کو ہندسے گننا۔ آموختہ

ششماہی دوم نصف سیپارۂ اول اردو کا قاعدہ۔ مفرد حرفوں اور سو تک ہندسوں کا لکھنا۔ مراتب اعداد و کلمات و اسمائے الٰہی زبانی یاد کرائے جائیں

دوسری جماعت ——— ایک سال

قرآن شریف منزل اول ختم۔ اردو کی پہلی اور دوسری کتاب۔ مفرد اور مرکب حرف لکھنا۔ جمع تفریق اور ضرب کے پہاڑے اور ضرب تک۔ ابتدائی قاعدہ۔ نماز کے الفاظ یاد کرائے جائیں۔ اگر ساتھ دوسری ششماہی میں انگریزی کا قاعدہ پڑھایا اور جغرافیہ زبانی سکھایا جائے ٭

تیسری جماعت ——— ایک سال

قرآن شریف نصف۔ اردو کی تیسری چوتھی کتاب۔ اور املا۔ حساب تفریق مرکب تک۔ انگریزی کی پہلی کتاب۔ فارسی کی پہلی کتاب۔ جغرافیہ پنجاب۔ وعظ سننا

## اپر پرائمری

چوتھی جماعت ——— ایک سال

قرآن شریف ختم۔ فارسی کا انتخاب۔ اور زبانی قواعد۔ اردو کا انتخاب۔ املا اور زبانی قواعد۔ حساب کسور عام تک۔ انگریزی کی دوسری کتاب۔ انگریزی حروف کا لکھنا۔ جغرافیہ ہند۔ وعظ سننا اور نماز کی پابندی

پانچویں جماعت ——— ایک سال

قرآن شریف کی روزانہ تلاوت۔ ترجمۂ نماز۔ بعض آیات اور سورۂ قرآنی کا ترجمہ۔ اخیر سیپارہ کا زبانی آموختہ کرانا۔ اردو کا انتخاب۔ املا۔ اور قواعد۔ فارسی کا انتخاب اور قواعد۔ انگریزی کی تیسری کتاب کا پہلا [illegible] اور زبانی قواعد۔ حساب تجارت مسلمات۔ اربعہ متناسبہ

کے سلطان سے جا کر سیر پروا اخبار کرتے ہو اور اگر یہ لوگ اس بات کے خود قائل ہیں
جو شائستگی وغیرہ یورپ میں پہیلی وہ صرف اس بیت العلوم کے چشمہ فیض سے ہی تہی
مصر کی تعلیم کا حال عیاں ہے اور چونکہ ابتک کسیقدر اسکا وجود موجود ہے اسلئے
اکثر صاحب اوسکے حال سے اگاہ ہونگے اور بیان کی چنداں ضرورت نہیں۔
جانے خود ہے کہ کہاں وہ دن اور کہاں اب یہ حالت اسلام کہ ناگفتہ بہ۔
اگر ۲۰ سال آج کی تاریخ سے پیشتر اپنی حالت پر بحث کیجاتی تو شاید ضرورت ہوتی
کہ ہر ایک شخص کو قوم کی حالت پر کوئی شخص مطلع کرنیوالا ملے لیکن آج میں یقینی
طور پر کہہ سکتا ہوں کہ ایک اعلے درجہ کے رئیس اور اہلکار سے لیکر ادنے درجہ کے
مزدور پر بہی روشن ہے کہ ہم کیا تہے۔ کیا ہیں اور کیا کر رہے ہیں۔
اسکی کیا وجہ ہے۔ کیا کوئی شخص ایسا پیدا ہوا کہ جسنے اپنے الہامات کے ذریعہ
سے اہل اسلام پر اس امر کو واضح کیا۔ کیا کوئی نئے قسم کے مولوی نکلے جنہوں نے اپنے
مقتدیان کو اس راز سے واقف کیا۔ یا کیا کسی اور خاص شخص کی کاریگری ہے۔
کیا یہ مشن سکول آج قائم ہوئے۔ کیا رسول خدا صلعم کی توہین اور نے اوبی آج
سے بازاروں میں اور اور جگہ مشنری لوگ کرنے لگے ہیں۔ یا کیا مسلمانوں کے وجود
دفاتر میں آج سے ہی کالعدم ہوئے ہیں۔ نہیں ہرگز نہیں۔ یہ صرف اسلئے ہوا کہ تعلیم
عام طور پر بہ نسبت سابق پہیل گئی۔ اکثر مسلمان لوگ بہی تعلیم پاکر نکلے اور اونکو اپنی
حالت سے بمقابلہ دوسری قوموں کے آگاہی ہوئی۔
جب ایسا ہوا تو اس منقلب القلوب نے پہر چند متعدد لوگوں کے دلونمیں یہ
خیال پیدا کیا اور اونہوں نے اس بلا کے روکنے کے لئے فکر کیا۔ اونکی کوششوں میں
خداوند کریم نے برکت دی اور رفتہ رفتہ ایسے سرگرم اور پرخیال لوگونکی تعداد اسقدر
بڑھ گئی کہ عنایت ایزدی سے اونکے ناموں سے آج ایک رجسٹر بہرا ہوا ہے۔

انکی کارروائیاں آپکے سامنے میرے عزیز برادر منشی شمس الدین محمد نے پڑھکر سنائی ہیں اور آپ اس ہی انجمن کی کوشش اور کامیابی کا آسانی انداز۔

۔ اس زنانہ جو نہایت ہی عزیز اسکو انجمن نے قائم کئے اور زنانہ مشن کی آمدورفت کا دروازہ اکثر بند کیا۔ یہہ نہایت ہی ضروری تہا۔ نہایت ہی ضروری ہے اسواسطے زور سے کہتا ہوں کہ زنانہ مشن کا اثر بہت اندیشہ ناک ہے اور یہ ایک ایسا میٹہا سم قاتل ہے جو اپنے سریع التاثیر ہونیکے لئے بہت مشہور ہے۔ اسکی تاثیر کے بہت ہی دردناک واقعات ہیں جنمیں سے ایک یہ ہے کہ ایک بہت ہی شریف اور معزز خاندان کی مستورات جنکا نام لینا میں مناسب نہیں سمجہتا عیسائی ہوکر گہر سے نکل گئیں اور ایسے ہی اکثر واقعات وقوع میں آئے۔ کیا اوس شریف خاندان کے لوگ اگر اونکی رگوں میں ذرا بھی شرافت کا خون لہرا رہا ہے کسی ایک ادنے درجہ کے آدمی کے سامنے آنکھ اوٹہا کر دیکھنے کی جرأت کرسکتے ہیں۔

کیا میں یا کوئی اور آپ میں سے اسکو گوارا کرسکتا ہے کہ اوسکی مستورات میں سے کوئی ایک اپنی کمیونٹی (جماعت) سے کرسچن ہوکر نکل جاوے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ باوجود اس خیال کے اکثر لوگ بہت ہی فخر سے ان خوفناک سفید شکلوں کو اپنے گہر میں آنیسے نہیں روکتے اور اونکے رنگین جال کو جو ہر رنگ اونکی مدعا کے ہے اور جسکو ہر ایک شخص نہیں سمجھ سکتا خوشنما دیکھکر وسمیں پہنس جاتے ہیں۔ یہ ایک عام بات ہے جس سے کسیکو بھی انکار نہیں کہ عورات اکثر ضعیف الاعتقاد ہوتی ہیں اور جس حالت میں کہ اپنے مذہب سے کچھ بھی واقفیت نہو تو یہ ضروری ہے کہ جو غیر تعلیم وہ سنینگی وہ انکی دلوں پر نقش ہوجاویگی۔ یہہ تو عورات کا معاملہ ہے میں اپنا تہوڑا سا حال آپکی خدمت میں بیان کرتا ہوں۔ میں نے مشن سکول میں تعلیم پائی اور وہاں انجیل پڑھنی شروع کی اور ہر روز انکا وعظ سنتا رہا آج مجھے

۱۳ برس ہوئے کہ میں نے مدرسہ چھوڑا اور اس اثنا میں جو میری عمر کا نصف حصہ ہے
اکثر اپنے بزرگان دین سے کچھ کچھ دینی مسائل سیکھتا اور سنتا رہا لیکن اسوقت
تک بھی بہت سے تاریخی حالات جو حضرت عیسے علیہ السلام تک پہنچتے ہیں مجھے
وہی یاد ہیں جو میں نے انجیل میں مشن سکول میں پڑھے تھے - اور اگر مجکو اپنے والد
بزرگوار سے ایک خاص قسم کی تعلیم نہ ملتی تو کوئی وجہ نہ تھی کہ میں بیدین نہ ہو جاتا
اور اگر بفرض محال بیدین نہ بھی ہوتا تو اتنا تو ضرور ہی ہوتا کہ اسلام میری
نظروں میں بہت ہی بیقدر رہتا - اسکی کیا وجہ ہے - صرف یہی ہے کہ سبب سے
قرآن شریف بے معنی پڑھتے ہی جھٹ سکول میں جا ڈٹے اور اپنے دینی مسائل
اور کتب سے بالکل بے بہرہ رہے - اسیطرح اُن سب کا حال ہے جو مشن سکول میں
تعلیم پا چکے ہیں اور پا رہے ہیں - پس جب مردونکا یہہ حال ہے کہ جو سوائی انجیلی
تعلیم اور قسم کی تعلیم بھی پاتے ہیں جس سے کسیقدر اونکو اوسکی تکذیب بطلان
کی طاقت پیدا ہو جاتی ہے تو اون غریب مستورات کا کیا حال ہوگا جو صرف
زنانہ مشن سے عیسائی مذہب کی عظمت اور اسلام کی مذمت سنتی رہتی ہیں اور انکے
پاس اور کوئی آلہ نہیں ہے جس سے زنانہ مشن کے دلایل یا بیانات کی تردید کریں
یا انکی کذب البیانی سمجھہ سکیں - پس یہ لازم آیا کہ مشن کی تعلیم سے مستورات کے
ایمان و اعتقاد میں بدرجہ اَولے خلل پیدا ہو جسکا اثر اُنکی اولاد اور آنیوالی
نسلوں تک یقیناً پہونچیگا -

اِس مرض کے روکنے کے لئے انجمن نہایت سرگرم کارروائی کے بعد کامیاب
ہوئی اور ۸ مدرسے قائم کئے اور اور ونکی فکر میں ہے -

اب انجمن نے اپنی قوم کے لڑکوں کی طرف نظر اُٹھائی اور انکے لئے بھی یہ
مدرسہ قائم کرنا چاہا - اسمیں تعلیم ہر ایک طرح کی جیسی کہ اور سکولوں میں ہوتی ہے دیکا ...

لیکن فضیلت یہ ہوگی کہ دنیوی تعلیم کے ساتھ ہی ساتھ دینی تعلیم بھی دیجاویگی دینیو اردو فارسی
اور انگریزی کی کتابیں خود تالیف کی ہیں جنمیں ضروری ضروری مسائل جنمیں کسی فریق اسلام
کو انکار نہ ہو بیان کیئے گئے ہیں جس سے یہ فائدہ متصور ہے کہ ایک کتاب کے پڑھنے سے
فارسی اور انگریزی بھی آجاوے اور دینی اصولوں سے بھی واقفیت حاصل ہو۔ اسطور
ہر ایک لڑکا جسکو اوسکے والدین اگر پہلے دینی تعلیم دیتے اور پھر دنیوی تعلیم اور اگر وہ
اس تعلیم سے دس برس میں اب انٹرنس پاس کرتا ہے تو اس مدرسہ کی تعلیم سے وہ نصف
میعاد میں پاس کرلیگا۔ تو آپ دیکھ سکتے ہیں کہ کسقدر صریح فائدہ ہے۔
چند مگر نہایت ہی متعدد لوگوں کا یعنے اونکا جو بالکل زمانہ کے انقلاب سے واقفیت نہیں رکھتے
یہ خیال ہے کہ دیکھئے مدرسہ اسلامی اور اسمیں پڑہائی انگریزی۔ انگریزی پڑھنے سے تو دین
کا نام ڈوبتا ہے اور بالکل کافر بنتا ہے۔ کیا ہی خوب۔ اسوقت میرا دل تو یہ چاہتا ہے
کہ پوری پوری جذبہ دل سے ایسے لوگوں کو یاد کروں لیکن چونکہ میں سمجھتا ہوں کہ وہ شخص
اس کہنے پر مجبور ہیں کیونکہ وہ زمانہ کی رفتار سے واقف نہیں اور انکا کچھ قصور نہیں اسلئے
میں اپنے جوش کو ضبط کرکے انگریزی کی ضرورت کو ثابت کرتا ہوں اس سوال کے جواب سے
تو شاید ہر ایک واقف ہے کہ انسان اپنی دنیاوی حاجتیں کس چیز سے پوری کرسکتا ہے ہمارے
فرائض کس شی کے ہونیسے ادا کرسکتا ہے۔ خویش واقارب اپنی قوم کے غریبوں کی کس چیز
سے خبرگیری کرسکتا ہے۔ اپنی چند روزہ زندگی کس شی سے آرام کے ساتھ گزار سکتا ہے
وہ کیا ہے۔ روپیہ۔ بیشک روپیہ۔ اب خیال کیجئے کہ احکامات الٰہی کو جو دنیاداری سے
متعلق ہیں بجا لانے کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے پھر آپ بتائیے کہ وہ آجکل کیونکر حاصل
ہوسکتا ہے۔ گو اور بھی چند اسباب ہیں لیکن عموماً آج صرف نوکری سے ہی ہوتا ہے
اور نوکری بغیر انگریزی پڑھے عنقا۔ جائے غور ہے کہ جب شالبافی کا کام جاری تھا
تو لڑکا ابھی پیدا بھی نہ ہونے پاتا تھا کہ کسی دوکاندار کے کارخانہ میں اوسی بٹھلانیکی

ٹھہر جاتی تھی - جب ڈور ہی باقی شروع ہوئی تو کارخانوں کے کارخانی لڑکوں سے بھرے
رہتے تھے اور عجیب ماجرا یہ ہے کہ جب گیکواڑ کھنڈارا والی بڑودہ زندہ تھا تو ابھی
لڑکا چلنا پھرنا بھی نہ پاتا تھا کہ اوسکو اکھاڑہ میں بھیجا کرتے تھے کہ وہ ایسی وحشیانہ
کیریر آف لائف میں اپنا قدم رکھے - یہ سب کام کیوں تھے صرف روپیہ پیدا کرنے کی
امید پر - دیکھو سکھ لوگ دیکھتے ہیں کہ روپیہ اندھا دھند لٹ رہا ہے - ایک اور حسرت ناک ماجرا
یہ ہے کہ اکثر مسلمانونکے لڑکے اورینٹل کالج میں داخل ہوا کرتے تھے - بھلا وہ کیوں؟
کیا اس خاطر کہ ہمارا لڑکا ایک مولوی فاضل بنکر نکلے اور وعظ کرتا پھرے؟ وہاں تو
دینی تعلیم کا نام ونشان بھی نہ تھا گو نام تو مولوی عالم اور مولوی فاضل ہیں - کیا وہ
اسلیئے تھا کہ ہمارا لڑکا پاس کرکے نکلے اور ایک اعلے درجہ کا منصب پاوے - ہرگز نہیں
وہ صرف اس خاطر کہ وہاں چار پانچ روپیہ ماہوار وظیفہ ملتا ہے اور اس قلیل آمد کے
لئے اپنے لخت جگر کا خون کرنا اپنے اوپر روا رکھا اور اوسکی بیش بہا زندگی ایک خار دار
جھاڑیوں والے جنگل میں کھونے کے لئے اوسے حوالہ خدا کردیا - یہ ایمانداری اور پاس
مذہب - اجی اللہ اللہ ہم اپنے بچے کو انگریزی پڑھا کر اوسے کافر بنالیں - توبہ - یہ
ہرگز نہیں ہوسکتا - اودھر سے میں نے بھی کہا کہ جی ہاں بڑا ہی دیندار شخص ہے اودھر
سے آپ نے بھی میری ہاں میں ہاں ملائی اور یہ کسیکو خبر بھی نہیں کہ اصل مطلب وہ
چار روپیہ ماہوار ہیں - میں آپ کی خدمت میں صدق دل سے بیان کرتا ہوں کہ میں
مبالغہ بالکل نہیں کر رہا - صرف واقعات بیان کرتا ہوں اور چونکہ مجھے ایسے مولوی
فاضلوں سے جو ایسی تعلیم پاکر نکلے اکثر ملازمت حاصل ہے میں اونکی بیانات سے بیان
کر رہا ہوں - وہ ساری عمر پڑھنے میں غارت کرکے نام کے مولوی فاضل تو بنگئے
کیونکہ دینی مسئلہ ایک بھی نہ پڑھا اور جب ڈاڑھی مونھ پر آئی اور کمانیکو لئے گھر سے
نکلے تو کسی دفتر میں مونھ دینے کے قابل ہی نہ تھے - جس سے بات کریں وہ بسبب ناواقفیت

[illegible] ہے توہر اور نا وقت طرح طرح کی فرائض کریں۔ تو پھر وہ اپنا سا مونھ

لے کر گھر آن بیٹھے اور خوبی طالع سے گھر میں بی بی بھی ہے اور ایک دو لڑکے بھی۔ اب

مجھے بتائیے کہ اونکی کیا حالت۔ علم پڑھکر اب غیرت یہ بھی تقاضا نہیں کرتی کہ آپ سے

اگر مانگئے اور اپنے دوزخ پیٹ کی آگ بجھادیں چہ جائیکہ اور دنیوی امور سرانجام

اب آپ غور کرسکتے ہیں کہ انگریزی کی کسقدر ضرورت ہے۔ میں بہ زور سے

کہتا ہوں کہ اس سے آدمی کا کافر بننا تو کجا بلکہ برعکس دین کی ترقی کے اعلے درجہ کی

صورتیں ہیں۔ صرف قصور اتنا ہے کہ مذہبی تعلیم کی طرف لوگ متوجہ نہیں ہیں۔ اور یہ

انگریزی پڑھنے پر ہی موقوف نہیں بلکہ اگر صرف فارسی کتب فلسفہ یا منطق پڑھے

اور دینی تعلیم سے بے بہرہ ہو تو اوسکے خیالات بد بھی انگریزی پڑھے ہوئے سے کچھ

کم نہیں ہوتے اور شاید آپ بھی ایسے بہت سے لوگوں سے واقف ہونگے۔ ماسوا اسکے

جب ایک آدمی قرآن شریف بھی نہیں پڑھا اور ہوش سمبھالتے ہی شالباف۔

ڈوریباف۔ یا پہلوان بنگیا تو بھلا اوسکے مذہب اور ایمان کا کیا حال ہے۔

یہ خیال بالکل خام ہے کہ انگریزی پڑھنے سے ایمان میں خلل آتا ہے۔ یہ نہایت

ہی اس زمانہ میں ضروری ہے۔ اسکے بغیر آجکل انسان کی کچھ قدر و منزلت نہیں اور

میرے خیال میں انگریزی کا پڑھنا قریبًا اب فرض ہو۔ صرف یہی تو فرض نہیں کہ

نماز پڑھیں۔ روزہ رکھیں وغیرہ یہ بھی تو فرض ہو کہ ہم دنیا کے امورات کو خوش

اسلوبی سے سرانجام دیں اور وہ صرف تب ہی آجکل ہو سکتے ہیں کہ انگریزی پڑھی جائے

اور روپیہ مسلمانوں کے ہاتھوں میں کھلا پھرے کیونکہ جب روپیہ ہے تو سب کچھ ہم

کرسکتے ہیں پنجابی مثل ہے لجسدی کوٹھی وچ دانے اوسدے کملے بھی سیانے)

بھلا بتلائیے تو کہ اگر میں نے مولوی فاضل کا امتحان پاس بھی کرلیا تو کیا قوم میری

مدد کرے گی میرے خیال میں تو جسقدر مولوی آگے ہیں وہ بھی زیادہ ہیں کہ قوم کے

سے کفایت کرتے ہیں۔ تو کیا اسی اُمید پر ہم انگریزی سوداگروں کی تلقین کریں اور قوم کو بحر ظلمات میں غارت کریں۔ آپ خوب سوچیں۔ اور سمجھیں۔

لیکن جو خاص بات کہ میں نے بیان کرنی تھی اوسکو تو ابھی میں نے چھیڑا ہی نہیں وہ یہ ہے کہ آج جو یہ جلسہ منعقد ہوا ہے میں آپکی خدمت میں ظاہر کرتا ہوں کہ یہ ایک نہایت ہی عبرت کا مقام ہے۔ عبرت کا مقام اسلئے کہ کہاں اسلام کی وہ شوکت وجلال کہ کل دنیا کے فاضل اس سے بہرہ مند ہوں اور کہاں یہ کہ اس چھوٹے سے مدرسے کے کھولنے کے لئے جو دقتیں اور مشکلات اس انجمن کو پیش آئیں اور شاید آتی نظر آرہی ہیں وہ اسکے ممبر ہی جانتے ہیں۔ انجمن کے ممبران اکثر وہی لوگ ہیں جو اہلکار ہیں اور دفاتر میں ملازم ہیں۔ تمام دن وہ اپنے فرائض منصبی سرکاری میں بیل کی طرح معروف رہتے ہیں اور جب شام کو گھر کیطرف ایک تھکے ہارے مزدور کی طرح آتے ہیں تو کھانا کھانے کی بھی فرصت نہیں ملتی کہ وہ قوم کے کام میں مشاغل ہو جاتے ہیں اوسکے پاس جا۔ اُسکو بلا وغیرہ۔ لیکن قوم کی طرف سے بے توجہی کا یہ عالم کہ خدا پناہ۔ ایسی سوئی ہے کہ جاگتا ہی نہیں۔ اب ہر ایک صاحب جانتا ہے کہ اس سکول کے قائم کرنے کے لئے کس چیز کی ضرورت ہے۔ وہ کیا ہے۔ روپیہ۔ مگر مفقود۔ کیا اسکی یہ وجہ ہے کہ قوم انجمن کی مدد کے لئے روپیہ نہیں رکھتی۔ ہرگز نہیں۔ یہ خیال بالکل غلط ہے۔ اسمیں کچھ شبہ نہیں کہ قوم کے لوگ اہل دول بہت ہی کم ہیں لیکن یہ امر اسبات پر استدلال نہیں کرتا کہ اس سکول کی مدد نہیں کر سکتے۔ اہل ہنود نے ایک مدرسہ جاری کیا ہے جسکی پڑھائی بی۔ اے تک ہے اور اُنہوں نے پانچ چھ سال میں اس مدرسہ کے کھولنے کے لئے کوئی لاکھ روپیہ کے قریب فراہم کیا ہے۔ گو کہ اہل ہنود قریبًا کل اہل دول ہیں لیکن میں عملی طور پہ کہہ سکتا ہوں کہ وہ دل کے غنی نہیں ہیں۔ ایک ہندو جو پچاس ہزار روپیہ کا

ملک ہو وہ ایک عام مسلمان کا مقابلہ جسکی آمد کل بیس روپیہ ماہوار ہے فراخ حوصلگی میں نہیں کر سکتا۔ میں یہ نہایت ہی یقینی طور پر کہہ سکتا ہوں کہ خداوند کریم نے روز ازل سے مسلمانوں کے دلوں میں روپیہ کی محبت ڈالی ہی نہیں اور عام شخص جو ایک روپیہ روز کماتا ہے وہ اسکے خرچ کرنے میں گو بجا یا بیجا ہرگز دریغ نہیں کرتا پس ایسی حالات میں اگر ایک روپیہ خرچ کرنیوالا مسلمان ایک پیسہ انجمن کے نام الگ کریں تو کیا کوئی بڑی بات ہے ہندؤں نے دو سال میں روپیہ جمع کیا مگر مسلمان ایکدن میں کر سکتے ہیں اگر چاہیں۔ مگر یہ تو خواب میں بھی نہیں آیا کہ ہمدردی قوم کس جانور کا نام ہے۔ ہاں اگر کوئی دنگہ ہو کھیل ہو یا تماشا جس کو خدا اور رسول کی سخت ناراضگی مقصود ہو دیکھئے آنا فانا ہزار ہا روپیہ جمع ہو جاوینگے تھیٹر کمپنی بنانے اور تماشا دیکھنے کے یہ شیدا ہیں ان کا کام تو یہ ہے کہ کل اندر سبھا کا تماشہ تھا پر آج الہ دین کے عجیب چراغ کا تماشا ہے۔ نہایت ہی پر تاثیر ہوتا ہے۔ کیا کریں دل تڑپ رہا ہے مگر ٹکٹ کے لئے چار آنے نہیں ہیں۔ یہ میرے اوڑھنے کی ایک لٹھے کی چادر ہے ایک روپیہ کو بنوائی تھی کوئی ۸ ۔ دیدے تو فروخت کر دیں اسکے بغیر تو گذارہ بھی ہو سکتا ہے۔ دوسرے روز یہ قیل و قال ہے۔ آج گل بکاولی کا تماشا ہے۔ نہایت ہی دلچسپ ہے۔ آج کیا کریں۔ ہاں مجھے یاد آیا گھر میں ایک چاول پکانے کے لئے دیگچہ ہے۔ عبدالله کو خریدا تھا چلو یار وقت تنگ ہوتا جاتا ہے کوئی روپیہ ہی دیدے تو اچھا ہے چاول تو مٹی ہنڈیا میں بھی پکا سکتے ہیں اور اوسمیں ترکاری بھی پک سکتی ہے۔ گذارا ہو سکتا ہے۔ مگر تماشہ ضرور دیکھنا ہے۔

اور دیکھئے۔ جی آج۔ آج تو نہایت ہی عمدہ کشتی ہوگی زید و بکر کی کشتی ہے۔ دیکھیں کسطرح لڑتے ہیں۔ ضرور ہی دیکھنی چاہئے۔ چلو جی۔ گئے اور حسب حیثیت روپیہ۔ آٹھ آنے۔ چار آنے۔ دو آنے والا ٹکٹ خریدا او

خوب مزے سے کُشتی دیکھی۔

غور کا مقام ہے کہ کُشتی دیکھنے کے لئے آٹھویں روز روپیہ۔ آٹھ آنے
چار آنے۔ دو آنے خرچ کرنے میں کوئی دریغ نہیں اور اس کار خیر کے لئے دو چار
یا آٹھ آنے یا ایک مٹھی بھر آٹا مہینے کے بعد دینے کی طاقت نہیں کیا ہی سخت مقام
عبرت ہے۔ ادہر تو ان کا یہ مقولہ ہے کہ انگریزی پڑھنے سے آدمی کافر بنجاتا ہے
اور ادہر ایسی چشم پوشی کہ سارا اسلام لٹ جاوے کان تک آواز ہی نہیں پہنچتی
اور پھر بڑے پکے مسلمان۔

میں آپکی خدمت میں نہایت ادب کے ساتھ التماس کرتا ہوں کہ خدا و رسول کی خاطر سے
آپ اپنی توجہ اسطرف مبذول فرماویں اور اُس بیڑہ کو جو چند اصحاب نے اپنے ذمہ لیا
پورا کرنیکے لئے آپ انکو مدد دیں۔ مدد نہیں بلکہ اس کام میں خود شریک ہوں۔
یہ کام ایک شخص کا نہیں۔ ایک فقیر کو سیر کرنے کے لئے اگر میں نہیں تو آپ۔ آپ نہیں
تو کوئی اور کافی ہوسکتا ہے لیکن ایک قومی کام کو سرانجام کرنیکے لئے ایک شخص نہیں بلکہ
قوم ہی کافی ہوسکتی ہے اس انجمن میں ہر ایک فرقہ کا آدمی خواہ اہل حدیث ہو۔ یا شیعہ
حنبلی ہو یا مالکی حنفی ہو یا شافعی شامل ہوسکتا ہے۔ کیونکہ اسکی اصول قوم کی ترقی پر مبنی
ہیں نہ کہ کسی خاص فرقے کی ترقی پر۔ پس یہ نہایت ضروری ہے کہ کل فرقے کے لوگ اسمیں
شامل ہوکر برادرانہ کارروائی کریں اور اپنے اپنے اعتقادات پر جو کچھ کہ ہیں قائم رہیں
کیونکہ وہ ایک پرائیویٹ معاملہ ہے۔ میں ایک حنفی ہوں مجھے بہت لوگ حاضرین میں
سے جانتے ہیں لیکن اگر کوئی غیر مذہب کا آدمی غیر مقلدوں سے دینی بحث پر اسلام کی
مخالفت کرتا ہو تو میں انکو یقین دلاتا ہوں کہ غیر مقلدوں کی طرف سے پہلا شخص جو معرض
بحث میں نکلیگا وہ میں ہونگا۔ میں ایک سخت حنفی ہوں لیکن اگر کوئی مخالف اسلام
شیعہ مذہب کے فریق سے صداقت اسلام پر اعتراض کرتا ہو تو شیعہ مذہب کے فریق

کی طرف سے پہلا شخص جو اُس مخالف اسلام کے ساتھ مقابلہ کے لئے کمربستہ ہوگا وہ میں ہونگا اسی طرح میرا یہ اصول ہے اور نیز خدا کا حکم ہے کہ ہم سب آپس میں بباعث کلمہ گو ہونے کے اخوان ہیں اور ہمپر فرض ہے کہ اسلام کی مدد کے لئے ہم ہزار تن نہیں بلکہ لاکھ تن ایک جان ہو جاویں۔

میں نے اپنے معزز دوست محمد ایوب خانصاحب مرحوم سے جو کہ غیر علاقہ میں ایک فریق کے سرگروہ تھے اور جنکا بیان نہایت ہی معتبر ہے سُنا ہے کہ خیبر میں بہت سے گروہ ہیں اور اُنکی آپس میں اکثر سخت مخالفتیں رہتی ہیں لیکن جب کسی بیرونی حملہ آور سے اونہیں مقابلہ کرنا پڑتا ہے تو اونمیں سے ہر فرقے کے بزرگ آدمی جمع ہوکر ایک پتھر بیچ میں رکھ دیتے ہیں (یہہ اونکی کوئی رسم ہے) اور قرآن شریف لاکر آپسمیں عہد و پیمان یگانگت و مقابلہ بیرونی حملہ آور کے کر لیتے ہیں۔ جب اوس حملہ آور سے نپٹ لیتے ہیں تو پھر وہی اونکے جھگڑے۔ وہی اونکی جنگ۔ اور وہی اونکی فریق۔ یہہ اون لوگوں کا حال ہے جنکو اطراف کے لوگ جاہل قرار دیتے ہیں لیکن یہاں کے لوگ جو اپنے آپ کو شائستہ۔ مہذب اور عقلمند سمجھتے ہیں اونمیں یہہ صفت یعنی یگانگت جو اسلام کا رکن اعظم ہے بالکل کالعدم۔ اتحاد اسلام کا بلاشک ایک اعلیٰ رُکن ہے۔ میں نے آج رات ہی ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ جب حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ مسند خلافت پر رونق افروز ہوئے۔ تو انہوں نے حضرت خالد کو جو سوریا کی فوج کے سپہ سالار تھے اور جنہوں نے وہ کارنمایاں کئے جو میری بیان کے محتاج نہیں اوس عہدہ کے لائق اس باعث نہ سمجھا کہ گو وہ شجاعت اور سپہ گری میں یکتا تھے لیکن مزاج میں بہت جوش اور تیزی تھی۔ اسلئے اونہوں نے حضرت ابو عبیدہ کو جو جنگ کے وقت ویسے ہی شجاع اور دلیر اور امن کی وقت حلیم الطبع اور سلیم المزاجی کے لئے مشہور تھے ایک نامہ لکھا جسمیں اونکو کمانڈر ان چیف بنایا۔ جب یہہ چٹھی اونکو پہونچی تو اونہوں نے حضرت خالد

ہی دلشکنی نہ کرنیکے لئے اوس خط کو ظاہر نہ کیا اور ایسا ہی اسکے بعد کئی اور خطوط بھی
جو متواتر بہونچے ظاہر نہ کئے کیونکہ ابھی حضرت خالد دمشق اور اور جگہ فتح کرکے واپس آئے
ہی تھے اور بہت سا مال اوٹ کا بھی لائے تھے اور اس خیال سے کہ اونکے دل کو صدمہ نہ پہنچے
اونہوں نے مضمون خطوط ظاہر نہ کیا اور حضرت خالد کے ماتحت کام کرتے رہے حضرت عمر کو
خلافت پر بیٹھے عرصہ ہو گیا تھا لیکن دمشق میں کسیکو حضرت ابوبکر کی وفات کی خبر بھی
نہ تھی اور اسطرف سے جو خط جاتے رہے وہ حضرت خالد کیطرف سے بنام حضرت ابوبکر بحیثیت
کمانڈران چیف ہی تھے جب حضرت عمر خطاب نے دیکھا کہ حضرت ابوعبیدہ یہاں بھی اپنے
حلم اور حیا کو کام میں لائے ہیں تو اونہوں نے ایک خاص قاصد حضرت شدید کے ہاتھ
کمان کی تبدیلی کا فرمان بھیجا کہ اوسے دمشق میں تشہیر کریں جسکے پہونچتے ہی تمام فوج
میں سخت حیرت اور مایوسی ہوئی کیونکہ حضرت خالد نے بہت سے ملک فتح کئے تھے اور
اسلام کو از حد ترقی دی تھی لیکن جب حضرت خالد نے یہہ حالت دیکھی تو اونہوں
نے جھٹ اپنی ذاتی خواہش کو بالائے طاق رکھا اور بلند آواز سے کہدیا کہ حضرت ابوبکر
رضی اللہ عنہ فوت ہوگئے اور چونکہ وہ حضرت عمر خطاب کو اپنا جانشین قرار دیگئے
ہیں اسلئے مجھے اونکی فرمانبرداری میں کلام نہیں یہ کہتے ہی اپنے عہدہ سے علیحدہ
ہوکر حضرت ابوعبیدہ کو اپنی جگہ ممتاز کیا اور اونکے احکامات اسطرح بجالاتے رہے جیسا کہ
ایک عام سپاہی۔ کیا اگر حضرت خالد خواہش نفسانی کو کام میں لاتے تو جسوقت
تمام فوج اونپر جان قربان کرنے کو حاضر تھی وہ کچھہ بھی فساد نہ کرسکتے ؟ مگر وہ
ایسا کیوں کرتے وہ تو صرف محبت دین سے ہی مجسم تھے ۔
دیکھئے میں اپنے تجربہ سے آپکی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ میں کئی ایک انگریزوں سے
واقف ہوں جو حضرت عیسی علیہ السلام کی نبوت کے قایل ہی نہیں اور رسول خدا صلعم
کو بہت ہی عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں کئی ایک ایسے ہیں جو خدا کی ہستی سے ہی انکاری ہیں

اور انمیں بھی ایسی ہی فرقے ہیں جیسے کہ ہم ہیں لیکن جب ایک قومی کام درپیش ہوتا ہے
تو یہ ہرگز تمیز نہیں ہوسکتی کہ ملحد کون ہے یا بیدین امنیں کون تھا - سب یکجان ہوکر اوس
قومی کام میں شامل ہو جاتے ہیں یہ تو کیسو مجھو ایسی انگریزوں سے بھی سابقہ پڑا ہے جنکی آپسمیں
سخت ذاتی عداوت ہے یہانتک کہ ایک دوسرے کی شکل دیکھنے سے گھبرانیوالے لیکن سرکاری
کام میں اس اتفاق سے ملتے ہیں کہ جیسے برادران حقیقی - اور یہ ہی ایک خاص راز اونکی
ترقی کا ہے کیا ہم ایسا نہیں کرسکتے - کیا ہم صرف یہی فتوے دینے کے لئے پیدا ہوئے ہیں
کہ فلاں مولوی حنفی ہے وہ زندیق ہے یا فلاں مولوی وہابی ہے وہ کافر ہے - شرم کی بات
نہایت ہی شرم کی بات ہے - ایک نہایت معتبر حدیث ہے کہ نماز کا پڑھنا - روزہ رکھنا -
حج کرنا وغیرہ یہ اعلے درجہ کی عبادتیں ہیں - لیکن وہ شخص جو کہ رنجیدہ آدمیوں کی آپسمیں
صفائی کرادیتا ہے وہ ان شخصوں کی عبادت سے زیادہ ثواب کا مستحق ہے کیونکہ نماز کا
پڑھنا - حج کرنا وغیرہ یہ کام صرف اپنی ذات کے فائدہ کے لئے ہیں اور دو رنجیدہ دلوں
میں صلح کرانی کسی ذاتی غرض پر مبنی نہیں ہوسکتی صرف ایک روح کے اعلی درجہ کی خاصیت
ہے - کیا آپنے کبھی کسی مولوی صاحب کو یہ وعظ کرتے سُنا کہ بھئی آپسمیں اخوان ہوجاؤ -
آپسمیں محبت کرو - ایک دوسرے کی غمگساری کرو - نہیں ہرگز نہیں - جب کبھی سنا ہوگا تو
وہ ہی مسائل جو تفرقہ پیدا کرنے والے ہیں - اینٹ سے اینٹ الگ کرنے والے - دین کو
غارت کرنے والے اسلام کی بنیاد جڑ سے اکھیڑنے والے - صرف اپنے اپنے مطلب کے مسائل
بیان کیئے جاتے ہیں - وہ ہی بات ہے لاتقربوا الصلوۃ نہ نہیم بخاطر است - وازاسم
یاد نمت کلوا واشربوا مرادیہ میں مانتا ہوں کہ جو بیان ہوتے ہیں وہ صحیح ہوتے
ہیں مگر یہ کیا معنے کہ تفرقہ پیدا کرنے والے مسائل پر اسقدر زور اور دوسرے مسائل
پر کبھی چشم اغماض بھی نہ ڈالی جاوے - کلام مجید میں سچ فرمایا گیا ہے کہ جب قوم پر خداوند
ادبار لانا چاہتے ہیں اوسمیں اور کچھ نہیں صرف تفرقہ ہی ڈالدیتے ہیں - اور سب اسباب معاشرت

اونکا ویسے ہی رہتے ہیں لیکن یہہ آفت نااتفاقی سب کا آناً فاناً لقمہ کرلیتی ہے -

میں نے اپنی تمام عمر میں شاید اور جگہ بھی ہوتا ہو لیکن مینے صرف پہلی ہی دفعہ
دیکھا ہے کہ کچھہ دن ہوئے مجھے ملاں مجید کی مسجد میں شام کی نماز پڑھنے کا اتفاق
ہوا تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ وہیں اہل تشیعہ بھی نماز پڑھ رہے ہیں - میں بالکل
متحیر تھا بلکہ ایسا حیرت میں تھا کہ میں نے اپنی بصارت کی ٹھیک ہونے پر شبہ کیا
لیکن غور سے دیکھنے کے بعد معلوم ہوا کہ واقعی شیعہ لوگ بھی نماز پڑھ رہے ہیں اور
میں ایک خواب ہی نہیں دیکھہ رہا - جب یہ مجھے یقین ہوا تو میں سچ عرض کرتا ہوں
کہ مجھے اسقدر جوش اور خوشی پیدا ہوئی کہ جسکا ذکر میرے احاطہ تقریر سے باہر
ہے - کیا ایسا ہی ہر ایک جگہ نہیں ہوسکتا - کیا ایسا ہی اس انجمن میں سب فریق کے
آدمی گو کچھہ داخل ہیں کثرت سے داخل نہیں ہوسکتے - اے بزرگان و برادران! ذرا
غور کیجے اور اس انجمن کی اعانت میں کوتاہی کو کام میں نہ لائیے - اس انجمن نے
جو اس قلیل عرصہ میں اسقدر کامیابی حاصل کی جسکا مختصر ذکر آپ نائب سکرٹری
صاحب سے سُن چکے ہیں اسکا باعث بیان کرنا بھی شاید بہت ضروری ہے - وہ یہہ
ہے کہ اس انجمن کے ممبر سب ملازم لوگ ہیں اور اُنکو اپنی قوم کی تباہ حالت کی روزمرہ
اپنے سرکاری کاروبار میں خبر ملتی رہتی ہے نہ صرف خبر ہی ملتی رہتی ہے بلکہ وہ خود
ہر روز نئے سے نئے صدمے برداشت کرتے ہیں مولوی صاحبان کو کیا خبر کہ ملازم
لوگوں کو بسبب اپنی قوم کی پست حالت ہونیکے کن کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے
اگر ایک روز بھی دفتر میں جاویں تو انکو میری بیان کی صداقت کے لئے ثبوت
کی ہرگز ضرورت نہ پڑے اور میں یقین کرتا ہوں کہ ہماری وہاں کی حالت
دیکھکر اونکا جوش انجمن کے ممبروں سے بدرجہا بڑھا ہوا ہو - لیکن اونکو تو خبر ہی
نہیں کہ گھر کے باہر کیا کچھہ ہو رہا ہے - اسکی ویسی ہی مثال ہے کہ جیسے ایک حکیم

اور یا اگر وہ خود اُسی مرض میں مبتلا رہ چکا ہو تو اوسکا علاج نہایت ہی اعلےٰ

درجہ کی تسلی سے کر سکتا ہے۔ اور اگر اوس مرض کا مریض اوسنے دیکھا ہی نہو تو آپ

خیال کر سکتے ہیں کہ اسکا نتیجہ کیا ہوگا۔ بس یہہ ہاتھ ہی شہر خاموشان کو آباد

کرنے کے لئے صفائی سے چلیگا۔ اسیطرح قوم کی حالت تب ہی معلوم ہو سکتی ہے

جب آدمی کو بہت سے معلومات ہوں اور یا جب وہ خود اس بلا میں گرفتار ہو۔

اب ایسے شخص کون ہیں۔ ملازم پیشہ اہلکار اور وہ جو کہ روزمرہ تعلیاں

[illegible] ہیں اسکی علاج کی بابت ضرورت کی قدر واقفی ہیں اونھیں کو ہے۔

[illegible] مولوی صاحبان کے سپرد جو کام ہے وہ نہایت ہی مقدس ہے جسکی بہی

سخت ضرورت ہے لیکن نقص صرف اسقدر ہے کہ اسکام کو اسطور پر سرانجام

دینا جیسا کہ [illegible] یا جا رہا ہے یہ اُس زمانہ کے موافق تھا جبکہ اسلام کا دور

دوران تھا اسکی عظمت کے جھنڈے بلندی پر لہرا رہے تھے۔ کیونکہ تب مولوی

صاحبان کی توجہ کی ضرورت دوسری طرف نہ تھی اسلئے کہ پبلک کام

شاہی انتظام کے متعلق تھے۔ افسوس یہ ہے کہ زمانہ بدل گیا۔ قوم تہ و بالا ہو گئی

لیکن مولوی صاحبان کی طرز رفتار پُرانے زمانہ کی ہی رہی۔ جیسا کہ پیشتر عرض

کر چکا ہوں انکے سپرد نہایت ہی مقدس کام ہے لیکن وہ ڈھنگ جو عمل میں آرہا ہے

اس زمانہ کی رفتار کے موافق نہیں ہے۔ کونسے مولوی صاحب ہیں جنکے پاس چار پانچ

اخبار آتے ہیں۔ جنکی مختلف شہروں سے خط و کتابت ہے اور دنیا کے حالات سے

آگاہی ہے۔ آج صرف وعظ کا دیواروں کے اندر ہی لوگوں کو سُنانا کافی نہیں

ہے۔ ایسے موقعہ پر علما کا بحیثیت جانشین ہادی کے یہ پہلا فرض ہونا چاہئے

کہ وہ اتحاد پر وعظ کریں۔ فروعات اپنے اپنے موقعہ پر بیان کریں اور اکا

۔ ... ہیں ... جب تک ہر قسم ایک قوم کا م کے لئے جمع ہوں جن سے
وہ قوم کی ترقی اور فخر کا باعث ہوں۔ جب ایسا ہو تو لوگ راہ مستقیم پر آویں۔ ہر ایک
شعبہ ... دینی اور دنیوی کاموں میں ترقی پذیر ہو اور قوم کے لوگ جو وعظ کے بعد
مولوی صاحبان کو بہت ہی ادنے ۔ رقم کے ساتھ خدمت کرنے سے بھی جی چراتے ہیں انکی
... خدمت کرنے کے قابل ہوں۔ قوم کا پبلک کاموں کے سرانجام کے لئے
... مولوی صاحبان کا اپنی آپ خدمت کرانا ہے کیونکہ اگر قوم کے
ہر ایک فرقے کے لوگ صاحب ثروت ہو جاویں تو مولوی صاحبان کیلئے بہت ہی بہتری
کی صورت ہے ۔ اب تمام رات مولوی صاحب وعظ کرکے اپنا مغز خرچ کریں اور
صبح کیوقت بمشکل اونکو ایک قلیل رقم دیجاوے جس سے ایکدن کا خرچ بھی نہ چل
سکے میں علماء کے منصب کیلئے موجودہ صورت کو نہایت ہی ہتک کی بات خیال کرتا ہوں کیا ہم ایک
بیت المال نہیں بنا سکتے جس سے تمام شہر کیا بلکہ کل پنجاب اور ہندوستان کے
عالموں کے لئے ایک مقرر آمد کی صورت نکالدے اور وہ اس سے یعنے فکر معاش سے
فارغ البال ہو کر نہایت ہی امن سے اس مقدس کام کو سرانجام دیویں۔

اس انجمن کے ممبران جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں تقریباً سب کے سب ملازم
نوجوان مگر تعلیم یافتہ اشخاص ہیں۔ درجہ کے پست لیکن بلند ہمت اور استقلال کو
کام میں لانے والے ۔میں تجربہ سے کہتا ہوں کہ اونکے لئے جسقدر کہ مشکلات اور دقتیں
یا مایوسیاں پیش آئیں تازیانہ کا کام دیتی رہیں اور انکے جوش اور رفتار کو
دوبالا کرنے والی ہوئیں ۔ اونکی سرگرم محنتیں کن کے لئے ہیں ۔کیا اپنی ذات کیلئے
یا اپنے خویش و اقارب کے لئے اور یا کیا کسی اور خواہش کے لئے جو بد دیانتی پر مبنی
۔ نہیں ہرگز نہیں ۔ وہ قوم کے لئے ہیں ۔ وہ اون بچوں کے لئے ہیں جو راتکو
... پر ہاتھ رکھکر بھوکے سو رہتے ہیں ۔ وہ اونکے لئے ہیں جو بیماری میں لاعلاج

[illegible] ہو جاتے ہیں۔ وہ اونکے لئے ہیں جو سردی میں اپنا بدن کپڑے سے ہنیں [illegible]
سکتے۔ وہ اونکے لئے ہیں جو راستوں اور سڑکوں پر بھوکھے اور ننگے مرجاتے ہیں وہ اونکے
لئے ہیں جو بباعث لاوارث رہجانیکے عیسائیوں کے ہاتھ اگر بیدین ہوجاتے ہیں اور
باعث ننگ قوم ہوجاتے ہیں۔

پس جب ساری کوششیں اس انجمن کی ایسی ایسی امورات کے لئے ہیں تو میں آپسے
سوال کرتا ہوں کہ آپ میں کون صاحب موجود ہے جو ان امورات کی تکمیل کے لئے [illegible]

البتہ یہ سوال ضرور پیدا ہوتا ہے کہ اگر ہم سعاونت کریں بہی تو اوسکی بجا اور
[illegible] کے لئے کوئی تسکین بخش سند ہونی چاہئے کیونکہ بہت سی انجمنیں قائم ہوئیں اور ہر
[illegible] اور اونکے کارنامے معلوم۔ بیشک میں اسکو دل سے تسلیم کرتا ہوں۔ اسکے جواب میں
اسقدر کہنا کافی و وافی ہوگا کہ اس انجمن کی امینی کا عہدہ بڑی نوازش اور شفقت
سے شیخ رحیم بخش صاحب آنریری مجسٹریٹ نے منظور فرمایا اور کل روپیہ اونکے پاس
جمع رہتا ہے۔ انجمن کے حساب کی کتابیں نہ صرف ممبران کے لئے ہی بلکہ ہر ایک شخص کے
ملاحظہ کے لئے حاضر ہیں اور ہر ایک شخص کو ہر ایک وقت یہ انجمن ملاحظہ کرانے کے لئے طیار
ہے۔ اس انجمن میں ایسی کارروائی ہرگز نہیں ہوتی کہ سکرٹری یا میر مجلس صاحب
[illegible] چاہیں سفیدی یا سیاہی کریں اور عام پبلک کو تو کیا بلکہ خاص ممبران کو بہی کتب حساب
[illegible] و خرچ پر دسترس نہو۔ ہر ایک قسم کے اخراجات اس انجمن میں سخت بحث کے
[illegible] منظور ہوتے ہیں اور میں انکو یقین دلاتا ہوں کہ ممبران انجمن ایک دوسرے کے
اعتراضات اور مخالفت کو نہایت ہی محبت سے سنتے ہیں اور انکو اپنی ترقی کا باعث
سمجھتے ہیں بلکہ یہانتک کہ بیٹا باپ کی رائے کے برخلاف رائے دیتا ہے اور باپ اوسکو
پبلک کام کے انٹرسٹ میں اپنا فخر سمجھتا ہے۔ میں انکو بخارا کی راہ نہیں
[illegible]۔ میں انکو نیپال کے مشکل جنگلات میں داخل ہونیکی ترغیب نہیں دیرہا۔ میں

نہایت دور و دراز و شوار گذار دشت کے سفر پر کمربستہ نہیں کرتا ۔ بلکہ
یہ انجمن لاہور ہی میں قائم ہے آپ تشریف لاویں ۔ اسکی کارروائی
کو دیکھیں اور مشاہدہ کریں ۔ اگر کچھ نقص دیکھیں تو انجمن کو اوس پر مطلع کریں ۔ اور میں انکو
یقین دلاتا ہوں کہ انجمن آپکے اعتراضات کا خیر مقدم کریگی اور آپکا شکریہ ادا کریگی
میں سمجھتا ہوں کہ میں نے بہت سا عزیز وقت آپکا لیا ہے اور چونکہ شاید اور
اصحاب بھی کچھ کہنا چاہتے ہوں اسلئے میں اپنی تقریر کو اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ اے
بار یتعالے جیسے کہ میں اُس رزق کے کھائے بغیر جو تو نے میری قسمت میں کھانا لکھا ہے
نہیں سکتا اسیطرح یہ بھی تو نے میری قسمت میں لکھا ہو کہ اس مدرسہ کی ترقی بدرجہ
کمال دیکھے بغیر میری روح قبض کرنے کو تیرا فرشتہ نہ آوے ۔ آمین ۔ ثم آمین ۔

---

اسکے بعد مولوی ابو الضیاء مولوی عطا اللہ خلف میر فاضل المعروف مرزا آغا خان
صاحب مغفور ولایتی متوطن قدیم کابل ثم در بعد ساکن لاہور محلہ سادھوان نے
فی البدیہہ یہ نظم پڑھی ۔

## نظم

| | | | |
|---|---|---|---|
| انجمن کا حمایت اسلام | ہے یہ اک اسم با مسمیٰ نام | اہل اسلام کو عموماً سب | اس حمایت سے ہو حمایت رب |
| دار اسلام بن گیا لاہور | اس حمایت سے چشم بد ہو دور | ہے یہ ہم قومی اور ہمدردی | ہے حمایت حمیت مردی |
| اسکے اغراض عمدہ اور اعلےٰ | ہر کہیں اسکا رخ ہو بالا | عام اور خاص پر ہوا ظاہر | آفریں انجمن کی کوشش پر |
| ہے حمیت حمایت اسلام | غیر اسلام ہو نہ غیر کلام | عیسوی عورتوں سے درس چھڑا | پھر تو عیسائی سے تعلق کیا |
| اس حمایت میں ہے یہ انگریزی | ساتھ ہی درس کتب انگریزی | ہم نے سمجھا حمایت اسلام | ہے یہ تعلیم عام اسکا نام |
| اسکی اغراض عمدہ سر تا سر | سب کے دل میں ہے جسکا جلد اثر | جسمیں تعلیم ہو قرآن شریف | دین دنیا میں جگہ ہے منیف |
| انجمن نے یہ خوب کی تجویز | سحر کو رد کیا یہ بن تجویز | سب کے اسلام کی طرف رغبت | دین عیسائیوں سے ہو نفرت |
| مسلماں سب بہرہ ور ہونگے | دین سے سب ہی باخبر ہونگے | بہت اسمیں غرض فوائد ہیں | سب یہ اسلامیوں پہ عائد ہیں |

پھر جناب مولوی غلام اللہ صاحب سکرٹری انجمن نے کھڑے ہوکر بیان فرمایا کہ اس جلسے میں بہت سے اصحاب تشریف لائے ہیں جن کا انجمن شکریہ ادا کرتی ہے اور سب سے بڑی خوشی کی بات یہ ہے کہ عالم فاضل جناب مولینا مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری نے بھی اس جلسے کو اپنی شمولیت سے عزت بخشی ہے میں انجمن کی طرف سے ان کا بھی خاص شکریہ ادا کرتا

اسکے بعد جناب حاجی الحرمین الشریفین خان بہادر حمید الدین صاحب قاضی لاہور و میر مجلس انجمن ہذا نے فرمایا کہ جلسے کا وقت ۸ بجے سے ۹ بجے تک قرار دیا تھا مگر چونکہ بہت سے اصحاب دیر سے تشریف لائے ہیں اسلئے جلسے کی کارروائی دیر سے شروع ہوئی ہے۔ اگرچہ میرا ارادہ تھا کہ میں اس موقع پر مسلمانوں کی تعلیم ابتدائی حالت کی نسبت بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کروں مگر گذشتہ تقریروں میں بہت سا وقت گذر چکا ہے اور زیادہ وقت تک سب اصحاب کو ٹھیرانے کی تکلیف دینا مناسب نہیں اسلئے اختصار کے ساتھ ضروری باتیں بیان کرتا ہوں امید ہے کہ آپ صاحب اسکو غور سے سنینگے۔

ہماری مہربان گورنمنٹ نے اپنی رعایا کی تعلیم کے واسطے جابجا مدارس جاری کیئے ہیں جنمیں نہایت عمدگی اور خوش اسلوبی کے ساتھ تعلیم دیجاتی ہے اور انمیں رعایا کے کل فرقوں کو یکساں تعلیم ہوتی ہے اگرچہ وہاں کی تعلیم عمدگی اور بہتری میں اپنی نظیر آپ ہی ہے مگر افسوس یہ ہے کہ وہاں کسی خاص فرقہ رعایا کے واسطے کسی قسم کی مذہبی تعلیم دی نہیں جاسکتی اور اسیواسطے وہاں کی تعلیم باوجود اچھا ہونے کے بھی مسلمانوں کے واسطے بالکل ناکتفی ہے۔ کیونکہ جو طالب علم وہاں پڑھتے ہیں انکو دلوں میں دینی تعلیم نہ پانے کی وجہ سے اسلام کی وہ عظمت اور عزت نہیں رہتی جو ایک تعلیم یافتہ مسلمان کے دل میں ہونی چاہئے۔ اسی خیال سے علے العموم بہت سے مسلمان اپنی اولاد کو اُس فائدے سے محروم رکھتے ہیں جو اور قومیں ان مدارس سے حاصل کر رہی ہیں اور وہ اپنے بچوں کو مسجدوں میں تعلیم کیواسطے بھیج دیتے ہیں۔

میں خود ملاں ہوں اور مسجدوں میں پلا ہوں اور میرا بہت سا وقت ابتک بھی مسجدوں میں گذرتا ہو لیکن میں اسبابت کے کہنے سے کسی طرح رک نہیں سکتا کہ جو لڑکے مسجدوں میں تعلیم کے واسطے بھیجے جاتے ہیں وہ بجائے اسکے کہ وہاں جاکر کچھ سیکھیں اپنی عمر کا وہ حصہ جو نہایت ہی قدر کے قابل ہے بہت کچھ ضائع کرتے ہیں کیونکہ اکثر مسجدوں کے امام جو ان لڑکوں کے اُستاد ہوتے ہیں قرآن شریف کو بخوبی روان پڑھنے کی استعداد بھی نہیں رکھتے پس ان معصوم بچوں کی تعلیم کا اندازہ ہر ایک سمجھ دار آدمی اسی بات سے کرسکتا ہے کہ کیسی ہوگی۔ اس صورت میں نہ گورنمنٹ سکولوں کی تعلیم مسلمان لڑکوں کیواسطے مکتفی ہے اور نہ مسجدوں کی تعلیم انکے واسطے مفید۔ اگرچہ گورنمنٹ سکولوں میں دنیا کے کام دھندوں کے قابل تو وہ ہو بھی جاتے ہیں لیکن مسجدوں میں دنیا تو کجا دین بھی حاصل نہیں کرتے جسکے واسطے وہاں بٹھائے گئے تھے۔ کیونکہ وہاں کلام اللہ روان پڑھنے کی استعداد بھی انہیں حاصل نہیں ہوتی پھر دینی مسائل کا سیکھنا کیونکر ہوسکتا ہے۔ والدین نے تو اپنے لڑکوں کو صرف دین سکھانے کی خاطر سکول میں بھیجنے کی بجا مسجد میں بٹھایا لیکن وہاں قرآن مجید بھی صحت کے ساتھ پڑھنا نہیں سیکھا اور عمر کا قیمتی حصہ یونہی ضائع ہوگیا۔ اب بڑے ہوگئے۔ شادی بھی ہوگئی۔ دنیاوی تعلیم کس وقت حاصل کریں۔ عیال کے لئے روزی کا فکر کریں یا تعلیم پاویں۔

گورنمنٹ سکولوں اور مسجدوں کی تعلیم کے سوا شہروں میں مشن سکولوں میں بھی تعلیم ہوتی ہے لیکن پیارے مسلمانو! ہماری اولاد وہاں سے بھی کوئی فائدہ نہیں اُٹھاتی بلکہ وہاں سے تو سراسر نقصان ہی نقصان کی جھولیاں بھر کر لاتے ہیں کیونکہ وہاں ہمارے مذہب کی توہین کیجاتی ہے۔ ہماری اولاد کے دلوں میں دین مقدس اسلام کی بے وقری اور بیقدری کوٹ کوٹ کر بھری جاتی ہے۔

پس ان مندرجہ بالا نقصوں کی وجہ سے مسلمانوں کو اپنی اولاد کی تعلیم کے واسطے کوئی خاص انتظام جو دنیاوی اور دینی تعلیم کے واسطے کافی ہو کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے اور ایک ایسے مدرسے کی سخت ضرورت ہے جسمیں دنیوی تعلیم بھی ہو تو اسکے ساتھ ہی دینی تعلیم بھی عمدگی سے دیجاوے تاکہ وہ دین و دنیا میں عزت حاصل کرنے کے قابل ہو سکیں چنانچہ اسی بات کو مدنظر رکھکر اس انجمن نے ایک سکول جسکو افتتاح کے واسطے یہ جلسہ قرار دیا گیا ہے اور جسکی تعلیم کا نقشہ عام طور پر شائع کیا جا چکا ہے اور جسکا کسیقدر حال منشی شمس الدین صاحب اسسٹنٹ سکرٹری انجمن اور شیخ محمد کاظم صاحب نے بھی بیان کیا ہے جاری کیا ہے۔ آپ صاحبوں کو بخوبی معلوم ہو چکا ہوگا کہ جو تعلیم اس مدرسے کیواسطے تجویز کی گئی ہے وہ مسلمانوں کے واسطے نہایت ہی ضروری ہے کیونکہ اگر ایک مسلمان طالب علم کو دینی تعلیم نہوگی تو وہ قیامت کے دن اپنے خالق کے سامنے منہ دکھانے کے قابل ہرگز نہوگا اور اگر دنیوی تعلیم نہوگی تو وہ اس زمانے میں اپنی زندگی کو دنیا میں خوشی لی اور فارغ البالی سے ہرگز گذار نہیں سکتا۔

اب اس موقع پر مجھے اس بات کا جتلانا بھی نہایت ضروری ہے کہ انجمن کی مدرسہ کھولنے کی آرزو کیوں باہمت قوم کے ہمدرد اصحاب کی کوششوں سے پوری ہوئی اور وہ کس قسم کے لوگ ہیں اور انکے خیالات کیسے ہیں۔ اس کار خیر میں خداوند تعالیٰ کی عنایت سے وہ لوگ شامل ہیں جو سرکاری دفاتر میں ملازم ہیں اور اپنے ان اوقات میں جو ملازمت سے بچ رہتے ہیں اس انجمن کے کاروبار میں مصروف رہتے ہیں۔
یہ سب اکثر تعلیم یافتہ نوجوان ہیں جنہوں نے مدارس میں تعلیم پائی ہے اور اپنے گھروں میں کسیقدر دینی تعلیم بھی حاصل کی ہے۔ وہ دنیاوی تعلیم سے بھی مستفید ہو چکے ہیں اور دینی تعلیم سے بھی بقدر ضرورت واقف ہیں۔ انکو مسلمانوں کی موجودہ خوار و ذلیل حالت سے مفصل طور پر آگاہی ہے۔ اور اسیواسطے وہ جانتے ہیں کہ

اپنی قوم کو اس ذلت وخواری سے نکالیں اور اپنے بچوں کو دینی و دنیوی دونو قسم کی تعلیم دیکر اسلام کی ترقی میں کوشش کریں - یہ سب لوگ اپنی کسی قسم کی ذاتی خواہش کو پورا کرنا نہیں چاہتے بلکہ وہ محض للہ اس کار خیر میں شریک ہیں بلکہ اپنی گرہ سے خرچ کرتے ہیں - اپنے اس وقت کو جسمیں انہیں آرام لینا چاہئے یا اپنے گھر کے کاموں میں مصروف ہونا چاہئے اس عمدہ کام کی تکمیل میں صرف کرتے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ قوم انکی اس کام میں مدد کرے قوم سے مدد لینے کی درخواست کے واسطے وہ بلاتمیز ادنے واعلے ہر ایک اہل اسلام کی خدمت میں جاتے ہیں اور نہایت ادب وعجز سے اپنے خیالات انکے سامنے ظاہر کرتے میں خدا کا شکر کرتا ہوں کہ قوم انکے خیالات کی طرف متوجہ ہوتی جاتی ہے - ہمت اور کوشش ان نوجوانوں کے صرف اسی سبب سے ہے کہ وہ دنیوی تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم پاچکے ہیں اور امید ہے کہ جب اسیطرح کے اور نوجوان جو اس مدرسہ میں دونوں قسم کی تعلیم حاصل کر کے کثرت سے ہو جاوینگے تو قومی اور دینی کاموں کے لئے خاطر خواہ امداد پہنچائیں گے خدا تعالے وہ دن جلد لاوے کہ انکے ہمخیال کثرت سے پیدا ہو جاویں - پس تمام مسلمانوں پر فرض ہے - کہ وہ سب ملکر اس کام میں شریک ہوں اور جس طرح کہ یہ لوگ روپے سے - مال سے - وقت سے - زبان سے غرض ہر قسم کی امداد سے اس کام کو پورا کرنیکی کوشش کر رہے ہیں اسی طرح انکے ساتھ مدد کرنے میں شریک ہوجاویں تاکہ ہماری قوم بھی ذلت کے گڑھے سے نکلکر عزت حاصل کرے +

میں اس وقت قوم کے نوجوانوں کو خصوصاً مخاطب کرتا ہوں اور کہتا ہوں کہ وہ ضرور اس جماعت میں شامل ہوکر اپنی قوم کے سدھارنے کی طرف متوجہ ہوں کیونکہ ہم بڈھے آدمی تو اپنی عمر کھا چکے ہیں کوئی دن کے مہمان ہیں -

اور اب اسلام کو اسلام کی اپنی خوبصورت شکل میں قائم رکھنا نوجوان مسلمانوں کا ہی خاص کام آ ہے بلکہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ اب اسلام کی عزت و منزلت نوجوان مسلمانوں ہی کی ہمت پر موقوف ہے۔ اور اسیواسطے انکو ہرگز ہرگز غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ انہیں اسلامی کام کو تمام کاموں پر مقدم سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ ان کی اس وقت کی توجہ اور کوشش ان کی آیندہ نسلوں کیواسطے ایک قابل اقتدا نمونہ ہو جائیگی اور نہایت ہی مفید اثر پیدا کریگی ؛

یہ کہنا بھی مجھے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ یہ کام جو اسوقت شروع کیا گیا ہے وہ کسی ایک آدمی یا فرقے کا یا ایک آدمی یا فرقے کے واسطے ہرگز نہیں بلکہ وہ ساری قوم کا کام ہے اور ساری قوم کے واسطے۔ پس سب مسلمانوں کو خواہ وہ کسی ہی فرقے کے کیوں نہوں لازم اور ضروری ہے کہ وہ ایک وسیع دائرۂ اسلام میں شامل ہونے کے باعث اس قومی کام میں دل و جان سے مدد دیں اور باہمی فروعی اختلافات کے تنفر کے ناکافی حیلوں کو چھوڑ دیں۔

میں اپنے خدا پر بھروسا کرکے اپنی اس امید کے ظاہر کرنے سے بھی نہیں رک سکتا کہ خدا نے چاہا تو عنقریب وہ وقت آنے والا ہے کہ شہر کے محلوں کی جن مسجدوں میں لڑکے تعلیم پاتے ہیں انجمن ان استادوں کو ماہواری مدد دیکر اپنی سکول کے متعلق کرلے۔ اس سے میری یہ غرض نہیں کہ استادوں سے ان لڑکوں کو لیکر اس سکول میں داخل کرلے بلکہ صرف یہ مطلب ہے کہ ان لڑکوں کی تعلیم انجمن کے تعلیمی نقشے کے مطابق ہو اور ابتدائی تعلیم لڑکوں کی وہیں اپنے اپنے محلوں کی مسجدوں میں ہو۔ جب وہ لڑکے اعلے جماعت میں تعلیم پانے کے لائق ہو جائیں تو سکول میں لے لئے جاویں ؛

اب میں اپنی تقریر کے خاتمے پر تمام برادران حاضرین جلسہ سے درخواست

کرتا ہوں کہ وہ میری دعا میں جو میں اپنے خالق ۔ اپنے مالک ۔ اپنے رازق سے
مانگتا ہوں آمین کے لفظ سے مدد دیں ۔ اے ہمارے قصوروں کو معاف
کرنے والے ! اے ہماری بھول چوک سے درگزر کرنے والے ! اے جسکو
چاہے ذلت دینے والے اور جسے چاہے عزت بخشنے والے ۔ اب تیری یہ قوم
اپنے قصوروں ۔ اپنی خطاؤں ۔ اپنی بداعمالیوں سے نادم ہو کر تیرے
حضور آئی ہے ۔ تیرے سوا اسکو کہیں جگہ نہیں ملتی اب تو اسے اپنے
پاس جگہ دے اور اپنی عام رحمت سے اسکے گناہوں کو معاف کر اور اپنی
طرف بُلا ۔ اور اپنے پیارے رسول جناب محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ
و علے آلہ و اصحابہ وسلم کی پیروی کی توفیق عنایت کر ۔ اللّٰہم یسر لنا امورنا ؛

ان کے بعد خلیفہ عماد الدین صاحب مونی و قاضی فاضل و انسپکٹر مدارس
زنانہ انجمن نے کھڑے ہو کر کہا کہ میں طالب علمی کی حالت میں ہوں مگر باوجود
سکے اس مدرسے کی امداد کے واسطے میں دس روپے یکمشت چندہ اور عصہ/
روپیہ ماہوار کے حساب سے عہ سالانہ چندہ دیتا ہوں اور میں امید کرتا ہوں کہ
حاضرین جلسہ بھی اپنی عالی حوصلگی ظاہر کر کے اس قومی کام کے اجرا کیواسطے
کافی امداد دینگے ۔ اسکے بعد حاضرین جلسہ نے چندہ یکمشت و ماہوار لکھوانا
شروع کیا ۔ چنانچہ دونوں فہرستیں الگ الگ ذیل میں درج کیجاتی ہیں ؛

فہرست چندہ یکمشت

| نمبر | نام | رقم | کیفیت |
|---|---|---|---|
| ۱ | خلیفہ عماد الدین صاحب ۔ موچی دروازہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ | صہ | |
| ۲ | حکیم غلام نبی صاحب زبدۃ الحکما ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ | عصہ | |
| ۳ | حاجی عبد الرحمان صاحب گھڑی ساز ۔ انارکلی ۔ ۔ ۔ | عہ | وصول |
| ۴ | والدہ محمد اسحاق و اہلیہ میاں غلام محمد مرحوم سوداگر [illegible] | عامر | |

| نمبر | نام و پتہ | رقم | کیفیت |
|---|---|---|---|
| ۵ | میاں الٰہی بخش صاحب دریائی باف کوچہ تیرگراں ... | عا ر | وصول |
| ۶ | میاں محمد چٹو صاحب علاقہ بند - طویلہ شاہ نواز ... | ما ر | |
| ۷ | میاں نجم الدین صاحب جلد ساز - لوہاری منڈی ... | عمہ ر | وصول |
| ۸ | منشی انعام علی صاحب بی اے - موچی دروازہ ... | عمہ ر | وصول |
| ۹ | سید امیر علی شاہ صاحب رسالدار میجر بہادر ... | ۱۱ | وصول |
| ۱۰ | میاں فقیر اللہ صاحب کتب فروش - تکیہ سادھواں ... | عمہ ر | وصول |
| ۱۱ | منشی الہ داد صاحب - نالاب لنگے منڈی ... | عمہ ر | |
| ۱۲ | منشی جلال الدین صاحب - محلہ چابک سواراں ... | عہ | وصول |
| ۱۳ | منشی امیر الدین صاحب - متصل مسجد صوفی ... | عہ | وصول |
| ۱۴ | میرزا عبد الرحیم صاحب - چوہٹہ مفتی باقر ... | عہ | وصول |
| ۱۵ | میرزا فدا حسین صاحب - محلہ ملتانیاں ... | عہ | |
| ۱۶ | مرزا قاسم بیگ صاحب - مسجد وزیر خاں مرحوم ... | عمہ ر | |
| ۱۷ | مولوی برکت علی صاحب پلیڈر - کشمیری بازار ... | عہ | |
| ۱۸ | ڈاکٹر سید امیر شاہ صاحب - موچی دروازہ ... | عہ | |
| ۱۹ | مولوی غلام محمد صاحب مدرس برانچ سکول ... | عصہ ر | وصول |
| ۲۰ | ڈاکٹر محمد الدین صاحب - حویلی میاں خاں ... | للعہ | وصول |
| ۲۱ | سید دلاور علی شاہ صاحب - کناری بازار ... | سے ر | |
| ۲۲ | حافظ غلام سرور صاحب - موچی دروازہ ... | ۸ ر | وصول |
| ۲۳ | منشی محمد رمضان صاحب - ... | ۲ ر | وصول |
| ۲۴ | مولوی الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ - انارکلی ... | عہ | وصول |
| ۱۵ | منشی محمد اشرف صاحب - موچی دروازہ ... | ۸ ر | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۲۶ | سید فتح علی شاہ صاحب ڈپٹی ملو یار شاہ نواز ..... | ۵ | وصول |
| ۲۷ | محمد بوٹا صاحب پہلوان۔کوچہ کندیگراں .... | ۵ | وصول |

کل میزان سما للعہ

۲

باقی وصول

۵ ۱۱ سالہ۵

۱۰

فہرست چندہ سالانہ

| | | |
|---|---|---|
| ۱ | خلیفہ عماد الدین صاحب۔موچی دروازہ ......... | عہ |
| ۲ | شیخ غلام قادر صاحب۔چوہٹہ مفتی باقر ......... | عمر |
| ۳ | چودہری حسین بخش صاحب ............ | عمر |
| ۴ | مستری محمد عالم صاحب۔جوڑے موری ........ | لے |
| ۵ | منشی عمر الدین صاحب۔متصل حویلی نواب صاحب ....... | عمر |
| ۶ | میاں محمد بخش صاحب مالک مطبع تاج الہند ....... | عہ |
| ۷ | منشی عبد اللہ صاحب۔دفتر اگزیمنر ......... | عہ |
| ۸ | میاں محمد لیسین صاحب۔کوچہ کرم بخش نقاش ...... | عمر |
| ۹ | منشی احمد الدین صاحب سٹوڈنٹ گورنمنٹ کالج لاہور ..... | عہ |
| ۱۰ | منشی احمد الدین صاحب سید مٹھہ .... | عہ |
| ۱۱ | بابو محمد بخش صاحب۔دفتر اگزیمنر ......... | عمر |
| ۱۲ | بابو نبی بخش صاحب ........... | عمر |
| ۱۳ | منشی تاج الدین صاحب ........... | عہ |
| ۱۴ | منشی عبد اللطیف صاحب۔موچی دروازہ .......... | عمر |
| ۱۵ | منشی محمد حسین صاحب ............ | عمر |

| | | |
|---|---|---|
| ۱۶ | مولوی کرم بخش صاحب مدرس برنچ سکول ........ | کم اس دفعہ |
| ۱۷ | منشی خیر الدین صاحب متصل مسجد صوفی ........ | ۲ |
| ۱۸ | منشی فضل الدین صاحب - دفتر اگزیمنر ........ | ۲ |
| ۱۹ | میاں بدر الدین صاحب - نمبردار قلعہ گوجر سنگھ ...... | ۲ |
| ۲۰ | میاں نظام الدین صاحب معرفت نمبر ۱۹ ........ | ۲ |
| ۲۱ | مستری الہی بخش صاحب ........ | ۲ |
| ۲۲ | محمد بوٹا صاحب پہلوان - کوچہ کندیگراں ........ | ۲ |

اس سب کارروائی کے بعد شیخ عبد اللہ صاحب نے کھڑے ہوکر بیان فرمایا کہ اگرچہ اس وقت حاضرین جلسہ کی عالی حوصلگی کے سبب چھ سو سے زیادہ چندہ یکمشت لکھا گیا جسمیں نصف سے زیادہ اسی وقت وصول بھی ہوگیا اور امید کیجاتی ہے کہ باقی بھی بہت جلد وصول ہوجائیگا اور ڈیڑہ سو سے زیادہ سالانہ چندہ بھی لکھا گیا ہے مگر ایسے بڑے کام اور قومی اصلاح اور ترقی کے واسطے یہ رقمیں کبھی طمانیت اور تسلی بخش نہیں ہوسکتیں - وہ سب قومی کام جو اس انجمن کے پیش نہاد خاطر ہیں اور جنہیں سو ایک مدسے کا اجرا ہے وہ ہرگز کبھی پوری نہیں ہوسکتے جب تک کہ ایسی رسمیں مسلمانوں میں جاری نہوں جن سے ہرایک مسلمان کے گھر سے ماہوار یا ہفتہ وار یا کسی اور موقعہ پر ایک مقررہ مقدار مدد نہ پہنچے انجمن کی ایک نہایت آسان اور بڑی باوقعت اور قابل قدر تجویز جو بادی النظر میں بیشک حقیر نظر آتی ہو مگر ذرا غور کرنیسے یقیناً ثابت ہوجاتا ہے کہ قومی ترقی کے واسطے اسکے برابر کوئی اور تجویز ہرگز نہیں ہے میں اس کے اجرا کے واسطے جمیع برادران حاضرین جلسہ سے درخواست کرتا ہوں کہ انجمن کے مقاصد کی تکمیل کے واسطے ہرایک مسلمان بھائی کے گھر میں صبح شام روٹی پکنے کے وقت مٹھی بھر آٹا رکھا

جانے جو مختلف محلے سے جمع ہوکر انجمن میں پہنچ جایا کریں میری درخواست ہے کہ جو صاحب اس تجویز کو پسند کریں ۔ وہ نجم الدین خانصاحب جلد ساز کو جنہوں نے کمال ہمت اور فراخ حوصلگی سے انجمن کی طرف سے آٹا جمع کرنے کا کام اپنے ذمہ لیا ہے اور آدمعاون اپنا اس کام کے واسطے انجمن کو دیا ہے اطلاع دیں تاکہ وہ انکی مکان پر اگر ہفتہ وار یا جسطرح مقرر کیا جائے آٹا لایا کریں ۔ اگر یہ رسم اس شہر لاہور میں پوری طرح جاری ہوجائے تو صرف یہی رقم مسلمانوں کی تعلیم کے واسطے کافی ہوسکتی ہے +

اس تقریر کے ختم ہونے پر دعاے خیر کے بعد جلسہ برخاست ہوا +

## شملے سے انجمن کی امداد

اس انجمن کے ممبران موجودہ شملہ کی کچھ دنوں سے تحریک تھی کہ ایک واعظ صاحب انجمن کی طرف سے اس مقام پر تشریف لاویں جو انجمن کی اغراض اور مقاصد کو تفصیل کے ساتھ شہر کے لوگوں میں بیان کریں ۔ چنانچہ اس تحریک کے بموجب انجمن نے حافظ شیخ غلام محی الدین صاحب صوفی واعظ انجمن کو وہاں روانہ کیا اور انہوں نے شہر مذکور میں جاکر مختلف مساجد میں وعظ کیا اور برادران اسلام کو انجمن کے مقاصد و اغراض ۔ اہل اسلام کی موجودہ پست و ذلیل حالت اور انکی بہتری کی تجاویز سنائیں اللہ کا شکر ہے کہ ان وعظوں کے اثر سے عموماً برادران اسلام شملہ نے اس قومی کام کی طرف توجہ کی اور حاجی دین محمد صاحب سوداگر ۔ خواجہ رمضان جو صاحب ۔ منشی محمد فخر الدین صاحب ٹھیکہ دار ۔ سید شریف حسین صاحب سوداگر ۔ شیخ کریم اللہ صاحب گھڑی ساز ۔ منشی عبد الکریم صاحب سوداگر ۔ مولوی حبیب اللہ صاحب امام مسجد کشمیریاں ۔ مولوی عبد السلام صاحب امام مسجد کشمیریاں کی سعی سے جسکی انجمن نہایت ہی مشکور ہے ایک معقول رقم امداد انجمن کے واسطے فراہم ہوئی جسکی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے اور انجمن بارگاہ ایزدی میں ان جملہ

ضرورت پڑی چنانچہ مدرسہ میں ۱۹۴ طالب علم داخل ہو گئے اور پانچ مدرس مقرر کئے گئے
مگر ابتدائی نومبر سے پہلی جماعت میں تعداد طلبا اسقدر بڑھ گئی کہ ایک اور زائد مدرس
کی ضرورت پڑی چنانچہ اب یکم نومبر سے چھ مدرس کام کر رہے ہیں اور تعلیم باقاعدہ
جاری ہوگئی ہے ؛

شیخ انعام علی صاحب بی اے پروفیسر اورینٹل کالج لاہور اور شیخ غلام قادر صاحب
لاہوری نے ۲۴ اکتوبر کو اس مدرسے کا ملاحظہ کیا اور مدرسے کی نسبت رائے لکھی
جسکی نقل ذیل میں درج کی جاتی ہے ؛

مینے آج مدرسہ انجمن حمایت اسلام کو دیکھا ۔ میں اول ہی اس بات کو سننے سے
کہ تعداد طلباء قریباً پونے دوسو ہے بہت خوش ہوا ۔ مینے بالعموم جماعت دوم
اور بالخصوص جماعت پنجم کا ملاحظہ کیا ۔ پچھلی جماعت کے طلباء کا امتحان بھی انگریزی
حساب اور فارسی میں لیا ۔ میں معلم صاحب کی خوش خلقی سے بہت خوش ہوا ۔
انگریزی میں جو لڑکے موجود تھے اُنہوں نے مجھکو خوب سُنایا ۔ حساب میں بھی امید ہے
کہ استاد کی توجہ سے لڑکے اچھے ہو جائینگے ۔ فارسی کا سبق سننے سے مجھے اطمینان
ہوا ۔ جو امور قابل اصلاح پائے وہ مفصلہ ذیل ہیں ۔ کمرہ جماعت پنجم کا تنگ ہے
اور خصوصاً دھوپ سے طلبا کو بہت تکلیف ہوتی ہوگی ۔ جب مینے ایک سوال حساب
طلبا کو سمجھانا چاہا تو بورڈ ندارد تھا ۔ جغرافیہ سیکھنے کے لئے کوئی نقشہ بھی نہ تھا ۔ مجھے امید
ہے کہ آج کی سب کمیٹی بورڈ اور نقشجات کے خریدنے کی تجویز کریگی ۔ بالعموم مدرسے کے معائنہ
سے مجھے اطمینان ہوا ؛

۳۰ نومبر ۱۸۸۴ء کو جناب سید عبداللہ صاحب سپرنٹنڈنٹ دفتر فارسی صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بھی اس
مدرسے میں تشریف لائے اور اسسٹنٹ سکرٹری صاحب نے انکی خدمت میں مدرسے کے تمام حالات اور
اُسکی تعلیم کی سکیم اور مدرسے کی اجرا کی ضروریات تفصیل کے ساتھ بیان کیں تو اُنہوں نے تمیز کا جماعت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱- سب صفت وثنا خالق بیچون کی ذات اقدس کو لائق اور سزاوار ہے جو انتظام دنیا کو عجیب حکمت سے قائم کرتا ہے اور درود نامحدود اسکے حضرات انبیا کی ارواح مطہرہ پر ہو جنکی تعلیم کی روشنی سے تمام عالم منور ہو رہا ہے۔ خصوصاً جناب حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی ذات بابرکات کی بابت کیا ہی کہنا ہے کہ جنہوں نے انبیاے سابقین کی کمی کو احسن طریقہ سے کامل فرمایا +

۲- اسکے بعد ناظرین رسالہ کی خدمت میں ظاہر کیا جاتا ہے کہ مذہب مقدس اسلام کے مخالف جہاں اور کئی اعتراض لایعنی اس سچے دین پر کرتے ہیں ایک یہ اعتراض بھی کیا کرتے ہیں کہ اسلام میں شمشیر سے دین پھیلانے اور بنی آدم کو جبر سے مسلمان کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور وہ لوگ اپنے اس خیال کی تائید میں کلام اللہ سے چند آیات پیش کرتے ہیں۔ ہم اس رسالے میں اس قسم کی آیات ترجمے سمیت لکھینگے اور مخالفین کے خیالات ظاہر کرکے انکے جواب نہایت انصاف سے دینگے اور بغیر قومی تعصب کے تہذیب کے ساتھ بتائینگے کہ ان آیات کا جو مطلب ان لوگوں نے سمجھ رکھا ہے وہ قرآن سے نہیں نکلتا اور نہ شارع علیہ السلام کا منشا وہ ہے جو انہوں نے سمجھ رکھا ہے۔ بلکہ ہم ثابت کرکے دکھائینگے کہ قرآن کا منشا اصلاح کا قائم کرنا اور فساد کا مٹانا ہے۔ پس مخالف ناظرین سے درخواست کیجاتی ہے کہ وہ اس رسالے کے ملاحظے کے وقت سابقہ بغض و عداوت سے اپنے دل کو بالکل پاک اور صاف کرلیں پھر یقین کیا جاتا ہے کہ انکو یہ ضرور ماننا پڑیگا کہ ملک یا قوم یا کنبے کے مستند شخص کے واسطے اس طریق عمل سے جو اسلام میں جہاد کے نام سے موسوم ہے ہرگز چارہ نہیں بلکہ ہر ایک شخص کو خواہ وہ کتنا ہی رحیم کیوں نہو اس عمل پر

کاربند ہونا پڑتا ہے۔ وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ +

# لفظ جہاد کے معنوں کی تحقیق اور اسکی اقسام

۱۳ - یہ لفظ جہد بالفتح یا جہد بالضم سے مشتق ہے جو طاقت یا وسعت کے معنی رکھتا ہے۔ چنانچہ قاموس کے صفحہ ۲۷۳ میں لکھا ہے الجهد الطاقة و بالضم المشقة ۔ اور قرآن شریف میں اِس لفظ کا استعمال تین معنوں میں آیا ہے۔

(۱) بیان و تبلیغ قرآن۔ جیسے کہ اُنیسویں سیپارے میں سورۃ الفرقان کے پانچویں رکوع میں ہے۔ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ۝ ترجمہ اور جھگڑا کر اُن سے ساتھ اُس کے جھگڑا بڑا۔ (۲) جابرانہ حکم یا جبر بلا قتل جیسے بیسویں سیپارے میں سورۃ العنکبوت کے پہلے رکوع میں ہے۔ وَ اِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۔ ترجمہ اور اگر جھگڑا کریں تجھ سے دونو اسواسطے کہ تو شریک لا دے ساتھ میرے اُس چیز کو کہ نہیں واسطے تیرے ساتھ اس کے علم۔ (۳) عبادت و نفس کشی در راہ خدا۔ جیسے اکیسویں سیپارے میں سورۃ العنکبوت کی آخری آیت میں ہے۔ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۔ ترجمہ ۔ اور جن لوگوں نے ہماری راہ میں محنت کی البتہ ہم ان کو اپنے راستے دکھائینگے +

پس ان آیات سے ثابت ہے کہ پادری ہیوز صاحب کا یہ دعوے[ل] کہ لفظ جہاد قرآن شریف میں جہاں جہاں استعمال میں آیا ہے وہاں کافروں پر حملہ کرنا مراد ہے غلط ثابت ہوا۔ مگر اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ لفظ جہاد کا اطلاق اس محنت

---

[ل] دیکھو پادری صاحب کی ڈکشنری اسلام +

شفقت پر بھی آیا ہے جو دشمنوں کے مقابلے میں پیش آتی ہے اور قرآن شریف کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ یہ جہاد تین اقسام پر منقسم ہے۔ (۱) دفعیہ۔ (۲) انتقامیہ (۳) انتظامیہ۔ پس اب ہم پہلے تو ان تین اقسام جہاد کا تفصیل وار بیان کرینگے پھر اُن آیات کو معرض بحث میں لائینگے جن پر ہمارے مخالف معترض ہیں۔

# قسم اوّل جہاد دفعیہ

۴۳ ۔ جہاد دفعیہ سے ہماری مراد وہ جہاد ہے جو دشمنوں کی حملہ آوری سے اپنے آپ کو بچانے کے لئے کیا جائے۔ جیسے کہ دوسرے سیپارے میں سورۃ البقر کے ۲۴ رکوع میں ہے وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ترجمہ۔ اور لڑو خدا کی راہ میں اون لوگوں سے کہ لڑتے ہیں تم سے اور زیادتی مت کرو۔ تحقیق اللہ زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اِس آیت کے پہلے جملے میں دو باتیں قابلِ غور ہیں۔ (۱) یہ کہ لڑائی محض خدا کے لئے ہو نہ نفسانی خواہش کے لئے۔ (۲) یہ کہ اُن لوگوں سے لڑنے کا حکم ہے جو مخل امن ہوں جس تعلیم الٰہی کو ضد ہے۔ اور اس آیت کے دوسرے حصے سے واضح ہوتا ہے کہ جو لوگ زیادتی کرتے ہیں یعنی لڑائی میں ابتدا کرتے یا معین حد سے تجاوز کرتے ہیں اُن سے اللہ تعالے خوش نہیں۔ اور یہ لڑائی فقط اپنی بچاؤ اور امن قائم رکھنے کے لئے (جو قرآن کا اصل مدعا ہے) کی جاتی ہے۔ دوسرے مقام پر یعنی سترھویں سیپارے میں سورۃ الحج کے پانچویں رکوع کی آخری آیت میں ہے۔ إِنَّ اللَّهَ يُدَافِعُ عَنِ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُورٍ ترجمہ۔ تحقیق اللہ اُن لوگوں سے جو ایمان لائے ضرر دفع کرتا ہے۔ تحقیق اللہ ہر خیانت کرنیوالے شکر نہ کرنیوالے کو دوست نہیں رکھتا۔ اِس آیت کے پہلے جملہ سے صاف واضح ہوتا ہے کہ لڑائی

ئی کرنے کا قرآن مخالف ہے کیونکہ وہ ان سب کی حفاظت کی ذمہ واری اپنے
پر نازل کرتا ہے چنانچہ سترھویں سیپارے میں سورۃ الحج کے چھٹے رکوع میں
یا ہے۔ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ
صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ
كَثِيْرًا ط ترجمہ - اور اگر نہ ہوتا دور کرنا اللہ کا لوگوں کو انکے بعض کا
بعض سے البتہ ڈھائے جاتے راہبوں کے خلوت خانے اور ان سے مراد من کی تہلکت
یاد کانے مراد ہیں) اور مدرسے اور عبادت خانے اور مسجدیں جن میں اللہ کا
ت نام لیا جاتا ہے - اس آیۂ کریمہ سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ اس لڑائی کی
لت مذکورہ معبدوں کی حفاظت ہے - کیا اس آیت کو دیکھکر ہمارے مخالفین
رآن شریف کی نے رعایت تعلیم کے قائل نہ ہونگے اور کیا اب بھی اس تعلیم کے منشا کو
ہن میں رکھکر جہاد ایمان بالجبر کا خیال نہ چھوڑینگے کیا کبھی جبری تعلیم بھی
وسرے مذاہب کے معبدوں کی حفاظت کی ذمہ واری تسلیم کرسکتی ہے ہرگز نہیں
بلکہ آیات مذکورہ سے صاف ظاہر ہے کہ منشاے قرآنی وہ نہیں ہے جو ہمارے
مخالفین بیان کرتے ہیں - پھر دوسرے مقام پر دوسرے سیپارے کے اخیر میں سورۃ البقر
کے ۳۳ رکوع میں اسی آیت کے مضمون کے متعلق یوں آیا ہے - وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ
النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ ترجمہ - اور اگر نہ ہوتا
دفع کرنا اللہ کا لوگوں کو انکے بعض کا بعض سے البتہ بگڑ جاتی زمین - اس آیت
سے بھی صاف واضح ہوتا ہے کہ جہاد لڑائی فساد کے فرو کرنے اور عامۂ خلائق کے
امن قائم کرنے کے واسطے ہے ناظرین اس حقیقت کو فکر اور غور سے ملاحظے میں لاکر
اصل مقصد کو حاصل کریں +
۷ - اہل دانش و بصیرت کی خدمت میں عرض کی جاتی ہے کہ مذکورۂ بالا حقیقت کا

مطلب اور منشا ہرگز نہیں کہ قرآن شریف ضرر پہنچانے والوں اور مفسدوں کے
...نے ہی کی تعلیم کرتا ہے اور اسکی یہی غرض ہے ہاں نہیں نہیں بلکہ وہ خواہان امن اور
...است گار صلح سے عہد کرنے کو بھی مستعد ہے کیونکہ اسکی ان کوششوں کی اصل غرض
...نیا میں امن وچین کا قائم کرنا ہے۔ جب اسکی غرضیں اور امیدیں تلوار اٹھائے
...ر خونریزی کئے بغیر ہی برآویں تو ازیں چہ بہتر جیسا کہ پانچویں سیپارہ میں سورۃ النسا
...ے بارھویں رکوع میں آیا ہے۔ فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَ
اَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا۝ ترجمہ
پس اگر تم سے الگ ہو جاویں (دشمن) پھر نہ لڑیں تم سے اور تمہارے ساتھ صلح
...رنی چاہیں پس اللہ نے تمہارے واسطے ان کے اوپر راہ نہیں کی۔ اس آیت شریفہ
کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر کفار اپنے کشت وخون اور فساد سے باز آجائیں اور امن
کے خواہاں ہوں تو اُن سے لڑنا جائز نہیں۔ پھر دسویں سیپارے میں سورۃ التوبہ
کے پہلے رکوع میں ایک آیت یہ ہے کہ اِلَّا الَّذِيْنَ عَاهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ
ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْئًا وَّ لَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْا
اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ ط اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ۝ ترجمہ
مگر وہ لوگ مشرکوں میں سے جنکے ساتھ تم نے عہد باندھا پھر انھوں نے نہ اس
میں سے کچھ کم کیا اور نہ تمہارے نقصان کے لئے کسی کی مدد کی پس تم اُن کا عہد
انکی مدت معہود تک پورا کرو تحقیق اللہ تعالے ڈرنے والوں کو دوست رکھتا ہے
اس آیہ کریمہ سے صاف ہدایت ہوتی ہے کہ اگر مفسد لڑائی کو روکیں اور صلح
کی قبولیت کا عہد باندھیں اور اپنے عہد پر قائم رہیں تو اون سے لڑنا جائز
نہیں پھر اسی سیپارے اور اسی سورہ کے دوسرے رکوع کے شروع میں ہی
یوں حکم ہوتا ہے اِلَّا الَّذِيْنَ عَاهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ج

لَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيمُوْا لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ

ترجمہ - مگر جن لوگوں سے مسجد حرام کے نزدیک تم نے عہد کیا تھا پس جبتک وہ لوگ تمہارے ساتھ سیدھے رہیں تم بھی اُن کے ساتھ سیدھے رہو تحقیق اللہ ڈرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اس رجیانہ آیت سے بھی یہی حاصل ہوتا ہے کہ اگر فریقین کے عہد و پیمان سے لڑائی رُک جائے تو ایسے صاحب روش کو اللہ تعالے متقی کے لقب سے ملقب کرتا اور اُسے دوست رکھتا ہے - غرض قرآن حمید سے اِس مضمون کی آیتیں کہاں تک نقل کی جاویں وہ تو بہت ہیں - اب اَور آیات کو منصفوں کی تلاش پر چھوڑا جاتا ہے اور اِس موقع پر ایک سوال کرنا ضروری سمجھا جاتا ہے کہ اے صاحبان اِنصاف! کیا مذکورہ بالا شرائط جبری تعلیم میں جائز سمجھی جاسکتی ہیں اور کیا جبری تعلیم کی غرض یہ بھی ہوتی ہے کہ اگر مخالف صلح کے عہد نامے پر اپنی مخلصی چاہیں تو انہیں مخلصی دی جائے - اور جب اِس قسم کی تعلیم جبری نہیں تو پھر کلام مجید کی تعلیم کو جبری تعلیم کا الزام دینا کونسا انصاف ہے - خوب یاد رکھو کہ اگر قرآنی جہاد کا مطلب امن کا قائم کرنا نہوتا اور اسکا منشا یہ ہوتا کہ غیر مذہب والوں سے بزور شمشیر ایمان قبول کرایا جائے تو ہرگز اِس قسم کے معاہدے جائز نہ رکھتا اور شریروں اور مفسدوں کو جنہوں نے ایذا اور ضرر رسانی اپنا شیوہ کر رکھا تھا معاہدوں پر مخلصی نہ دیتا بلکہ معاہدہ کرنے والوں کو جب وہ صلح و امن کے خواستگار ہوتے صاف کہہ دیتا کہ تم صلح کیوں چاہتے ہو میری غرض تو اس لڑائی سے یہ ہے کہ تم سے ایمان قبول کرایا جائے - اور جب رسول خدا صلعم کے وقت اور انکے خلفاء رضوان اللہ علیہم کے وقت اور ان کے بعد کے زمانوں میں جیسا کہ تاریخ کے ملاحظے سے معلوم ہوتا ہے غیر مذہب کے لوگوں سے جبرًا ایمان قبول نہیں

کرایا گیا بلکہ غیر مذہب والے مسلمانوں کی سلطنت میں انکے زیر سایہ رہا کئے اور انکے اقتدار کے زمانے میں جبکہ ایمان بالجبر کا حکم ہونے کے باعث سب کے سب لوگ مسلمان بنائے جاسکتے تھے ان کے محکوم بالجبر مسلمان نہیں کئے گئے تو اس سے بھی اس امر کا ثبوت ملتا ہے کہ مسلمانوں میں مسئلہ جہاد ایمان بالجبر کا استعمال نہ تھا +

۸ - اوپر کے بیان سے مسئلہ جہاد کی اصل حقیقت خوب واضح ہوتی ہے اور منصف آدمی اسی کو دیکھ کر اس الزام لایعنی سے کہ قرآن بزور شمشیر اسلام کے پھیلانے کی ہدایت کرتا ہے باز آسکتے ہیں مگر ہمارے مخالفوں کو تعصب اور نفسانیت کی وجہ سے ان آیات پر تشفی نہیں ہوتی اور وہ کچھ اور آیتیں اپنے لایعنی دعوے کی تائید میں پیش کرتے ہیں اور اپنے زعم میں سمجھتے ہیں کہ ان آیات سے ثابت ہے کہ قرآن شریف ایمان بالجبر کی تعلیم کرتا ہے - اگرچہ ہمیں اس امر کا سخت افسوس ہے کہ یہ لوگ قرآن شریف کے عام منشا کا لحاظ نہیں کرتے مگر تو بھی ہم ان کی خاطر اُن آیات سے جنکو وہ لوگ ایمان بالجبر کی ہدایت کرنے والی سمجھتے ہیں ثابت کرینگے کہ وہ بھی مذکورہ بالا مضمون ہی کی موید ہیں مگر اس مطلب کے ثابت کرنے سے پہلے اُن آیات کو ناظرین رسالہ کے سامنے پیش کیا جاتا ہے جو جہاد ایمان بالجبر کے بارے میں نفی عامہ کا حکم رکھتی ہیں +

۹ - قرآن شریف جہاد ایمان بالجبر کی نفی کرتا ہے - سورہ بقر کے ۳۴ رکوع میں جو تیسرے سیپارے میں ہے جہاد ایمان بالجبر کی یوں نفی کی ہے - لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ قَدْ تَبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ ج ترجمہ دین میں زبردستی نہیں تحقیق ظاہر ہو گیا راہ پانا گمراہی سے - اس آیت شریف کے پہلے فقرے سے یہ امر صاف واضح ہوتا ہے کہ جہاد ایمان بالجبر کی ممانعت کی گئی ہے اور دوسرے جملے میں ایمان کی قبولیت کا مدار تعلیم پر رکھا گیا ہے - دوسرے مقام پر یعنی گیارھویں سیپارے میں سورہ یونس کے دسویں رکوع میں اسی مضمون کے متعلق یوں آیا ہے - اَفَاَنْتَ تُکْرِہُ النَّاسَ

حَتّٰی یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ ۝ - ترجمہ آیا تو زبردستی کریگا لوگوں پر یہانتک
کہ وہ مسلمان ہو جائیں - اِس آیۂ کریمہ میں اللہ جل جلالہ اپنے رسول اکرم کو ارشاد
فرماتا ہے اور ہدایت کرتا ہے اور اپنا اصلی منشا ظاہر کر کے یوں فرماتا ہے کہ تو ظاہری
زبردستی سے کسیکو مسلمان نہیں بنا سکتا - دیکھو اس آیت معظمہ سے آزادیٔ مذہب کا
اثبات اور جہاد ایمان بالجبر کی نفی کیسے صاف اور واضح الفاظ سے نکلتی ہے - خدا کرے
کہ ہمارے ظاہر بین مخالف کج بینی اور کج بحثی کو چھوڑ کر انصاف کی طرف توجہ کریں -
پھر تیسویں سیپارے کی سورۃ الاعلےٰ میں خدا تعالےٰ اپنے رسول کریم صلعم کو یوں حکم
فرماتا ہے فَذَکِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّکْرٰی ۝ - ترجمہ - پس نصیحت کر اگر نصیحت کرنا
نفع کرے - اس آیت محترمہ سے بھی یہ مقصود حاصل ہوتا ہے کہ صرف رسول اللہ ہی
ایک ناصح ہیں جو پوری توجہ سے جہاد ایمان بالجبر کے مخالف ہیں کیونکہ جب نصیحت سے
ایمان کی قبولیت کی دعوت ہو تو پھر جہاد ایمان بالجبر کی کیا ضرورت ہے - پھر اسی
سیپارے کی سورۃ الغاشیہ میں ہے - فَذَکِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَکِّرٌ ۝ لَسْتَ
عَلَیْھِمْ بِمُصَیْطِرٍ ۝ - ترجمہ - پس نصیحت کر سوا اسکے نہیں کہ تو نصیحت کرنیوالا ہے -
تو ان پر داروغہ نہیں ہے - یہ آیۂ کریمہ بھی مذکورۂ بالا بیان کی موید ہے شرح کرنے
کی کچھ ضرورت نہیں کیونکہ اس کے ظاہر الفاظ سے بلا تاویل جہاد ایمان بالجبر کی نفی
ہوتی ہے پھر ایک اور مقام پر یعنی چھبیسویں سیپارے میں سورۂ ق کے آخری
رکوع میں یوں تلقین ہوتی ہے - وَمَآ اَنْتَ عَلَیْھِمْ بِجَبَّارٍ فَذَکِّرْ بِالْقُرْاٰنِ
مَنْ یَّخَافُ وَعِیْدِ ۝ - ترجمہ - اور تو انپر زور کرنیوالا نہیں ہے پس
نصیحت دے قرآن کے ساتھ اُس شخص کو جو میری ڈرانے سے ڈرتا ہے - ایسا ہی وہ ا
چودھویں سیپارے میں سورۂ نحل کے آخری رکوع میں یوں تعلیم ہوتی ہے -
اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ - ترجمہ - بلا اپنے

پروردگار کی راہ کی طرف حکمت اور نیک نصیحت کے ساتھ - یہ آیۂ شریفہ بھی بغیر از
تاویل مذکورہ بالا بیان کی موید ہے -اِس سے زیادہ انسان کی مذہبی آزادی کو
برقرار رکھنے والی اور جہاد بالجبر کی مخالف اور زیادہ کیا تعلیم ہو سکتی ہو پھر تیسویں
سیپارے کی سورۃ الکافرون میں ہے۔ لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ ۝ ترجمہ -
تمہارے واسطے تمہارا دین اور ہمارے واسطے ہمارا دین - پھر اٹھارہویں سیپارے
میں سورۂ نور کے ساتویں رکوع میں یہ فرمان ہوتا ہے - قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰہَ
وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ج فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْہِ مَا حُمِّلَ وَعَلَیْکُمْ مَا
حُمِّلْتُمْ ط وَاِنْ تُطِیْعُوْہُ تَھْتَدُوْا ط وَمَا عَلَی الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ
الْمُبِیْنُ ۝ ترجمہ - کہ یا محمدؐ - فرمانبرداری کرو اللہ کی اور اسکے رسول کی - پس
اگر پھر جاؤ تو سوا اسکے نہیں کہ اسی کے ذمے ہے جو اِس پر رکھا گیا اور تمہارے
اوپر ہے وہ جو کچھ رکھا گیا تم پر اور اگر فرمانبرداری کرو اسکی راہ پاؤ اور
پیغمبر کے اوپر اور کچھ نہیں مگر پہنچا دینا ظاہر - دیکھو اس آیت سے بھی آدمی کی
حقیقت کے قبول کرنے نکرنے میں کیسی فعل مختاری ثابت ہوتی ہے اور یہ آیت بھی
جہاد ایمان بالجبر کے پوری پوری منافی ہے ‌+

اس مقام پر اہل بصیرت سے ایک سوال کیا جاتا ہے امید ہے کہ وہ انصاف
سے جواب دینگے - اور وہ سوال یہ ہے کہ جس کتاب کی تعلیم زبردستی اپنے مذہب
کے رواج دینے کے منشا کے متعلق ہو وہ مذکورہ بالا شرائط کی موید ہو سکتی
ہے - اور جب یہ نہیں تو صاف ظاہر ہے کہ کلام مجید جسمیں اس قسم کی تعلیم ہو اس کا
ہرگز یہ منشا نہیں کہ جہاد ایمان بالجبر سکھائے - اور یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ
ایک جگہ تو وہ اپنا منشا اسطرح سے بیان کرے کہ دین میں زبردستی نہیں اور
قبولیت ایمان تحقیق تعلیم پر انحصار رکھتی ہے پھر دوسری جگہ پر اسکے مخالف جبراً

تعلیم کا کیوں ارادہ ہونے لگا اور یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ وہ اپنے منشا کے برخلاف آپ ہی کہنے لگے۔ الغرض مسطورۂ بالا آیات سے قرآنی منشا دربارۂ نفی جہاد ایمان بالجبر کی خوب توضیح ہوتی ہے۔ اب حق تو یہ ہے کہ جو مخالف مذکورہ جہاد کا اثبات قرآن شریف سے کرنا چاہتے ہیں انکے واسطے مذکورۂ بالا مضمون ہی کافی ہے مگر پھر بھی آیات متنازعہ فیہ کو جن سے وہ لوگ جہاد ایمان بالجبر کے دعوے کا اثبات کرتے ہیں نقل کرکے انکا جواب لکھتے ہیں۔

۱۰ جو آیات مخالف پیش کرتے ہیں اُن سے بھی جہاد ایمان بالجبر کا دعویٰ ثابت نہیں ہوتا۔ اس قسم کی آیات میں پہلی آیت دسویں سیپارے کی سورۃ التوبہ کے پہلے رکوع میں ہے۔ فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ترجمہ۔ پس جب امن کے مہینے گذر جاویں تو مشرکوں کو جہاں پاؤ مارو اور پکڑو اور ہر گھات کی جگہ انکے واسطے بیٹھو پس اگر توبہ کریں اور نماز کو قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں تو انکے راستے چھوڑ دو تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ میرے معزز دوست عبد اللہ آتھم صاحب مسیحی اس آیت کے مضمون کی نسبت فرماتے ہیں کہ چونکہ مذکورہ آیت میں مخلصی مخالفان نماز اور زکوٰۃ پر رکھی گئی ہے تو ایمان بالجبر کے جہاد کے اصول کے قائم ہونے میں کیا شک ہے۔ ہماری طرف سے صاحب موصوف کو یہ جواب ہے کہ جناب اوّل تو منشاء عام قرآنی کو ملحوظ خاطر رکھیں جو دفعات بالا میں ہم بیان کر آئے ہیں جس سے جہاد ایمان بالجبر کی صاف صاف نفی نکلتی ہے اور اسکے روسے تو آپکو یہ خیال دل میں بھی نہ لانا چاہیئے۔ دوسرے جاننا چاہیئے

مگر مندرجہ مذکورہ آیت کی ماقبل آیات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کفار جن سے لڑائی تھی دو فریق تھے - ایک تو وہ جن سے لڑائی کے بند رکھنے کا عہد ہو چکا تھا اور وہ اپنے عہد پر قائم تھے ان سے لڑنے کا تو حکم ہے ہی نہیں کیونکہ جب وہ لڑائی کے بغیر ہی امن و امان قائم رکھتے ہیں تو پھر ان سے لڑائی کا کیا فائدہ - دوسرے وہ جنہوں نے عہد شکنی کی تھی اور صلح کے عہد کو توڑ دیا تھا اور جو منشائے قرآنی کے مخالف تھے اور ان آیات میں انہی سے لڑائی کرنے کا حکم ہوتا ہے اگرچہ اس آیت کے پہلے حصے سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو صلح کی کچھ پروا نہ کرتے لڑائی جاری رکھنی چاہیئے لیکن فی الحقیقت یہ مدعا نہیں کیونکہ اللہ تعالٰے نے اسی آیہ کریمہ کے دوسرے حصے میں فرمایا کہ اگر وہ بحالت قبولیت اسلام صلح چاہیں تو انکا راستہ چھوڑ دو اور اگر یہ صورت قبول نہ ہو اور وہ کافر ہی رہیں اور صلح چاہیں تو پھر بھی انکی صلح قبول کرو - دیکھو مذکورہ بالا آیت کے بعد کی آیت وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝ - ترجمہ - اور اگر مشرکوں میں سے کوئی ایک تجھ سے پناہ مانگے تو اسکو پناہ دے یہانتک کہ اللہ کا کلام سنے پھر پہنچا دے اسکو اسکی امن کی جگہ میں یہ اسواسطے ہے کہ وہ ایک ایسی قوم ہے جو نہیں جانتی - اس آیت میں مشرکین سے ایک اور رعایت کی گئی ہے یعنی یہ کہ جہاں انکی جائے پناہ ہو خواہ دار الحرب خواہ دار الاسلام انکو پہنچا دینا چاہیئے - یہ تعلیم بھی صاف طور پر مذہبی آزادی پر مبنی ہے - اور یہ ظاہر ہے کہ جبری تعلیم سے ایسی سلوکوں کی ہرگز امید نہیں ہو سکتی - ہماری تحقیق میں یہ لڑائی بھی دفعیہ کی لڑائی تھی جیسا کہ اس سورہ کے دوسرے رکوع میں ہے - وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ ترجمہ - اور انہوں نے تم سے پہلی بار لڑنا شروع کیا - یعنی اس آیت میں اللہ تعالٰے

ون کی پیشدستی کرنے کو ظاہر کرتا ہے پس اس حالت میں جہاد ایمان بالجبر کا اثبات
ہوتا +

سری آیت - جس سے عبد اللہ آتھم صاحب اپنے مضمون کی تائید نکالتے ہیں
یں سیپارے میں سورۃ التوبہ کے چوتھے رکوع کی یہ آیت ہے - قَاتِلُوا الَّذِيْنَ
ؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ
رَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
ىٰ يُؤْتُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ٥ - ترجمہ - لڑائی
ان لوگوں سے جو ایمان نہیں لائے ساتھ اللہ کے اور نہ ساتھ قیامت کے
نہیں حرام جانتے اُس چیز کو جسے اللہ اور اُسکے رسول نے حرام کیا ہے اور نہیں قبول
ے سچے دین کو ان لوگوں میں سے جنہیں کتاب دی گئی ہے یہاں تک کہ دیویں جزیہ
نی پول ٹیکس) اپنے ہاتھ سے اور وہ زیر دست ہوں اس آیت کے مضمون کو
اظرین کے زیر نظر ہیں اور انہیں صاف دکھائی دیگا کہ اس آیت سے توصاف
مفوں کی مخلصی جزیہ پر رکھی گئی ہے جو عین ضد اور منافی جہاد ایمان بالجبر کے
کیونکہ اس آیت کے دوسرے حصے میں جو لفظ مِنْ ہے وہ بیانیہ ہے جو حصہ
کے اَلَّذِيْنَ کا بیان کرتا ہے یعنی وہ لوگ جو اہل کتاب ہیں اور اس طرح
ں آیت کا سارا مضمون اہل کتاب کے متعلق ہو جاتا ہے اور یہ لڑائی انتظامیہ جہاد
داخل ہے - معلوم نہیں ہمارے دوست آتھم صاحب اِس آیت کے کونسے الفاظ
اپنا مدعا نکالتے ہیں +

سری آیت - صاحب موصوف دسویں سیپارے اور سورۃ الانفال کے پانچویں
ع کی یہ آیت پیش کرتے ہیں - وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ
وْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ٥

ترجمہ - اور ان سے یہانتک لڑو کہ فتنہ نہ رہے اور تمام دین اللہ کے واسطے ہو جائے پس اگر باز رہیں تو تحقیق اللہ اُس چیز کو جسے وہ کرتے ہیں دیکھنے والا ہے - اس آیت کے بعد وَیَکُوْنَ الدِّیْنُ کُلُّهٗ لِلّٰهِ (یعنی تمام دین اللہ کے واسطے ہو جائے) سے جہاد ایمان بالجبر ثابت کرتے ہیں لیکن اگر گذشتہ دفعات کی تحقیقات کو ذہن میں رکھینگے اور اس آیت کی ماقبل آیات کو ملاحظہ فرمادینگے تو اس آیت کو بھی جہاد ایمان بالجبر کا مویّد نہ پاوینگے - مخفی نہ ہے کہ قرآنی تعلیم کا بڑا منشا اور مطلب اللہ تعالٰی کا جلال اور بزرگی اور قدرت اور اعلاے کلمۃ اللہ ہے - اسی بنا پر مسلمان ارکان حج اور عبادت الٰہی ادا کرنے کے لئے خانۂ کعبہ میں اپنے مخالفوں کے زور کے سبب منع کر دئے گئے تھے جیسا کہ اس آیت کی ماقبل کی آیات سے معلوم ہوتا ہے - پس اللہ تعالٰے نے یہ حکم دیا کہ تم اپنے مخالفوں سے لڑائی یہانتک کرو کہ ارکان حج اور عبادت بے خطرہ ادا ہو جائے - یہی معنی ہیں وَیَکُوْنَ الدِّیْنُ کُلُّهٗ لِلّٰهِ کے ہماری تحقیقات کے بموجب یہ لڑائی بھی دفعیہ تھی +

۱۱ - اب ہم چند آیات قرآنی تعلیم رحیمانہ اور کریمانہ کے بارے میں لکھتے ہیں جن سے مخالفوں پر واضح ہو جائیگا کہ قرآن کسقدر احسان عام اور ہمدردی کا دوست ہے اور وہ کہاں تک خطا کاروں کی تقصیروں سے درگزر کرنے اور دُشمنوں کے لئے دعائے خیر کرنے اور عام ہمدردی کی تعلیم کرنے کی ہدایت کرتا ہے +

۱۲ - سورۃ الرّعد کے تیسرے رکوع میں جو تیرھویں سیپارے میں ہے اپنی کریمانہ اور رحیمانہ تعلیم سے مصیبت کے وقت صبر کرنے اور بدی کے عوض نیکی کرنے کی تعلیم یوں کرتا ہے - وَالَّذِیْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ - ترجمہ - اور وہ ایسے لوگ ہیں

يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ۝ ترجمہ - نہیں
دیا تم کو تمہارے گھروں سے یہ کہ تم ان سے احسان کرو اور انکی طرف انصاف کرو
تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے انصاف کرنے والوں کو۔ ناظرین کیا جبری تعلیم اسی
کو کہتے ہیں۔ پھر سورہ آل عمران کے ۱۷ رکوع میں جو چوتھے سیپارے میں ہے اپنے
دشمنوں سے درگذر کرنے اور انکے لئے دعا کرنے کی تعلیم ہوتی ہے - فَاعْفُ عَنْهُمْ
وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ - ترجمہ پس انکو معاف کرو اور انکے واسطے بخشش مانگ۔
ان احکامی آیات کو توریت اور انجیل کے اخلاقی حصے سے مقابلہ کرو پھر معلوم ہوگا
کہ وہاں ایسے جامع اور مکمل اور مفصل احکام نہ ہونگے پس جب ایک کتاب کی تعلیم ایسی
کریمانہ اور رحیمانہ ہو تو اس کا معلم اس صفت سے کیوں موصوف نہ ہو جو
سیپارہ و سورۂ مذکورۂ بالا کے اسی رکوع میں اسکے واسطے بیان کی گئی ہے یعنی
فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ج وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ
لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ ص ترجمہ - پس اللہ کی رحمت سے نرم ہوا تو
انکے واسطے اور اگر تو سخت خو اور سخت دل ہوتا البتہ تیرے پاس سے بھاگ جاتے
اس آیۂ کریمہ میں کفار عرب کے مسلمان ہونے کی وجہ رسول کریمؐ کی نرم دل ہونے
پر رکھی گئی ہے پس جبکہ ایسی تعلیم ہو اور رسول کریمؐ ایسی صفت سے موصوف ہو تو
کیوں نہ تمام دنیا کو اس کی تابعداری کا حکم ہو اور اسکی پیروی کی جائے۔ پھر سورۂ
الاحزاب کے رکوع ۳ میں جو اکیسویں سیپارے میں ہے یوں آیا ہے - لَقَدْ كَانَ
لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ
الْآخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيرًا ۝ - ترجمہ - البتہ تحقیق ہے تمہارے واسطے

رسول تھا اُنکے پیروی اچھی واسطے اُس شخص کے کہ امید رکھتا ہے خدا کی اور
کے دن کی اور یاد کرتا ہے اللہ کو بہت +

الغرض قرآنی منشاء در بارہ مسئلہ احسان عام آپ صاحبوں کے گوش گذار
کیا گیا اور یاد رہے کہ وہ آیت جس کا مضمون یہ ہے کہ یہود اور نصاریٰ کو دوست
نہ پکڑو یہاں دوستی سے مراد دینی دوستی ہے نہ دنیاوی کیونکہ اس آیت اور نیز
دوسری آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ یہود و نصاریٰ مسلمانوں کو اپنا دوست
بنانا چاہتے تھے جیسا چھٹے سیپارے میں سورۃ المائدہ کے ۱۱ رکوع میں ہے وَلَتَجِدَنَّ
أَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ ۚ ذَٰلِكَ
بِأَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيسِينَ وَرُهْبَانًا وَأَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ۔ ترجمہ۔
اور البتہ پاویگا تو نزدیک تر اُنکا دوستی میں واسطے اُن لوگوں کے جو ایمان
لائے ہیں اُن لوگوں کو کہ کہتے ہیں ہم نصاریٰ ہیں یہ اس واسطے ہے کہ بعض اُنمیں
سے پادری ہیں اور عبادت کرنیوالے ہیں اور یہ کہ وہ تکبر نہیں کرتے۔ پھر سورہ بقر
کے ۱۴ رکوع سیپارہ اول میں ہے وَلَن تَرْضَىٰ عَنكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَىٰ
حَتَّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۔ ترجمہ۔ ہرگز راضی نہیں ہوں گے تجھ سے یہود اور
نصاریٰ جب تک تو انکی پیروی نہ کرے۔ پس دینی امورات میں بے سمجھے سوچے
کسی اہل مذہب کا ساتھ دینا کوئی اہل بصیرت و اہل دانش قبول نہ کریگا بلکہ ایسا
کرنا نہ صرف ناجائز ہی ہے بلکہ گناہ عظیم ہے۔ بھلا جس مذہب کا یہ منشا ہو کہ وہ
اپنی حقیقت کو سچ جانتا اور مانتا ہو اور ساتھ ہی اسکے دوسرے مذہب کی مذہبی
امورات سے بھی دوستی اور محبت کرنے کی تلقین کرتا ہو تو وہ یا تو اپنی آپ
مخالفت کرتا ہے یا دھوکہ بازی سے دوسرے مذہب کو اچھا جانتا ہے۔ کیونکہ
جب اس نے اپنی حقیقت کو سچ جانا تو دوسرا مذہب اسکے نزدیک سچ نہیں ہوسکتا

(۳) احبار باب ۲۴ آیت ۱۶ - اور وہ جو خداوند کے نام پر کفر بکیگا جان سے مارا جائیگا ساری جماعت اُسے سنگسار کریگی خواہ وہ مسافر ہو خواہ دیسی ہو جب اس نے اسکے نام پر کفر کہا تو وہ جان سے ضرور مارا جائیگا

(۴) اگر تمہارے درمیان تیری کسی بستی کے پھاٹک کے اندر جو خداوند تیرا خدا تجھکو دیتا ہے کہیں کوئی مرد یا عورت پائی جاوے جس نے خداوند تیرے خدا کے حضور بدکاری کی کہ اسکے عہد کو توڑا ہو اور جاکے غیر معبودوں کی بندگی کی ہو خواہ سورج خواہ چاند خواہ آسمان کے کسی جرم کو جنکی پرستش کا میں نے حکم نہیں کیا اور یہ تجھے کہا جاوے اور تو سن پاوے اور تحقیقات کرے اور دیکھو یہ سچ نکلے اور یہ بات یقین کو پہنچ جاوے کہ اسرائیل میں ایسا گھنونا کام ہوا تو اس مرد یا اس عورت کو جس نے یہ برا کام کیا اپنے پھاٹک کے باہر لا اور اس مرد یا اس عورت کو یہاں تک پتھراؤ کیجیو کہ یہ دونوں مرجائیں اور وہ جو واجب القتل ہے دو تین آدمیوں کی گواہی سے قتل کیا جاوے

۱۶ - ان آیات توریت کے ملاحظہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں جہاد ایمان بالجبر کا خلاف حکم ہے - لیکن جیسا کہ ہم پہلے ثابت کر آئے ہیں قرآن مجید کہیں ایسا حکم نہیں دیتا - تو اس سے ثابت ہے کہ قرآن مجید کی تعلیم پر جو یہ الزام لگایا گیا ہے کہ وہ جہاد ایمان بالجبر کا حکم کرتا ہے یہ محض غلط اور صرف افترا ہے اور درحقیقت وہ امن و امان کے قائم کرنے کی نہایت عمدہ تعلیم کرتا ہے ہاں اسمیں شبہہ نہیں کہ جس کتاب مقدس کو عیسائی واجب العمل سمجھتے ہیں اسمیں ایسا حکم موجود ہے - اور اسواسطے درحقیقت عیسائی مذہب پر وہ الزام صحت کے ساتھ قائم ہوتا ہے نہ اسلام پر +

## انجمن حمایت اسلام لاہور کی تازہ کارروائیوں

**وعظ** - انجمن کا ہفتہ وار اتوار کا معمولی جلسہ معینہ تاریخ کو ہوتا رہا - اور وقتاً فوقتاً ... کو حضرت شیخ محمد الدین صاحب صوفی ... نے مختلف مضمون ...

انجمن نے بیرونجات میں جاکر وعظ فرمانے اور انجمن کے مقاصد واغراض کو اہل اسلام کے ذہن نشین کرنے کی خدمت اپنے ذمہ لی ہے چنانچہ وہ ایک دفعہ شملہ میں جا چکے ہیں جسکی کیفیت درج رسالہ ہوچکی ہے اور اب شہر جالندھر میں گئے ہوئے ہیں جسکی مفصل کیفیت انکی واپس آنے پر درج رسالہ ہوگی اور آئندہ بھی جہاں جہاں انجمن مناسب سمجھیگی وہ تشریف لیجاوینگے
اس شہر میں مولوی سید احمد علی صاحب کے سوا ایک اور واعظ کی ضرورت تھی اسلئے یکم دسمبر ۱۸۸۹ء سے سید محمد شاہ صاحب جو کلام اللہ کے قاری ہیں اور اس سے پیشتر ممالک ہند میں جابجا وعظ کہتے رہے ہیں واعظ انجمن مقرر ہوئے۔

**تربیت یتامے** - ۹ - اگست سے اخیر دسمبر ۱۸۸۹ء تک مد زکوٰۃ میں یہ رقوم آئیں
میاں قادر بخش صاحب خوجہ - معرفت مولوی کرم بخش صاحب - منشی الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ
منشی نظام الدین صاحب اورسیر - میاں فقیر اللہ صاحب تاجر کتب - منشی فضل الٰہی صاحب
بابو غلام محمد صاحب - منشی محمد الدین صاحب پلیڈر جہلم - عید الفطر پر کھلوں کی آمد
اس سے پہلے کی آمد پچھلے سالوں میں درج ہوچکی ہے اور شملہ سے جو رقم مد زکوٰۃ میں آئی اسکی تفصیل بھی پہلے لکھی گئی ہے - ماہ دسمبر میں اس مد سے ... خرچ بھی ہوئے جسکا مصرف قابل بیان ہے - اور وہ یہ ہے - کہ ایک بال بچوں والی دیہاتی عورت جسکا خاوند فوت ہوچکا تھا لدھیانہ میں اگر مفلسی کے ہاتھ سے تنگ ہوکر عیسائی ہوگئی اور اسکے بچوں کو عیسائیوں نے اپنے اہتمام میں لے لیا - کچھ دنوں بعد وہ پھر مسلمان ہوگئی اور اسنے عیسائیوں سے اپنے بچے مانگے انہوں نے نہ دئے - عورت نے نالش کی وہاں سے بھی عیسائیوں کے حق میں فیصلہ ہوا اور اپیل در اپیل ہوکے مقدمہ چیف کورٹ

# زکوٰۃ کا ایک نہایت عمدہ مصرف

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم صلے اللہ علیہ وسلم

انجمن حمایت اسلام لاہور کا (جسنے اسلام کے مقدس اصولوں کی حقیت کا ثبوت دینے۔ اہل اسلام کی اصلاح معاشرت۔ اُنکے لڑکوں اور لڑکیوں کی مذہبی تعلیم کا کام شروع کیا ہوا ہے)۔ یہ بھی منشا ہے کہ مفلس لاوارث مسلمان یتیم بچوں کی پرورش کیواسطے انتظام کرے۔ چنانچہ اس غرض کے لئے روپیہ جمع اور خرچ کرنا شروع کردیا ہے اور مدرسۃ المسلمین متعلقہ انجمن میں جو ایسے طلبا پڑھتے ہیں بعض کو فیس معاف اور بعض کو سامان تعلیم دیا جاتا ہے۔ اور بعض کو وظیفہ ملتا ہے اور خداوند کریم کے فضل وکرم اور برادران اسلام کی مدد کے بھروسے پر جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع لاہور کی خدمت میں درخواست بھی کی گئی ہے کہ اس قسم کے جو مسلمان بچے عدالت لاہور میں آئیں وہ انجمن کو دئے جائیں اور اگر قوم نے امداد کی تو تمام اضلاع پنجاب و ہند میں ایسی درخواستیں کیجاوینگی بنابراں یہ انجمن اہل نصاب برادران اسلام کیخدمتمیں جو سالہا سال سے ہزارہا روپئے زکوٰۃ کے تقسیم کیا کرتے ہیں درخواست کرتی ہے کہ وہ اس مبارک موقع تقسیم زکوٰۃ پر اُن مسکین قابل رحم بیکس مفلس یتیم بچوں کی پرورش کیواسطے اپنے مال زکوٰۃ سے حصہ نکالکر انجمن میں دیں جنکے والدین اُنکے سر سے گذر جاتے ہیں۔ جنکی متعلقین کا سایہ اُنپر نہیں رہتا جو بچپن ہی میں بے یار ومددگار رہ جاتی ہیں

# انجمن حمایت اسلام لاہور کی
# سالانہ رپورٹ بابت ۱۸۸۶ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

جن اعلےٰ قدرت والے۔ وسیع علم والے۔ غفور و رحیم کی اعلےٰ حکمتوں اور
قدرتوں کا ایک ادنےٰ نمونہ یہ ہے کہ انسان کو پانی کے قطرے سے پیدا کر کے
اُسے اشرف المخلوقات ہونے کا خلعت پہنایا۔ اور اسپر اسکو عقل و نطق
کے زیور سے آراستہ فرمایا۔ تاکہ وہ عقل سے اپنے خالق کو پہچانے۔ نطق
کے ذریعے اسکی الوہیت اور وحدانیت کا اقرار کرنا اپنی سعادت اور فلاح
دارین جانے۔ وہی ایک معبود جسکی حمد کا نغمہ ساری مخلوق کے واسطے جائز
گانا ہے۔ وہی ذات واجب الوجود جسکی تسبیح ہماری زندگی کا واجب ترانہ
ہے اس رؤف و کریم کی جو اعلےٰ عنائتیں اور نے غایت نعمتیں انسان پر مبذول
ہوئی ہیں ان سب سے بڑھکر انبیا علیہم الصلوٰۃ کا وجود با جود ہے جنہیں
سب سے بعد جناب سرور کائنات مفخر موجودات خاتم المرسلین فخر الاولین
والآخرین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ہے جنکے
باعث ہمیں خیر الامم کے لقب سے ملقب ہونے کا فخر حاصل ہوا اَللّٰھُمَّ
صلِّ علیٰ محمد و علےٰ آلِ محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم و علےٰ آل ابراھیم انک حمید مجید

یہ وہی پاک رسولؐ ہیں جنکی بدولت ہمیں قرآن مجید۔ فرقان حمید کی سی نعمت عظمیٰ عطا ہوئی جو ہماری روحانی و جسمانی بیماریوں کے واسطے ایک کامل نسخہ ہے اور دنیاوی زندگی کے لئے ایک حقیقی رفیق ہی نہیں بلکہ سچا راہنما ہے۔ وہی نبی کریمؐ جنکی طفیل ہمیں اُس دین اسلام کے ساتھ منسوب ہونے کی وجہ سے اور افراد انسان پر فخر ہے جو صداقت و راستی میں دُنیا کے سب دینوں سے ممتاز ہے۔ پس ہماری یہ زبان کہاں کہ اسکی اِن اعلےٰ نعمتوں کا شکریہ ادا کر سکے۔ ہماری یہ مقال کہاں کہ اسکی اور نیز غایت عنایتوں کا سپاس بیان کرا سکے۔ جب یہ نہیں تو یہی سہی کہ اس سے دعا مانگیں اور کہیں اللھم ربنا لاتواخذنا ان نسینا او اخطانا فاغفرلنا ذنوبنا وارحمنا انت مولنا انت ربنا انت ولینا لاملجأ الا الیک ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار اللھم ربنا ثبتنا علے الایمان اللھم ربنا احینا علی سنتہ وامتنا علی سنتہ ولاتخذ لنا فی الدنیا والاخرة یا ولینا یا مولینا لا الہ الا انت علیک توکلنا و الیک المصیر اللھم ربنا یسرلنا امورنا وایدنا علی اعدائنا یا نعم النصیر ونعم الوکیل آمین +

امابعد برادران اسلام کو معلوم ہونا چاہئے کہ اُس پاک اور شایستہ قوم کی جو کسی زمانے میں دین و دُنیا کے کاموں میں سارے جہان کی قوموں کی اُستاد تھی آج یہ نوبت ہے۔ کہ دنیا کی قوموں میں مفلس و ناتوان ہو گئیہ

نے سروسامان ہے تو یہ - نہ تجارت و حرفت کی طرف اس کا خیال - نہ علم و دولت میں ترقی کرنے کا دہیان - نہ اپنی دینی و دنیوی حالت کے درست کرنے کا فکر - نہ اپنے پاک اور مقدس مذہب کو مخالفین کے لایعنی اعتراضوں کے گرد و غبار سے بچانے کی پروا - ان کے ہم قوم اپنے پاک اور سچے مذہب کو چھوڑ اسکے مذہبی مخالف بنتے جاتے ہیں پر انہیں اتنا افسوس بھی نہیں جتنا گھر کے کسی برتن ٹوٹ جانے کا - ہاں کھیل کود میں مصروف ہونے کو ہوشیار - نکمی سی باتوں پر بیوقوفوں کی طرح لڑنے جھگڑنے دنگہ فساد کرنے کو تیار - فضول خرچیوں میں مشہور - علم کی بے زوال دولت حاصل کرنے سے نفور - اپنے مال و دولت کو عیش و عشرت میں اڑا کر گھر کو پھونک دینے میں مسرور - اپنے دینی بھائیوں کو کافر بنانے - اُن سے بیگانوں کی طرح لڑنے جھگڑنے کے نشے سے مخمور - باوجود اسکے کہ خداوند تعالیٰ نے سب مسلمانوں کو بھائیوں کی طرح زندگی بسر کرنے اور ہر ایک کام کو اتفاق سے سرانجام دینے کا حکم دیا ہے وہ ایک دوسرے کو پھاڑ کھانے میں بھوکے بھیڑئے بے صبور - غرض کوئی عیب نہیں جو انمیں نہو - کوئی برائی نہیں جیسے وہ نہ کرتے ہوں - پس ان خرابیوں کے دفع کرنے - ان برائیوں کے ہٹانے کے لئے لاہور میں **انجمن حمایت اسلام** قائم ہے جسکی یہ دوسری سالانہ رپورٹ مشتہر کی جاتی ہے - اور جو کچھ اس نے سال ۱۸۸۶ء میں کیا ہے اسکو آگے ظاہر کیا جاتا ہے - مگر اس سے پیشتر اسکے مقاصد جو پچھلے سال کی سالانہ رپورٹ - انجمن کے ماہوار

رسالوں میں لکھے گئے ہیں اور انجمن کے واعظوں کے ذریعے بھی مشتہر ہوتے رہتے ہیں پھر بیان کئے جاتے ہیں تاکہ ان اصحاب کو جنھوں نے آج تک ان سے واقفیت حاصل نہ کی ہو اطلاع ہو جائے - اور وہ مقاصد یہ ہیں -

**اوّل** - مخالفین مذہب مقدس اسلام کے جواب تحریری یا تقریری تہذیب کے ساتھ دینے اور اس غرض کے پورا کرنے کے واسطے واعظوں کے تقرر اور رسالے کے اجرا وغیرہ وسائل کو عمل میں لانا +

**دوم** - مسلمان لڑکوں اور لڑکیوں کی مذہبی تعلیم کا انتظام کرنا تاکہ وہ غیر مذہب والوں کی مذہبی تعلیم کے بُرے اثر سے محفوظ رہیں اور اسی غرض کے بموجب اُن مفلس و یتیم بچوں کی تربیت کا انتظام کرنا جو بسبب عدم توجہی مسلمانوں کے مخالفین اسلام کے پنجے میں پھنسکر اپنے دین و ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں اور عذاب دائمی کے مستحق بن جاتے ہیں +

**سوم** - اہل اسلام کو اصلاح طرز معاشرت و تہذیب اخلاق اور تحصیل علوم دینی و دنیوی اور باہمی اتحاد و اتفاق کا شوق دلانا +

اِن اغراض کے ملاحظے سے منکشف ہوتا ہے - کہ انجمن کا منشا ہے کہ ان لوگوں کو جو اپنے پاک دین کی ناواقفیت کے سبب یا کسی لالچ کے مارے دوسرے مذاہب قبول کر لیتے ہیں اور عذاب آخرت کے مستحق بن جاتے ہیں - اس مصیبت سے بچاوے جو قیامت کے دِن انپر نازل ہوگی - انجمن کا مدعا ہے کہ ان بال بچوں کو راہ راست پر لاوے جو مسلمانوں کے گھروں میں پیدا ہوتے ہیں انکے سائے میں پلتے ہیں مگر بڑے ہو کر صرف نام کے

مسلمان ہوتے ہیں۔ نہ انہیں دین کی خبر ہے نہ عاقبت کا فکر۔ انجمن کی یہ
غرض ہے۔ کہ ان مفلس نادار یتیم لاوارث بچوں کی پرورش کا انتظام کرے
جو ماں باپ کی تربیت سے محروم ہو جاتے ہیں جنکو پالنے والے انکے سر سے گذر
جاتے ہیں جنکے خبر لینے والے انہیں بیکسی کیحالت میں چھوڑ جاتے ہیں۔ اور
جو آخرکار پادریوں کے دامن تربیت میں پلکر اپنے باپ دادا کے پاک مذہب
کے مخالف بنے وعظ کہتے پھرتے ہیں۔ انجمن کا یہ مقصد ہے۔ کہ مسلمانوں
کو جو فضول خرچیوں کے مارے روز بروز اپنی جائدادیں بیچتے جاتے ہیں
اپنی عظمت و وقار کھوتے جاتے ہیں۔ اس مصیبت سے جو انپر بلاے ناگہانی
کی طرح ہر روز نازل ہوتی ہے بچاوے۔ انجمن کی یہ خواہش ہے کہ مسلمان
کو جو باوجود ہم مذہب ہونے کے جانی دشمن بن رہے ہیں۔ آپس میں ویسا ہی
بھائی بھائی بنادے جیسا کہ خدا تعالے نے انکو بھائی بھائی بن کر رہنے کا حکم دیا ہے
انجمن کی یہ آرزو ہے۔ کہ مسلمان جو اپنے پاک دین کے احکام اسکی ہدایات پر
نہیں چلتے۔ انہیں دین کا پابند بناوے چنانچہ انہیں مطالب کے واسطے
انجمن نے اپنے رسالے۔ اپنے واعظوں۔ اپنے ممبروں کے ذریعے قوم کو
اسکی حرکتوں سے مطلع کیا۔ قوم کے افراد سوتے تھے انہوں نے انہیں جھنجھوڑ
کر اٹھایا جس طرح کسی بے آب ریگستانی ملک میں ایک ناواقف پیاسا مسافر
سراب کے دھوکے میں پانی کی جگہ ریت کی طرف بھاگتا جاتا ہے۔ قوم اپنی
ترقی اور بھلائی اُن ذرائع میں دیکھ رہی تھی جو اسکے تنزل اور خرابی
کے عمدہ وسائل تھے۔ انجمن نے انکو اس سے متنبہ کیا۔ شور و غل مچاکر

انھیں اپنی بربادی - اپنی خرابی سے واقف کیا - مگر افسوس کہ قوم ابھی اس
خواب غفلت سے بیدار نہیں ہوئی - اپنی مستی سے ہوشیار نہیں ہوئی جس پستی
کے گڑھے میں وہ پھنسی پڑی تھی ابھی اُس سے نہیں نکلی - جس مصیبت میں گرفتار
تھی اُس سے نہیں بچی - جس بلا کے طوفان میں غرق ہونے کو تھی اُس سے
برکنار نہیں ہوئی - وہی اس کی غفلت - وہی اس کی جہالت - وہی اس کی
بے پرواہی - وہی اس کی تباہی - وہی اُس کا باہمی نفاق - وہی اُس کا
وحشیانہ اتفاق - ہاں اس میں بھی شک نہیں - کہ جس طرح ایک بے خبر
مست سونے والا شور و غوغا سے چونک پڑتا ہے - قوم کے افراد اپنی غفلت کی نیند
سے چونک پڑے ہیں - نہیں اتنا ہی نہیں بلکہ کچھ جاگ اُٹھے ہیں - کچھ آنکھیں
مل رہے ہیں - کچھ نیند کے نشے میں حیرانی کے ساتھ اپنی حالت کو دیکھ رہے ہیں
کچھ جاگ کر اپنی پست حالت کو دیکھکر اس امر کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں کہ سب
کو جگائیں - جو جاگ کر حیران بیٹھے ہیں انہیں اپنے ساتھ ملائیں - جو بے خبری
کی نیند میں خراٹے مار کر سوئے ہیں انہیں اٹھائیں - اور بتائیں کہ تمہارا وہ
ہرا بھرا خوبصورت باغ جس کو تمہارے سچے پیشوا - حبیب خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے تیرہ سو برس گذرے بڑی محنت اور مشقت سے لگایا تھا - بہت خوبصورتی
اور عمدگی کے درجے تک پہنچایا تھا - جسکی سرسبزی اور رونق کو دیکھ عالم
دنگ ہو رہا تھا آج وہ تمہاری غفلت - تمہاری بے پرواہی - تمہاری عدم توجہی
سے اجڑ رہا ہے - اس کا بوٹا بوٹا جڑ سے اکھاڑا جاتا ہے - اس کا پتا پتا مخالفوں

کے اندر اجنوں کے پتھروں کے صدمے سے گر کر سڑ جاتا ہے - اس کی پاک و صاف روشن
پر ضلالت و گمراہی کی کیچڑ ہوتی جاتی ہے - مخالف آتے ہیں اسکے میٹھے میٹھے پھل توڑ کر
کھا جاتے ہیں - تمہارے دشمنوں نے اسکے اندر لوٹ مچا رکھی ہے - پر تم ایسے
بے خبر پڑے سوتے ہو - کہ تمہیں اسکی خبر بھی نہیں - اٹھو اٹھو - جاگو اور ہمت
کرو - اس اپنے باغ کو ان لٹیروں سے بچاؤ - دشمنوں سے صاف کرو +

جو کچھ اس انجمن نے سال زیر رپورٹ میں کیا ہے اور جس کا مفصل بیان آگے آئیگا
اس کا اگر بغور نظر دیکھا جاوے تو نتیجہ صرف اتنا ہی ہے جو اوپر لکھا گیا گو انجمن اپنے
ارادوں اور اپنی خواہشوں کے مقابل اسکو کچھ کام نہین سمجھتی تاہم
یہ وہ بھاری کام ہے جس سے اس بات کی امید بندھتی ہے کہ کوئی دن ایسا
بھی آویگا جو یہ پستی میں گری ہوئی غفلت کی نیند میں سوئی ہوئی قوم اوج
ترقی پر متمکن ہو - بیداری اور ہوشیاری کے ساتھ اپنے کام کاج میں مصروف
ہو - الہی وہ دن بہت جلد لا - اور اپنی اس قوم کو بہت جلد وہ روز سعید
دکھا - جس کی تو نے اب امید بندھائی ہے +

انجمن کے مقاصد مندرجہ بالا جو اُسکے ہر ایک رسالے میں لکھے جاتے ہیں - جنہیں
واعظ جا بجا سناتے ہیں - جنکے مشتہر کرنے میں لوگوں کے دلوں میں انکی
خوبی بٹھانے میں انجمن کے ممبر کوشش کرتے ہیں - نہ صرف انجمن کے ممبروں ہی
کو پسند ہیں - نہ صرف لاہور کے باشندوں میں ہی مقبول ہیں - نہ کسی خاص
اسلامی فرقے ہی کے منظور نظر ہیں - بلکہ پشاور سے مدراس تک - برہما سے بمبئی تک

انہیں جس مسلمان نے خواہ وہ کسی اسلامی فرقے سے ہی کیوں نہ تھا بغور سے دیکھا
پسند کیا۔ ان کی تکمیل کو اپنا اصلی کام جانا۔ انکے پورا کرنے کے واسطے انجمن
کی امداد کرنا اپنا مذہبی فرض سمجھا۔ چنانچہ رسالہ ماہ ذی قعدہ و ذی الحج ۱۳۱۲ھ
میں خط و کتابت کے حصے میں جن خطوں کا خلاصہ درج کیا گیا ہے اُن سے اِس
امر کی پوری شہادت ملتی ہے۔ اور یہی سبب ہے کہ اس انجمن کے ممبروں
کی روز بروز کمر ہمت بندھتی گئی۔ اور ان اغراض کی تکمیل میں انہوں نے
بڑے اخلاص سے کوشش کی اور خداوند تعالے کے فضل و کرم سے انہیں اپنے
کام میں بہت کچھ کامیابی ہوئی۔ سال گذشتہ کی نسبت اس سال میں ہر ایک
غرض کے متعلق عمدگی سے کام شروع ہو گیا۔ جسکو کئی حصوں میں بیان کیا جاتا ہے
اور آپ صاحبوں کو ان پر غور کرنے۔ انکی آئندہ ترقی کے واسطے امداد کرنے
کی تکلیف دی جاتی ہے +

## حصہ اول وعظ

جیسا کہ۔ سال گذشتہ کی رپورٹ میں لکھا گیا تھا کہ انجمن نے ڈبی بازار کے متصل کرنل
سکندر خانصاحب کا مکان اڑھائی روپے ماہوار پر کرایہ لے رکھا ہے اور اُسمیں
ہر اتوار کو صبح کے وقت جلسہ ہوا کرتا ہے۔ اسی طرح اس سال بھی ہر اتوار کو
اس مکان میں حسب معمول جلسہ ہوتا رہا۔ اور اقسام کے وعظ ہوتے رہے جنمیں
مسلمانوں کو اپنے دین کی ترقی۔ اپنی حالت کی درستی۔ اسلامی فرقوں کے باہمی
اتفاق کی ترغیب ہوتی تھی اور اسلام پر جو اعتراض مخالفین جاتے ہیں انکی جواب

بھی دئے جاتے رہے - اور ان وعظوں کے کہنے والے نہ صرف واعظین انجمن ہی تھے
بلکہ بعض مواقع پر اور علماے دین نے بھی ایسے ہی وعظ کئے جو انجمن کے اصول
کے مطابق اور اسکی اغراض کی تائید میں تھے +

انجمن کی اس ہفتہ وار جلسے سے وعظ کے سوا ایک اور بھی غرض ہے - کہ اس جلسے
میں تعلیم یافتہ اصحاب جنہیں عام موقعوں میں بولنے کی جرأت نہیں ہو سکتی آکر
گفتگو کیا کریں تاکہ آہستہ آہستہ انکو تقریر کرنے کا سلیقہ آ جائے - مگر افسوس
ہے - کہ انجمن کا یہ مطلب بہت کم حاصل ہوا ہے - اور تعلیم یافتہ اصحاب جو خود بہت
کچھ فائدہ اس مجلس سے اٹھا اور سامعین کو پہنچا سکتے تھے اس طرف توجہ نہیں
کی - ہاں پچھلے سال کی طرح اس سال میں بھی اکثر اصحاب نے اس مجلس میں اپنے
عمدہ مضامین سنائے اور لوگوں کے دلوں کو اپنی قلم کے زور سے اپنی حالت کی
درستی کی طرف متوجہ کیا - ان مضامین سے بعض ایسے بھی تھے جو درج رسالہ
کئے جاتے - مگر اور ضروری مضامین کے اندراج کی وجہ سے درج رسالہ نہ ہو سکے
امید ہے اگر موقع ملا تو آئندہ رسالوں میں شائع ہوں +

اس انجمن کے ایک لائق ممبر حافظ شیخ غلام محی الدین صاحب صوفی جنہوں نے پچھلے
سال انجمن کے اغراض اور اسکے مقاصد پر مختلف مقامات میں دن رات وعظ
کئے اور اپنی مؤثر تقریروں سے لاہور کے برادران اسلامی کو اس انجمن کی
کارروائی کی طرف متوجہ کیا سال زیر رپورٹ میں اسی طرح اپنا کام کرتے رہے
بلکہ اس سال انہوں نے لاہور سے نکلکر بیرونجات میں بھی انجمن کے مقاصد کے
پھیلانے اور انکے لئے امداد لینے کا اہم کام اپنے ذمے لیا اور بطور وکیل انجمن مختلف

مقامات میں تشریف لے گئے۔ اور اُنکی مؤثر تقریروں سے متاثر ہو کر بہت سے
اصحاب نے انجمن کی امداد کی چنانچہ کنج شعلہ پر تشریف لے جا کر کئی دن تک
مختلف مقامات میں انجمن کے مقاصد کو سُنایا جسکو تمام برادران اسلام نے
پسند کیا اور ایک اچھی رقم سے انجمن کو امداد دی یعنی تقریباً ساڑھے چار سو روپے
کی رقم وہاں سے آئی جسکی تفصیل محرم وصفر ۱۳۲۰ھ کے رسالے میں درج
ہو چکی ہے۔ اور اسکے بعد وہ جالندھر و کپورتھلہ کے علاقے میں تشریف
لے گئے جہاں اس انجمن کی امداد کے واسطے چندہ ہو رہا ہے اسکی مفصل کیفیت
آئندہ رسالے میں شائع کی جاوے گی +

مولوی سید احمد علی صاحب دہلوی جو انجمن کے ابتداے قیام سے اس انجمن
کے حامی اور اسکے واعظ ہیں اس سال بھی اپنا کام حسب معمول نہایت سرگرمی سے کر رہے ہیں خصوصاً
خصوصاً عیسائیوں کے اعتراضوں کے جواب دینے میں بے نظیر ہیں پچھلے سال
شہر لاہور میں حافظ شیخ غلام محی الدین صاحب تو شہر میں مناسب مواقع پر
وعظ فرماتے تھے اور مولوی سید احمد علی صاحب انارکلی کے بازار میں لیکن
جب شیخ صاحب نے بیرونجات میں جا کر انجمن کے اغراض کے مشتہر کرنے اور
انکی تکمیل کے واسطے بیرونجات کے برادران اسلام سے امداد لینے کا کام
اپنے ذمے لیا۔ تو خاص شہر لاہور کے واسطے صرف مولوی سید احمد علی صاحب
کا وعظ ہی کافی نہ رہا۔ اور انجمن کو ضرورت پڑے کہ ایک اور واعظ صاحب
مقرر کئے جائیں چنانچہ یکم دسمبر ۱۹۰۲ء سے سید محمد شاہ صاحب گیلانی الجوری
جو کلام اللہ کے قاری بھی ہیں اور اس سے پیشتر ممالک ہند میں مختلف مقامات پر

واعظ فرماتے رہے ہیں واعظ انجمن مقرر ہوئے - اور انہوں نے اپنے کام کو بہت خوش اسلوبی سے سرانجام دیا اور جس طرح کی خدمت انجمن سپرد انکے سپرد ہوئی اس کو اچھی طرح سے ادا کیا +

# حصہ دوم - رسالہ

سالگذشتہ کی رپورٹ میں لکھا گیا تھا کہ ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۳۰۱ ہجری سے اس انجمن نے ایک ماہوار رسالہ بھی نکالنا شروع کردیا ہے جسمیں مخالفین مذہب مقدس اسلام کے اعتراضوں کے جواب دینے - انکے عقائد پر تہذیب کے ساتھ نکتہ چینی کرنے - اہل اسلام کو اصلاح طرز معاشرت اور اخلاق کی اصلاح - باہمی اتحاد و اتفاق وغیرہ امور مفید ملت حقہ اسلام کی ترغیب دینے کے مضمون اور انجمن کی کارروائی درج کی جاتی ہے اور یہ رسالہ بلا لینے کسی قیمت کے انجمن کے ممبروں اور بعض مسلمان بھائیوں پنجاب کی اسلامیہ انجمنوں - ہندوستان کے اکثر مسلمان اڈیٹران اخبار کی خدمت میں بھیجا جاتا ہے - اس سال بھی یہ رسالہ بدستور جاری رہا - پہلے تو وہ چھوٹی تقطیع پر کوئی چارسو کے قریب چھپتا تھا لیکن ماہ رجب سے اسکی تقطیع بدل گئی ہے اور اسکی اشاعت بھی چارسو سے بڑھکر ایک ہزار تک پہنچ گئی ہے +

اس رسالہ میں ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۳ ھ سے ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۴ ھ تک جو مضامین شائع ہوئے ہیں انکی تفصیل اس نقشہ سے ظاہر ہوتی ہے

| مضمون | نام رسالہ |
| --- | --- |
| انجمن کی سالانہ رپورٹ | ربیع الثانی ۱۳۰۳ھ |
| انجمن کے سالانہ جلسے کی روئداد | جمادی الاول ۱۳۰۳ھ |
| مسلمانوں کی ترقی کا وسیلہ - جہالت اور مسلمان مشنری لیڈیاں اور ہم - انجمن کی کارروائی کی کیفیت | جمادی الثانی ۱۳۰۳ھ |
| اسلامی یتیم خانے قائم کرنے کی ضرورت | رجب ۱۳۰۳ھ |
| قرآن کا یہ دعویٰ کہ انجیل میں آنحضرت ؐ کی خبر دی گئی ہے صحیح ہے۔ | شعبان ۱۳۰۳ھ |
| مضمون مندرجہ رسالہ شعبان کا بقیہ - عورتوں کے لئے پردہ کرنے کی ضرورت | رمضان ۱۳۰۳ھ |
| عیسائیوں کے پاس کوئی دلیل نہیں جس سے حضرت مسیح کا آسمان پر جانا ثابت ہو | شوال ۱۳۰۳ھ |
| انجمن کی کارروائی کی کیفیت | ذیقعدہ و ذی الحج ۱۳۰۳ھ |
| روئداد جلسہ افتتاح مدرسۃ المسلمین انجمن شملے سے انجمن کی امداد - مدرسۃ المسلمین کی کیفیت | محرم و صفر ۱۳۰۴ھ |
| مضمون مسئلہ جہاد - انجمن کی کارروائی | ربیع الاول و ربیع الثانی تا ۱۳۰۴ھ |

اس فہرست کے ملاحظے سے منکشف ہوتا ہے کہ انجمن نے اپنے اغراض کے مطابق

مضامین درج رسالہ کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔ اور اسکے مضمون علے العموم عام پسند تھے۔ ان سے مسلمان بھائیوں کو بہت فائدہ پہنچا اور یہ اس رسالے ہی کی برکت ہے کہ ممالک دور و دراز سے انجمن کی امداد ہوئی اور جا بجا اس انجمن کے ممبر بن گئے +

اس رسالے میں جو مضمون عیسائیوں کے اعتراضوں کی تردید یا اُن کے عقائد پر نکتہ چینی کرنے کے متعلق چھپے ہیں انمیں سے سوا ایک کے سب میاں الہ دیا صاحب جلدگر ساکن لدھیانہ کی قلم سے نکلے ہوئے ہیں اور ایک مضمون مولوی غلام نبی صاحب تاجر کتب امرتسر کی تالیفات سے ہے۔ انجمن ان دونو اصحاب کی بہت مشکور ہے اور امید ہے کہ وہ آئندہ بھی اس رسالے کی امداد میں دریغ نکریں گے اور انکے سوا عام برادران اسلام بھی اس رسالے کے لئے مضامین دینے کی طرف متوجہ ہونگے اور اپنی قلم کے زور سے قوم کی خدمت کرنے کے واسطے اس رسالے کو ایک اچھا ذریعہ سمجھینگے +

جن اڈیٹران اخبار کی خدمت میں یہ رسالہ بھیجا جاتا ہے اُن میں سے بعض عالی ہمت اپنے بیش قیمت اخبار محض اسلامی ہمدردی سے اس انجمن میں بھیجکر انجمن کو مشکور کرتے ہیں۔ چنانچہ اخبارات رفیق ہند۔ صحیفہ قدسی۔ اسلام۔ سراج الاخبار الصدیق۔ رسالہ اشاعۃ السنۃ۔ نقشہ۔ حامی ہند کرشا۔ الواعظ انگریزی اخبارات سے مسلم ہرلڈ مدارس برابر انجمن میں آتے ہیں

اور اتوار کے جلسے میں جو اصحاب شریک ہوتے ہیں وہ ان سے فیض اٹھاتے ہیں۔ انجمن ان اخبارات کے اڈیٹرون کی مشکور ہے اور جنہوں نے ابتک انجمن کے نام اخبار جاری نہیں فرمائے انکی خدمت میں درخواست کرتی ہے کہ وہ بھی اپنے اخبار اس انجمن میں ارسال فرمایا کریں +

## حصہ سوم تالیف کتب

انجمن کے مقصد اول کے رو سے واعظوں کا تقرر اور رسالے کا اجرا، بڑا کام تھا جو اللہ تعالے کے فضل و کرم سے باحسن وجوہ سرانجام ہو رہا ہے اور انکی تفصیل لکھی گئی ہے۔ دوسری غرض مسلمان لڑکون اور لڑکیوں کی دینی و دنیوی تعلیم کا انتظام ہے۔ جسکے واسطے مدارس کے جاری کرنے اور یتیم خانے کھولنے کی ضرورت تھی ان امور کی نسبت جو کچھ انجمن نے کیا ہے اسکا بیان بھی آگے آئیگا۔ یہاں اسباب کا ذکر کرنا مناسب سمجھا جاتا ہے۔ کہ تعلیم کا دارو مدار کتب تعلیمی پر ہے اگر تعلیمی کتب عمدہ ہوں اور معلم بھی اچھے مل جائیں تو تعلیم بہت عمدہ طریق پر ہو سکتی ہے لیکن انجمن نے زمانۂ موجودہ کی تعلیمی کتب پر خیال کیا تو جس قسم کی کتابیں مسلمان بچون کے واسطے ضروری ہیں نہ پائیں۔ کیونکہ سرکاری مدارس میں جو کتب پڑھائی جاتی ہین انمیں سوائے

معلومات دنیوی کے اور کوئی بات پائی نہیں جاتی۔ کیونکہ انمیں
نہ اخلاقی تعلیم کا حصہ ہے اور نہ دینی تعلیم کا کچھ ذکر۔ مگر مسلمان
بچوں کے واسطے انہی دو قسم کی تعلیم نہایت ضروری ہے پھر
مذہبی کتب پر توجہ کی جائی تو اول تو انکی عبارت۔ انکی
لکھائی۔ انکی چھپائی وغیرہ باتیں ایسی ہیں جو کسی طرح ابجد خوان
بچوں کے مفید نہیں اسپر طرہ یہ کہ حال کے زمانہ کی طرز کے موافق
نہیں۔ دوسرے ان سے دنیوی معلومات جنکے بغیر اس زمانے میں
زندگی مشکل ہے حاصل نہیں ہوتیں۔ تیسرے جو کتب موجود ہیں
وہ کسی خاص فرقۂ اہل اسلام کے مسائل سے متعلق ہیں اور انجمن کو ہر
قسم کی تعلیم دینی ضروری ہے جس میں کسی خاص فرقۂ اہل اسلام
کی رعایت نہ پائی جائے بلکہ اس کو ضروری ہے کہ وہ مسائل
متفق علیہ اور اصول وارکان اسلام کو مسلمان بچوں کے
دلوں میں بٹھائے اور انہیں اسلام کی خوبی سے واقف کرے خیالات
باطلہ۔ اوہام فاسدہ انکے دلوں سے اٹھادے۔ اسلام کے سوا
اور مذاہب کا بطلان انکے دلوں میں بٹھاوے۔ سو یہ باتیں ان
موجودہ مذہبی کتابوں میں پائی نہیں جاتی تھیں۔ اسواسطے
انجمن کو ضروری ہوا کہ وہ اس قسم کی کتابیں تالیف کر کے مشتہر
کرے جنمیں دنیوی معلومات بھی پڑھیں۔ دینی معلومات بھی حاصل
ہوں۔ جو بچے ان کتابوں کو پڑھیں وہ جسطرح دنیا کی کاروبار سے

واقفیت حاصل کریں اس سے بڑھکر اپنے دین کی خوبیوں سے آگاہ ہوں - اُسکے احکام کے پابند ہونے کی شائق بنیں اور پکّے مسلمان بن جائیں - چنانچہ اسی خیال کے رو سے انجمن نے سب سے پہلے مسلمان لڑکیوں کے واسطے اردو کی پہلی کتاب تیار کی جسکا ذکر سال گذشتہ کی رپورٹ میں بھی کیا گیا تھا - لیکن اِس سال وہ کتاب دوبارہ پھر چھپی - کیونکہ اسکا پہلا اڈیشن بالکل بک گیا تھا پر اب کی دفعہ اس کتاب میں تھوڑے سے تغیر و تبدل کی ضرورت پڑی - یعنے کتاب کے اُن مقامات کو جو لڑکیوں کے واسطے مخصوص تھے تبدیل کرکے ایک کتاب لڑکوں کے واسطے بھی تیار کی گئی - چنانچہ اب یہہ کتاب دونو صورتوں میں چھپی ہوئی موجود ہے جو اسسٹنٹ سکرٹری سے مل سکتی ہے اور ہر ایک کی ۱۰ / قیمت ہے +

اس سال اُردو کا قاعدہ جو انجمن نے تیار کیا ہے چھپ گیا ہے اسکی قیمت ۰ / ہے +

چونکہ مدرسۃ المسلمین متعلقہ انجمن میں لڑکوں کی تعلیم کے واسطے انگریزی کتابوں کی ضرورت تھی اور جسطرح اُردو فارسی زبان کے مروجہ کتب مسلمان بچوں کے واسطے مفید نہیں تھیں اسی طرح انگریزی کتابیں بھی انکو دین و دنیا کی سرخروئی حاصل کرنے والی تعلیم نہیں دے سکتی تھیں اسلئے انجمن نے انگریزی میں بھی کتب کے

تالیف کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ چنانچہ اس زبان میں بھی ایک قاعدہ تیار ہو کر چھپ گیا ہے جسکی قیمت ـ ہے پہلی کتاب کا بھی مسودہ تیار ہو رہا ہے۔ جو انجمن میں پیش ہو کر بعد درستی چھپیگا ٭

اُردو زبان کی کتابوں میں سے دوسری اور تیسری کتاب کا مسودہ لکھا گیا ہے ان میں سے دوسری کتاب کا مسودہ ایک دفعہ انجمن کی ایک سب کمیٹی نے دیکھ لیا ہے جو بعد نظر ثانی کے عنقریب چھپ جاویگا۔ تیسری کتاب کا مسودہ بھی ایک سب کمیٹی دیکھ رہی ہے بعد ملاحظہ وہ بھی جلد چھاپ دیا جائیگا مدرسۃ المسلمین متعلقہ انجمن کے واسطے اُردو اور انگریزی زبان کی تعلیم کیطرح فارسی زبان کی تعلیم کی کتابیں بھی ضروری تھیں۔ سو اس زبان کی پہلی اور دوسری کتاب کا مسودہ بھی لکھا جا چکا ہے۔ اور وہ بھی ایک سب کمیٹی کے حوالے ہو چکا ہے۔ امید کیجاتی ہے کہ یہ مسودے بہت جلد انجمن سے پاس ہو کر چھپ جائینگے اور اہل اسلام کے واسطے بہت مفید ہوں گے ٭

انجمن نے تالیف کتب کا جو کام اپنے ذمے لیا ہے اس سے صرف یہی فائدہ نہیں ہے کہ وہ کتابیں مسلمان بچوں کو دینی و دنیوی دونو قسم کی تعلیم دینے کا ایک اچھے ذریعہ ہیں بلکہ اس میں انجمن کا بھی ایک خاص فائدہ ہے کہ اسکے ذریعے اسکے فنڈ میں کسیقدر ترقی ہوتی ہے۔ پس عام برادران اسلام کو ان کتابوں کا خریدنا نہ صرف اسیواسطے ضروری ہے کہ انکے ذریعے انکے بچوں کو دینی و دنیوی دونو طرح کی تعلیم عمدگی سے ہوگی بلکہ اسواسطے بھی کہ انکے خریدنے سے انجمن کے فنڈ میں بھی ترقی ہوگی اور یہ خرید کتب بھی انکی ایک اچھی امداد

انجمن کے واسطے ہوگی۔ اور نیز اُن اصحاب کی خدمت میں جنکو خداوند تعالےٰ نے علم کی بے زوال دولت سے بہرہ مند کیا ہے بڑے ادب کے ساتھ عرض ہے کہ وہ بھی اپنے اسکی سرمایہ سے انجمن کو مدد دیں +

## حصۂ چہارم - مدارس زنانہ

پچھلی سالانہ رپورٹ میں پانچ مدارس زنانہ کے اجرا کی کیفیت درج کی گئی تھی اور ان ضرورتوں اور وجوہات کا بیان کیا گیا تھا جن کی وجہ سے انجمن کو مدارس زنانہ کے جاری کرنے کی حاجت پڑی اور جن کا مفصل بیان مضمون شوا مرتبہ انجمن سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے جو ترمیم کے بعد اس سال تیسری دفعہ پھر چھپا ہے اور جسکی کاپیاں اسسٹنٹ سکرٹری انجمن سے مل سکتی ہیں۔ اس سال میں مدارس زنانہ کی حالت میں جو ترقی ہوئی ہے اسکی تفصیل بیان آئندہ سے بخوبی منکشف ہوگی +

سال ۱۸۸۸ء کے اخیر میں اس انجمن کے متعلق صرف پانچ زنانہ مدرسے تھے جنمیں ایک مدرسے میں انجمن کا کوئی خرچ نہ تھا اور باقی چار مدرسے انجمن کے خرچ سے چلتے تھے۔ اس سال اِن مدارس کی تعداد پانچ سے دس تک پہنچ گئی اور ان نئے جاری شدہ مدارس میں بھی ایک ایسا مدرسہ ہے جس میں انجمن کا کوئی خرچ نہیں ہوتا یہ مدرسہ جسکا نمبر ۱ ہے حکیم محمد علی صاحب سپرنٹنڈنٹ فیاضی شفاخانہ لاہور کے گھر دہلی دروازہ متصل حویلی میاں محمد سلطان مرحوم میں جاری ہے انجمن انکی اس فیاضی سے بہت مشکور ہے +

مدرسہ نمبر ۳ ماہ مارچ ۱۸۸۸ء میں محلہ جوڑی مورہی میں جاری ہوا اور اسمیں اس
محلے کے مسلمانوں اور شیخ وارث الدین صاحب اور مستری چراغ الدین کی ہمت
کی انجمن بہت مشکور ہے +
مدرسہ نمبر ۴ طویلہ شاہ نواز میں ماہ شوال سے جاری ہے اور یہ سید فضل شاہ صاحب
کی مردانہ ہمت کا نتیجہ ہے جنکی انجمن بہت مشکور ہے +
مدرسہ نمبر ۵ - بھی پہلے طویلہ شاہ نواز میں مدرسہ نمبر ۴ کے ساتھ جاری کیا گیا
تھا مگر دو مدرسوں کے آس پاس ہونے سے دونوں میں رونق نہیں ہوئی
تھی اسلئے مدرسہ نمبر ۵ کو اس جگہ سے باروت خانے میں منتقل کر دیا گیا - اگرچہ
کچھ دنوں معلمہ کی غیر حاضری کے سبب یہ مدرسہ بند بھی ہو گیا تھا مگر
اب پھر اس کا بندوبست ہو گیا ہے اور میاں کریم بخش صاحب میونسپل کمشنر
اور جناب مولوی غلام محمد صاحب بگے والہ امام مسجد شاہی و میر مجلس انجمن ہذا
کی توجہ سے امید ہے کہ اچھی رونق پکڑ جاوے گا -
مدرسہ نمبر ۶ - جسکی نسبت یہ کہا جاتا ہے کہ اس رستے کا اجرا سب سے اس
سے زیادہ قدر کے قابل ہے اور یہی مدرسہ انجمن کی کارروائی کا ایک اعلے
حصہ سمجھنا چاہئیے - وجہ یہ کہ اس مدرسے کی معلمہ پہلے مشنریوں سے تنخواہ پاتی
تھی اور یہ مدرسہ عیسائیوں کا مدرسہ تھا - جب اس محلے کے مسلمان بھائیوں
کو ان خرابیوں سے اطلاع ہوئی جو ایسے مدارس سے وقوع میں آتی ہیں تو انہوں
نے اول تو اپنی لڑکیوں کا اس مدرسہ میں جانا بند کر دیا اور آخر کار معلمہ نے
درخواست کی کہ میں با مر مجبوری اس کام کو کر رہی تھی اور میرا گذارہ اسی آمد

اگر انجمن بہ نسبت پادریوں کے میری مدد تھوڑی تنخواہ سے بھی کریں تو میں بخوشی اسکو قبول کر لونگی اور وہ گناہ جو مجھسے اپنے گھر میں دین عیسوی کی اشاعت کی وجہ سے سرزد ہؤا ہے اُس سے تائب ہو گئی ۔ چنانچہ یہ درخواست اسکی منظور کی گئی اور مدرسہ مذکور انجمن کی طرف سے جاری کیا گیا ۔ جسمیں اب مشنریوں کا کوئی دخل نہیں رہا ۔ اور اب یہ مدرسہ انجمن کے اغراض کے مطابق بہت عمدگی سے جاری ہے ۔ انجمن جملہ اہل محلہ کی بہت مشکور رہے +

ان مدارس میں انجمن نے اس سال جو کچھ خرچ کیا اسکی تفصیل نقشہ مندرجہ ضمیمہ اخراجات سے واضح ہوگی ۔ اس جگہ اتنا ظاہر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ سال ۱۸۸۲ء میں جو دس مدرسہ جاری رہے ہیں ان میں مدرسہ نمبر ۳ اور نمبر ۱ میں انجمن کا کوئی خرچ نہیں رہا ۔ مدرسہ نمبر ۳ سال ۱۸۸۲ء سے شیخ فتح بخش صاحب کے گھر میں جاری ہے انجمن انکی بہت مشکور ہے ۔ مدرسہ نمبر ۲ کی معلمہ کو للعہ تنخواہ ملتی ہے اور چھ سات آنے ماہوار سقا اور ہلاک خور کے واسطے دئیے جاتے ہیں ۔ باقی سات مدارس کی معلمات کو پانچ پانچ روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے ۔ اور سقا اور ہلاک خور دکرسہ زائد اخراجات بھی انجمن سے ملتے ہیں ۔ مدرسہ نمبر ۱ و ۵ و ۶ و ۸ میں مکان کا کرایہ بھی انجمن سے دیا جاتا ہے ۔ اور معلمہ مدرسہ نمبر ۱ چونکہ ہر مہینے میں مدارس کا معائنہ کیا کرتی ہے اسواسطے اُسے ڈولی کا خرچ بھی جسقدر ہوتا ہے دیا جاتا ہے +

مدرسہ نمبر ۱ کی معلمہ کی انجمن اسوجہ سے بہت مشکور ہے کہ وہ علاوہ اپنے منصبی فرض کے بلا لینے کسی زائد مواجب کے پچھلے سال کی طرح اس سال بھی کل زنانہ مدارس

کا شکریہ کرتی رہی ہے اور انکے کام سے انجمن کو بہت مدد ملی ہے - انجمن ان کی
خاص مشکور ہے - مدرسہ نمبر ۲ دستکاری کے باب میں سب مدارس سے اول
درجے پر ہے - اور اس میں ہمیشہ بہت عمدہ دستکاری سکھائی جاتی ہے امید ہے
کہ اور مدارس کی معلمات بھی دستکاری سکھانے کی طرف ایسی ہی توجہ کرینگی
جیساکہ مدرسہ نمبر ۲ کی معلمہ نے کی ہے ٭

ان مدارس زنانہ کا اجرا صرف اسی وجہ سے ہوا تھا کہ پادریوں کے اُس
بُرے اثر سے جو وہ زنانہ مدارس کے اجرا سے اسلام پر پہنچانا چاہتے ہیں مسلمانوں کو
بچایا جائے اور تعلیم دینے دستکاری سکھانے کے بہانے سے جو بُرا اثر مسلمان عورتوں
اور بے سمجھ بچوں پر وہ ڈالتے ہیں انکو روکا جاوے - اگرچہ وہ مدارس جو
پادریوں نے قائم کئے ہیں ابھی جاری ہیں اور انمیں سے صرف ایک دو مدرسے
بند ہوئے ہیں اور اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ انجمن کے مدارس سے اُنکے مدرسوں
کو بہت کم نقصان پہنچا مگر جب اُن کے مدارس کی حالت پر بھی غور کی جاتی ہے تو
معلوم ہوتا ہے کہ انجمن کے مدارس سے اہل اسلام کو بہت کچھ فائدہ پہنچا ہے - کیونکہ
اول تو پادریوں کے روز افزوں مدارس کی تعداد بڑھنے سے بند ہوگئی ہے اگر
انجمن اسطرف توجہ نکرتی تو کچھ شبہ نہ تھا کہ آج لاہور میں کوئی گلی کوئی کوچہ
بلکہ کوئی گھر ایسا نہ رہتا جس میں مشن کا اثر نہ پہنچتا - اور اس گہری تدبیر سے
جو پادریوں نے اپنی کامیابی کے واسطے نکالی تھی انھیں پورا پورا فائدہ نہ پہنچتا -
مگر اللہ کا شکر ہے جو اپنے دین کا خود حافظ ہے - کہ اس نے اس انجمن کو اسطرف متوجہ کیا
اور ان مخالفین اسلام کی کامیابی میں بہت کچھ نقصان آیا - اسکے سوا ایک یہ بھی

حاصل ہوا ہے کہ جو مدارس انکے پہلے سے جاری تھے انمیں بھی تعداد طلبہ کم ہوگئی ہے پس اس لحاظ سے مدارس زنانہ کے جاری کرنے میں انجمن نے بیشک مسلمانوں کو ایک بڑی مصیبت سے بچایا ہے اور جو صدمہ اسلام پر آنے والا تھا اسکی اچھی طرح روک تھام کی ہے۔ اگر ہمارے لاہور کے مسلمان بھائی اِدھر متوجہ ہوں تو اس کام میں اور بھی کامیابی ہوگی۔ اور امید کی جاتی ہے کہ اور شہروں میں بھی انجمن کی اس تدبیر کی پیروی کی جاوے گی اور جہاں جہاں اس طریق سے عیسوی دین اندر ہی اندر مسلمانوں کی عورتوں اور انکے بچوں کے دلوں میں جڑ پکڑتا جاتا ہے وہاں کے برادران اسلام بھی اس انجمن کے نقش قدم پر چلکر اپنے دین کی حفاظت کرینگے اور اس غیر متعصب سلطنت کے مبارک عہد میں مخالفین اسلام جو نقصان انکو پہنچا رہے ہیں اس سے اسلام کو بچانے کی فکر کریں گے اور سلطنت کے اس بھاری اور عمدہ اصول سے کہ جو وہ کسی خاص مذہب کی جانب دار نہیں پورا فائدہ اُٹھائینگے۔

ذیل میں مدارس زنانہ کے صاحب آنریری سپرنٹنڈنٹ کی رپورٹ سالانہ درج کی جاتی ہے جس سے ہر ایک مدرسے کا مفصل حال اس باب میں معلوم ہوگا کہ وہاں کی تعلیم کا کیا حال ہے۔ کس قدر لڑکے لڑکیاں اِنمیں تعلیم پاتی ہیں۔

| نمبر | کہاں ہے | کل تعداد طلب | | اوسط حاضری | | جماعت اول | | جماعت دوم | | جماعت سوم | | جماعت چہارم | | جماعت پنجم | | جماعت ششم | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | بعد سے بارہ دوخانہ میں جاری ہوا تھا مگر بباعث سلامہ کی اکثر غیر حاضر رہنے کے ۲۲ دسمبر ۱۸۹۷ء سے بند ہو گیا۔ بعد ملاحظہ انسپکٹر پھر جاری ہوا ہے | | | | | | | | | | | | | | | | |
| ۹ | واقع کوچہ سادھواں زیر نگرانی ڈاکٹر محمد الدین صاحب | ۱۲ | ۰ | ۹ | ۰ | ۱ | ۰ | ۱۱ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| | جو لڑکیاں امتحان میں کامیاب ہوئیں | | | | | ۱ | ۰ | ۵۱ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| | یہ مدرسہ ۱۵ اکتوبر ۱۸۹۶ء سے جاری ہوا ہے۔ پڑھائی معمولی جونکہ یہ مدرسہ چند روز سے قائم ہوا ہے اسواسطے صرف دو جماعتیں قائم ہوئی ہیں اس مدرسہ کی لڑکیاں بہت چھوٹی ہیں اسواسطے کوئی کام ہی نہیں | | | | | | | | | | | | | | | | |
| ۱۰ | واقع حویلی میاں سلطان اندرون زیر نگرانی حکیم محمد علی صاحب مالک فیاضی شفاخانہ | ۵ | ۲ | ۳ | ۲ | ۱ | ۰ | ۴ | ۲ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| | | | | | | ۱ | ۰ | ۲ | ۱ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| | یہ مدرسہ یکم دسمبر ۱۸۹۶ء سے جاری ہوا ہے۔ پڑھائی معمولی ہے۔ چونکہ مدرسہ تھوڑے عرصہ سے قائم ہے اسواسطے کوئی کام ابھی شروع نہیں کرایا گیا | | | | | | | | | | | | | | | | |

کل تعداد = لڑکیاں ۱۹۹ + لڑکے ۲۸ = ۲۲۷

(۱) نقشہ ہذا سے معلوم ہوتا ہے کہ تعداد طلبا پچھلے سال کی نسبت بہت زیادہ ہے بلکہ دوگنی کے قریب ہے اور ۲ ایک مدرسہ میں پڑھائی بہت اچھی ہے۔ چنانچہ ۲۰ طلبا قرآن شریف ختم کر چکے ہیں اور ۸ لڑکیں بموجب سکیم کے کتابیں بھی پڑھ چکی ہیں اور دستکاری بھی اچھی طرح سے جانتی ہیں باقی طلبا بھی خوب ترقی کر رہی ہیں

(۲) مدرسہ نمبر ۱ اور نمبر ۴ دستکاری میں بہت اچھی ہیں۔ مدرسہ نمبر ۱ میں جالی پہ مخمل بوٹے کا کام سکھایا جاتا ہے اور جرابیں نالے اور سینا وغیرہ بھی سکھ

اور مدرسہ نمبر ۴ میں ماسوا ان چیزوں کے گلوبند دستان

بنائی جاتی ہیں - مدرسہ نمبر ۱ بھی دستکاری میں بہت اچھا ہو جاوے گا کیونکہ یہ اشیاء بھی وہاں بننی شروع ہو گئی ہیں +

(۳) مذہبی تعلیم سب مدرسوں میں سوائے ایک یا دو کے جنمیں تعداد طلبا بہت کم ہے اچھی ہوتی ہے چنانچہ بعض مدرسونمیں لڑکیاں مذہبی تعلیم کی کتابیں بموجب سکیم کے ختم کر چکی ہیں اور قرآن شریف بھی اچھی طرح سے پڑھایا جاتا ہے +

(۴) اکثر مدارس میں لڑکے بھی لڑکیوں کی تعداد کے قریب ہیں اسکا یہ باعث ہے کہ اکثر لوگ اپنے لڑکوں کو بسبب انکے کم سن ہونے کے مدرسۂ اسلامیہ میں بھیجنا ناگوار سمجھتے ہیں اور چونکہ اس عمر میں انکو وہاں پر بھی صرف تعلیم قرآن ہی دیجاتی ہے اسواسطے جبتک وہ مدرسہ اسلامیہ میں جانیکے قابل ہو جاویں انکا مدارس زنانہ میں پڑھنا ہی مناسب ہے - اور اس حالت میں انکا مدارس زنانہ میں پڑھنا تعلیم نسوان کا حارج نہیں ہوسکتا +

(۵) ان مدرسوں میں دو مدرسے نمبر ۳ اور ۱۰ مفت ہیں جنکا کچھ خرچ انجمن کے سر پر نہیں پڑتا بلکہ دستکاری کی اشیا بھی خرید کر نہیں دینی پڑتیں +

(۶) اس سال میں پانچ مدرسے جاری ہوئے ہیں جنمیں سے ایک مدرسہ نمبر ۹ جو محلہ ماڈہواں میں واقع ہے پہلے عیسائیوں کا تھا مگر وہاں کے اہل محلہ کی کوشش سے انجمن کا مدرسہ قائم کیا گیا مدرسہ نمبر ۸ معلمہ کے ہمیشہ غیر حاضر رہنے کے سبب بالکل بے رونق ہو جانے کے باعث بند کیا گیا تھا اب پھر جاری ہو گیا ہے امید ہے کہ بہت جلد اچھی رونق پکڑ جائیگا +

# حصّہ پنجم - مدرسۃ المسلمین

انجمن کی دوسری غرض یہ تھی کہ مسلمان لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم کا انتظام کیا جاوے چنانچہ لڑکیوں کی تعلیم کے بارے میں انجمن ۱۸۸۴ء سے کوشش کر رہی ہے اور الحمد للہ کہ انجمن اپنے اس کام میں روز بروز ترقی کرتی جاتی ہے مگر سال ۱۸۹۴ء لاہور کے مسلمانوں کو اس امر کے واسطے ہمیشہ یاد رہے گا کہ اِس میں ایک ایسے مدرسے کی بنیاد رکھی گئی جو مسلمان لڑکوں کو دینی و دنیوی دو نو قسم کی تعلیم دینے کا ذریعہ ہے اور اس زمانے میں جتنے اقسام کے مدارس ہیں ان سے مسلمانوں کو جو نقصان پہنچ رہے ہیں ان کی کسیقدر اصلاح ہو گئی یعنی مساجد میں صرف غیر مکمل دینی تعلیم پانا - مشن سکولوں میں دنیوی تعلیم اس طرح حاصل کرنا جس سے ایمان جاتا رہے - گورنمنٹ سکولوں میں دینی تعلیم کا نہونا - ہندوؤں کے مدارس میں بھی وہی مشن سکولوں والا کھٹراگ نظر آنا - یہ ایسے اسباب تھے جنکی وجہ سے یا تو مسلمان تعلیم ہی سے متنفر تھے یا جو بچے ان مدارس میں تعلیم پاتے تھے وہ دیندار مسلمانوں کی نظر میں مسلمان ہی نہیں گنے جاتے تھے - اور الحق ان مدارس کے بڑھے ہوئے اکثر تو نام ہی کے مسلمان ہیں - مگر خدا کا شکر ہے کہ امسال انجمن نے مسلمانوں کو ان نقصانوں سے بھی بچانے میں ہمت کی اور یکم محرم ۱۳۱۲ھ سے ایک مدرسہ جاری کر دیا جسکی سکیم ماہ ذیقعد و ذی الحج ۱۳۱۱ھ کے رسالے میں مشتہر ہو چکی ہے +

اس مدرسے کے جاری کرنے کے واسطے ایک عالی شان جلسہ حویلی سیٹھ شاہ
کمیدان مرحوم واقع چوہٹہ مفتی باقر میں منعقد ہوا جسمیں بہت سے اہل اسلام
شامل تھے - اور جسکی مفصل کیفیت ماہ محرم و صفر ۱۳۲۰ھ کے رسالے میں
درج ہو چکی ہے اس جلسے میں بہت سے عالی ہمت مسلمانوں نے خاص
مدرسے کی مدد کے واسطے کوئی ساڑھے چھ سو روپیہ چندہ لکھوایا
جس سے بہت سا تو وصول ہو گیا ہے اور کچھ تھوڑی سی تعداد ایسی رہ
گئی ہے جو ابھی قابل وصول ہے - ان چندہ دہندگان میں سے سید امیر علی شاہ
صاحب رسالدار میجر بہادر نے دو سو کی رقم عنائت کی - میاں محمد حسین
علاقہ بند اور اہلیہ میاں غلام محمد صاحب سوداگر مرحوم نے سو سو
لکھوایا اور سید فتح علی شاہ صاحب ڈپٹی اور میاں محمد بوٹا پہلوان نے
پچاس پچاس روپے سے معاونت کی باقی اصحاب نے دس دس بیس
بیس روپے دئے جنکی مفصل فہرست رسالہ متذکرہ بالا میں درج ہو چکی ہے
غرض یکم محرم کو یہ مدرسہ جاری ہو گیا اور ابتدا میں کوئی تیس کے قریب
لڑکے داخل مدرسہ ہوئے دو مدرس ان کے واسطے مقرر کئے گئے - مگر
تھوڑے دنوں بعد بہت سے طالب علموں کے داخل ہو جانے سے لوئر
پرائمری کی تینوں جماعتیں قائم ہو گئیں اور انکی تعلیم کے لئے علاوہ
دو سابقہ مدرسوں کے ایک اور مدرس کی بھی ضرورت پڑی - اب مدرسے
کے اجرا اور اسکی تعلیم اور اسکے فوائد سے سب مسلمانوں کو کامل طور پہ
خبر ہو گئی تھی اسلئے تعداد طلبا اور بڑھنے لگے یہانتک کہ اپر پرائمری کی

[illegible] جماعتیں بھی قائم کرنی پڑیں اور جماعت سوم کی تعداد یہاں تک
پہنچ گئی کہ اس کے دو فریق کرنے ضروری ہو گئے۔ پس اور مدرسین بڑھائے
گئے۔ اور تیسری جماعت کے دو فریق کیے گئے۔ مکان جس میں مدرسہ جاری
کیا گیا تھا وہ لڑکوں کے واسطے کافی نہ رہا۔ اسلئے ایک اور مکان کی ضرورت
پڑی۔ چنانچہ پہلے محلہ شاہ نواز میں ایک مکان لیکر مدرسہ وہاں
تبدیل کیا گیا۔ مگر جب وہ جگہ بھی کافی نہ رہی۔ تو کرنل سکندر خان صاحب
کی حویلی میں منتقل کیا گیا۔ اب اس مدرسے کے طلبا کو تعلیم دینے کے
لئے چھ مدرس اور ایک ماسٹر مقرر ہے۔ پہلے پہل دو ماہ تک مدرسے
کی فیس معاف رہی مگر یکم دسمبر سے فیس بھی لگائی گئی ہے۔ چنانچہ
علاقہ مندرجہ ذیل سے شرح فیس اور تعداد طلبا ظاہر ہوتی ہے۔ اس
مدرسے کے انتظام رکھنے اور اسکے متعلقہ امور کے واسطے ایک کمیٹی خاص مقرر
کی گئی تاکہ وہ بخوبی غور کر کے ان کا انتظام کر دیا کرے اور اس کمیٹی
کے ماتحت مدرسے کے واسطے انسپکٹر و اسسٹنٹ انسپکٹر بھی مقرر کیے گئے
جو علے العموم ہر روز مدرسے میں جاتے اور اسکی نگرانی کرتے اور روزانہ
ضروری امور کا فیصلہ کیا کرتے ہیں۔ انہیں سے ڈاکٹر محمد الدین صاحب
ایڈیٹر و مالک رسالہ طب حیوانات لاہور کی خدمات سے مدرسے کو بہت
فائدہ پہنچا اور انکے انتظام سے مدرسہ روز بروز ترقی کر رہا ہے۔
انجمن انکی بہت مشکور ہے +
[illegible] اصحاب نے اس مدرسے کی سکیم دیکھی ہوگی وہ بخوبی جانتے ہیں کہ

مسلمانوں کے واسطے کہاں تک مفید ہے مگر جنہوں نے اسے نہیں دیکھا
مدرسے کی خوبی کا اس سے اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ اس مدرسے میں
اُردو۔ فارسی۔ انگریزی۔ جغرافیہ۔ حساب۔ وغیرہ علوم مروجہ کے
ساتھ جو مدارس سرکاری میں پڑھائے جاتے ہیں کلام اللہ کی تعلیم بھی
ہوتی ہے۔ نماز بھی پڑھائی جاتی ہے اور جمعہ کے روز جامع مسجد میں
طلبا کی نماز کی حاضری لیجاتی ہے۔ اور بچوں کے واسطے جن مسائل فقہ
کا سکھانا ضروری ہے وہ بھی مدرسے میں سکھائے جاتے ہیں۔ اور
آخری مطلب کے واسطے چھ گھنٹہ کی جگہ مدرسے کا وقتِ تعلیم سات گھنٹے
رکھا گیا ہے ؎

## حصہ ششم۔ تعلیم قرآن

اس انجمن کے میر مجلس جناب خلیفہ مولوی حمید الدین صاحب قاضی لاہور نے
حسب دستور سال ۱۸۸۹ء میں اپنے مکان پر کلام اللہ کا ترجمہ پڑھانے
اور کتب فقیہہ وغیرہ کے درس کرنے کا کام اپنے ذمہ رکھا اسی طرح
امسال بھی وہ اس کام کو سرانجام فرماتے رہے۔ اگرچہ انکے پاس جانے
والے طلبا کی تعداد اس سال میں بہ نسبت سال گزشتہ کے کم رہی مگر
پھر بھی خدا کا شکر ہے کہ یہ کام برابر ہوتا چلا جاتا ہے اور اگر لکھے پڑھے
مسلمان بھائی اپنے وقت کا کچھ حصہ نکالیں تو وہ بہت کچھ فائدہ اُٹھا
سکتے ہیں اور اللہ کی کلام کے معانی اور دینی واقفیت کے حصول میں بھی

سعادت حاصل کرسکتے ہیں +

## حصۂ ہفتم - لاوارث یتیم بچے

پادری لوگ اسلام کے مخالف جو کارروائیاں کر رہے ہیں اور جن سے اس پاک اور مقدس دین کو صدمہ پہنچایا جاتا ہے۔ انہی میں انکی کارروائی یہ بھی ہے کہ وہ غریب اور مفلس لوگوں اور لاوارث یتیم بچوں کو اپنے چارچ میں لے لیتے ہیں انکی پرورش کرتے ہیں اور آخر کار عیسائی بنا لیتے ہیں۔ مسلمان مالداروں پر مسلمان غریب و مفلس بھائیوں اور یتیم و لاوارث بچوں وغیرہ ہر قسم کے محتاجوں کی پرورش کے لئے زکوٰۃ فرض ہے لیکن افسوس کہ یہ طریق اب بالکل نہیں رہا کہ ہم اس قسم کے لوگوں کی پرورش کریں اور انکے کفیل بن جائیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ بہت سے لوگ جو اپنی کوئی وجہ معاش نہیں رکھتے عیسائیوں کے پاس جاکر روٹی کے عوض ایمان بیچ دیتے ہیں۔ پھر کچہریوں میں لاوارث یتیم بچے پیش ہوتے ہیں۔ کوئی مسلمان انکی پرورش کا کفیل نہیں ہوتا۔ اسلئے انہیں بھی وہی پادری اڑا لے جاتے ہیں اور پڑھا سکھا کر ایسا بنا دیتے ہیں کہ وہ ہر روز صبح و شام اپنے باپ دادا کے پاک مذہب کی توہین و تحقیر کرتے پھرتے ہیں اور اُس ہادیٔ برحق کی ہجو سے اپنی روسیاہی کرتے ہیں جس نے دنیا میں اگر روشنی پھیلائی جس نے گمراہی اور ضلالت اس عالم کی پردے سے مٹائی + انجمن نے یہ حال دیکھکر چپ رہنا مناسب نہ جانا اور اس لئے ہر طرح سے اس امر کا پھیلانا اپنا کام سمجھا اور جہاں تک ہو سکا مالدار اصحاب کو اس قسم کے لوگوں کی

حالت اور انکی پرورش کرنے کی تدبیر کی طرف متوجہ کیا۔ اور جو صدمہ اس
انتظام کے نہونے سے اسلام کو پہنچ رہا ہے اس سے انہیں اطلاع دی اور انجمن
کے واعظوں نے بھی اسکی اشاعت میں بہت زور لگایا۔ رسالے میں بھی اس
بات پر ایک خاص مضمون لکھکر شائع کیا۔ جو اسسٹنٹ سکرٹری سے ملسکتا ہے
اور اس ساری کارروائی کا آخرکار نتیجہ یہ نکلا کہ بہت سے عالی ہمت مسلمان
بھائیوں نے مال زکوٰۃ سے امداد دی جسکی فہرست رسالہ ماہوار میں مشتہر ہوتی
رہی ہے اور اخیر دسمبر تک اس مد میں کل اسا روپے جمع ہو چکا ہے +
اس کام کی امداد کے واسطے مال زکوٰۃ سے حصہ نکالنے کے سوا ایک اور رقم
بھی ایسی ہے جس سے بہت کچھ مدد مل سکتی ہے اور وہ یہ ہے کہ قربانی کے
جانوروں کی کھال قربانی والے کو اپنے مصرف میں لانی یا قصاب کو دینی
درست نہیں بلکہ اس کا بھی مصرف وہی ہے جو زکوۃ کا۔ مگر افسوس کہ اس ملک
میں اکثر لوگ قربانی کے جانوروں کے چمڑوں کو ضائع کر دیتے ہیں اور جس
مصرف کے واسطے وہ مقرر کئے گئے ہیں اسمیں لگائے نہیں جاتے اور یہ ظاہر
ہے کہ جس مطلب کا اوپر ذکر کیا گیا وہ اس کا مصرف ہے۔ پس انجمن کی سال
۱۸۸۵ء سے یہ استدعا تھی کہ قربانی کے جانوروں کے چمڑے بھی مسلمان بھائی
اس مطلب کے واسطے انجمن کو دیدیا کریں تاکہ وہ روپیہ بھی جو ان سے وصول
ہو اس مد میں جمع کیا جایا کرے۔ اللہ کا بہت شکر ہے کہ لاہور شہر میں جس طرح
تھوڑی سی آمد اس طریق سے ۱۸۸۵ء میں بھی ہوئی تھی اس سال ۱۸۸۶ء
میں اسکی نسبت بارہ گنا سے بھی زیادہ آمد ہوئی اور اکثر اصحاب نے قربانی کے

[illegible] کے چندے انجمن کو دے جسکی کل آمد [illegible] میں [illegible] ہے اگر یہ رسم
اس باہور شہر میں پورے طرح جاری ہو جائے تو اس مد میں بہت سا روپیہ جمع
ہو سکتا ہے - اور اگر تمام ملک میں یہ رقم احتیاط کے ساتھ اکٹھی کیجائے تو اس سے
یتیموں کی پرورش کا بہت کچھ کام نکل سکتا ہے - انجمن امید کرتی ہے کہ وہ
اس کام میں اور کوشش کرے گی اور جن اصحاب کو اس سے اطلاع ہوگی وہ
اس تجویز کے جاری کرنے میں اسکی پوری پوری مدد کریں گے ۔

جو روپیہ اس مد میں انجمن کے پاس جمع ہوا ہے اُسکی تعداد سے صاف ظاہر ہے
کہ وہ ابھی اس قابل نہیں ہے کہ اس سے کوئی یتیم خانہ قائم ہو سکے ۔ اسلئے ابھی
اجرائے یتیم خانہ کی کوئی صورت نہیں نکلی - اگر مالدار مسلمان بھائیوں نے اِدھر
توجہ کی اور کافی روپیہ جمع ہو گیا تو یتیم خانہ کھولا جاویگا - لیکن اس سال میں
باوجود نہ قائم ہونے یتیم خانہ کے ایک نہایت ضروری خرچ بھی اس مد سے
کیا گیا ہے - اور اسکی تفصیل یہ ہے ۔

علاقہ لدہیانہ کے دیہات کی ایک بال بچوں والی عورت لدھیانہ میں آئی اور
مفلسی کے ہاتھ سے تنگ آکر کسی کو اپنا متکفل نہ پاکر پادریوں کے پاس چلی گئی -
وہاں کیا تھا جھٹ عورت کو بچوں سمیت بپتسمہ دیا گیا - وہاں کے مسلمانوں میں
سے ایک مولوی صاحب کو اسپر بہت جوش ہوا اور انہوں نے اسقدر مسلمانوں کا
بیدین ہو جانا گوارا نہ کیا - اور اسلئے انہوں نے اس عورت کو سمجھانا شروع کیا
خداوند تعالٰے نے نیک نیتی کے سبب انکو اس کام میں مدد کی اور وہ عورت [illegible]
مسلمان ہو گئی - اس نے پادریوں سے اپنے بچے مانگے انہوا [illegible]

نوبت بنالش پہنچی۔ لدھیانہ کی عدالتوں میں جو پادریوں کا مرکز ہے غریب مسلمان عورت کا فتحیاب ہونا امر موہوم تھا۔ آخر کار اپیل در اپیل ہوتے مقدمہ چیف کورٹ میں آیا۔ بعض مسلمانوں نے جو اس مقدمہ کیلئے چندہ کیا تھا وہ خرچ ہو گیا اور اب اس بیکس عورت کے پاس کوڑی بھی نہ تھی کہ وہ چیف کورٹ میں وکیل کھڑا کرکے اپنے بال بچوں کے واپس لینے کی چارہ جوئی کر سکتی۔ مولوی نور احمد صاحب مدرس مدرسہ حقانی نے انجمن کو اس سارے حال سے اطلاع دی اور امداد کی درخواست کی۔ چنانچہ انجمن نے اسکو ضروری سمجھا اور عدالت کے واسطے جن وزرا بات کی ضرورت تھی انہیں ادا کیا۔ اور خدا کا شکر ہے کہ ہماری سلطنت عالیہ کے ارکان کی بے تعصبی نے اس عورت کو فتحیاب کیا اور اسکے بچوں کو اسکے سپرد کر دینے کا حکم دے دیا۔ چنانچہ فیصلے کی نقل کیواسطے درخواست دی گئی ہے جس وقت وہ ملیگی۔ لڑکے ماں کے حوالے ہو جائیں گے۔ اور تین لڑکے جو اسلام سے نکلکر ضلالت کے گڑھے میں گرنے والے تھے وہ اس مصیبت سے بچ رہیں گے ؞

## حصہ ہشتم۔ مسلمانوں کی عام حالت

انجمن کی تیسری غرض ایسی وسیع اور ایسا مشکل کام ہے کہ اسکا تھوڑے عرصے میں کچھ اثر ظاہر ہونا ایک امر محال ہے۔ مسلمانوں کی اصلاح معاشرت اور باہمی ایسے مشکل اور دیر کے بعد ہونے والے کام ہیں جنکا ایک دو سال کے عرصے

ابھی کچھ اثر ظاہر ہونا خیال میں نہیں آسکتا مگر اسمیں بھی شک نہیں کہ اس غرض
کے پورا ہونے کے بڑے سے بڑے ذرائع وہی ہیں جو انجمن کے پہلے دو اغراض میں
رکھے گئے ہیں اور اگر انجمن انمیں کچھ کامیاب ہوئی ہے تو بے شک جہانتک قدرۃ
وقتاً اس مقصد پر پہنچ سکتا ہے وہ ظہور میں آچکا ہے - اور امید کی جاتی ہے
کہ جوں جوں انجمن پہلے دو اغراض میں قدم آگے رکھتی جائیگی ساتھ ہی ساتھ
اس مطلب کو بھی حاصل کرتی جائیگی ٭

آجکل مسلمانوں میں بیہودہ رسموں کا اجرا - آپکے نقصانوں کا وہ زور و
شور ہے کہ الامان - مگر اسمیں بھی شک نہیں کہ آج مسلمانوں میں ان امور
کا تذکرہ ضرور ہونے لگا ہے اور تقریباً ہر ایک مسلمان کو معلوم ہو گیا ہے کہ ان
امور کی وجہ سے وہ کیسے کیسے نقصان اٹھا رہے ہیں - گو ابھی انہوں نے
ان کاموں سے ہاتھ نہیں اٹھایا ان کے مقابل کے نیک اور صاف کام بحصول
ثواب توجہ نہیں کی تو بھی برائی کو برائی سمجھنے لگے ہیں اور اگر خدا تعالے
کی مدد ان کے شامل رہی تو وہ دن جلد آویگا کہ یہ قوم بھی اپنی اصلی شائستگی
اور اصلی اخوت کو پھر حاصل کریگی ٭

## حصہ نہم - انجمن کی کارروائی کا طریق

اس انجمن کے متعلق انتظام امورات ضروریہ کے واسطے تین کمیٹیاں ہیں - ایک
جنرل کمیٹی - دوسرے کارکن کمیٹی - تیسرے کمیٹی ناظم التعلیم -
جنرل کمیٹی ہر اتوار کو منعقد ہوتی ہے اسمیں پہلے تو وعظ سنایا جا

مضامین پڑھے جاتے ہیں جنکا ذکر حصّۂ وعظ میں ہو چکا۔ بعد اسکے انجمن کی
کارکن کمیٹی کی روئداد سنائی جاتی ہے۔ اسمیں اگر جنرل کمیٹی کو کوئی ترمیم کرنی
ہو تو کر دیجاتی ہے۔ اور اگر کوئی نئی تجویز ہو تو اسکی طرف کارکن کمیٹی کو توجہ دلائی جاتی ہے

کارکن کمیٹی بھی ہفتے میں ایک دفعہ ہوا کرتی ہے اسمیں کُل امورات
متعلقہ انجمن پر بحث ہوتی ہے اور ان کا انتظام کیا جاتا ہے ہر ایک معاملے میں
کثرت رائے پر فیصلہ ہوتا ہے۔ اس کمیٹی میں تیس ممبر ہیں +
ناظم التعلیم کمیٹی جسکے پندرہ ممبر ہیں انجمن کی کارکن کمیٹی کے ماتحت مدرسۃ المسلمین
انجمن کی پوری نگران اور اسکی منتظم ہے مدرسے کے متعلقہ امور میں وہ ہر ایک امر
پر بحث کر کے فیصلہ کرتی ہے۔ بڑے بڑے امور میں کارکن کمیٹی کی منظوری حاصل
کر لیتی ہے +
ان تینوں کمیٹیوں کے جملہ عہدہ دار آنریری ہیں۔ ان میں سے کارکن کمیٹی
اور جنرل کمیٹی کے اسسٹنٹ سکرٹری پہلے منشی چراغ الدین صاحب و منشی
امیر بخش صاحب تھے۔ مگر افسوس ہے کہ وہ سال زیر رپورٹ میں لاہور سے تبدیل
ہو گئے۔ انجمن کو انکی اعلےٰ خدمات کی وجہ سے بہت کچھ نقصان پہنچنے کا اندیشہ
تھا مگر خدا کا شکر ہے کہ نئے اسسٹنٹ سکرٹریوں کی تقرر سے انجمن کو کسی طرح کا
کوئی ہرج نہیں پہنچا اور یہ اُس قادر مطلق کی عنایات ہیں جسکے قبضے میں ہماری
اصلاح ہے +
۔ارس زنانہ کے سپرنٹنڈنٹ بھی اس سال میں لاہور سے چلے جانے کے سبب اپنی
[illegible] علیحدہ ہو گئے۔ اگرچہ انجمن کو انکے علیحدہ ہونے کا بہت افسوس ہے

مگر چونکہ وہ ایک سرکاری اعلےٰ عہدے پر تشریف لے گئے اسلئے انجمن خوش ہے اور اللہ تعالےٰ کا احسان ہے کہ انکی جگہ پر بھی جو سپرنٹنڈنٹ مدارس زنانہ مقرر ہوئے ہیں جس طرح رشتے میں وہ پہلے سپرنٹنڈنٹ صاحب کے قریبی رشتہ ہونے کے سبب انکے بھائیوں میں سے ہیں دینداری اور اشتیاق کے ساتھ کام کرنے میں بھی اُن کے بھائی ہیں +

## حصّہ دہم۔ آمدنی اور اُسکے وسائل

انجمن نے جس قدر کاروبار شروع کر رکھے ہیں اور جو کچھ وہ آئندہ کرنا چاہتی ہے ان سب امور کے اجرا کا دارومدار روپیہ پر ہے۔ اور وہ اس انجمن میں نہ تو کسی جائداد کی آمد سے جمع ہوتا ہے نہ کسی ریاست یا سلطنت سے ملتا ہے۔ نہ کسی قسم کے تاجرانہ فوائد سے آتا ہے۔ بلکہ وہ قوم کی توجہ۔ اسکی امداد سے حاصل ہوتا ہے قوم کے جو افراد انجمن کے اغراض۔ اسکے مقاصد کو غور سے دیکھتے اور اسکے فوائد سے مطلع ہوتے ہیں وہ انکی تکمیل کے واسطے امداد دینا انکے اجرا کے واسطے کوشش کرنا اپنا مذہبی فرض جانتے ہیں۔ اور جس طرح بن پڑتا ہے انجمن کے مقاصد کی تکمیل کے واسطے جدوجہد فرماتے ہیں۔ کوئی ماہوار چندہ سے انجمن کو امداد دیتا ہے کوئی یکمشت دیکر اسکی قوت بڑھاتا ہے۔ کوئی مال زکوۃ سے مفلس و لاوارث یتیموں کی پرورش کے واسطے حصہ نکال کر اس انجمن میں جمع کراتا ہے۔ کچھ روپیہ انجمن کی تالیف شدہ کتابوں کے فروخت سے حاصل ہوتا ہے مدارس زنانہ میں جو دستکاری سکھائی جاتی ہے۔ اسکے لئے مصالح انجمن سے دیا جاتا ہے

اور اشیاء ساختہ دارالیتامی بیچنے سے جو کچھ وصول ہوتا ہے وہ بھی انجمن کی آمد میں شامل کیا جاتا ہے۔ شہر کے اکثر کوچوں میں ہر روز چٹکی چٹکی بھر آٹا بھی انجمن کی امداد کے واسطے رکھا جاتا ہے جس کا روپیہ ہفتہ وار یا ماہوار انجمن میں آجاتا ہے۔ غرض آج تک یہی ذرائع ہیں جن سے انجمن کو آمد ہوتی ہے اور انہی وسائل سے روپیہ جمع ہو کر مختلف کاموں کے جاری کرنے میں خرچ کیا جاتا ہے۔ اور سال [illegible]ء میں [illegible] روپیہ اسی قسم کی آمد سے انجمن میں آیا جو [illegible]ء کی آمد کی نسبت تقریباً چار چند ہے۔ اور باوجود اسکے کہ بحساب اوسط سال زیر رپورٹ میں انجمن کا خرچ [illegible] ماہوار ہوتا رہا تو بھی تقریباً نصف کے قریب پس انداز ہوا ہے جسکی تفصیل آمد و خرچ کے نقشوں سے واضح ہوتی ہے۔ اب آمد کے وسائل پر ذرا تفصیل کے ساتھ بحث کی جاتی ہے۔

(۱) **چندہ ماہوار**۔ قواعد انجمن کی دفعہ ۲ کے بموجب انجمن کا ممبر وہی ہو سکتا ہے جو علاوہ انجمن کی تکمیل اغراض میں کوشش کرنے کے کچھ ماہوار چندہ بھی دیا کرے۔ اگرچہ اس ماہوار چندے کی عام شرح ۸ رہے مگر اکثر عالی ہمت آٹھ آٹھ آنے اور ایک ایک روپے ماہوار بھی عطا کرتے ہیں اور اس انجمن کے ایک معزز و بلند حوصلہ ممبر میاں محمد بوٹا صاحب پہلوان رستم ہند ۵ روپیہ ماہوار عطا فرماتے ہیں۔ جن اصحاب کو ۸ ر یا اس سے زیادہ دینے کا مقدور نہیں وہ اپنی آمد کے موافق ایک ایک آنہ تک بھی دیتے ہیں۔ سال [illegible]ء کے اخیر تک ممبروں کی کل تعداد ۲۱۴ تھی مگر انمیں سے بعض ایسے

بھی تھے کہ انھوں نے جس جس سے چندہ لکھوایا ایک حبہ بھی نہ دیا اسلئے شروع
سنہ [illegible]ء میں ایسے ناموں کو جو کوئی ۶۶ کے قریب تھے رجسٹر اسمای ممبران
سے خارج کیا گیا - جس سے ابتداے سال میں ۱۳۸ ممبر رہ گئے - مگر اس سال
میں بہت سے نئے ممبر ہوئے - چنانچہ انکی کل تعداد اخیر سال پر ۲۶۳ تھی
مگر اس تعداد میں وہ دو سو سے زیادہ ممبر شامل نہیں ہیں جو مختلف دفاتر میں
ہیں اور جنکی تفصیل ہر ایک دفتر کی علیحدہ فہرست میں لکھی رہتی ہے پس اس
حساب سے سال کے اخیر تک کل ممبروں کی تعداد کوئی پانچسو کے قریب تھی*

اگرچہ پچھلے سال بھی بعض دفتروں سے امداد ملتی تھی مگر سال سنہ [illegible]ء میں
مختلف دفاتر کی امداد بہت بڑھ گئی ہے - اور انمیں ایک چھاپہ خانہ پیسہ ویکلی شملہ ہے
جہاں کے مسلمان بھائی ماہوار امداد جولائی سنہ [illegible]ء سے دیتے ہیں - اسکے سوا
لاہور کے مندرجہ ذیل دفاتر کے مسلمان بھی چندہ ماہوار دیتے ہیں - سول ملٹری
گزٹ پریس - وکٹوریہ پریس - مطبع کوہ نور - مطبع مفید عام - کارخانہ ریلوے
چھاپہ خانہ ریلوے - دفتر چیف انجنیر ریلوے - دفتر اگزیمنر ریلوے - دفتر ٹریفک
سپرنٹنڈنٹ ریلوے - دفتر لاٹ صاحب بہادر - دفتر انسپکٹر جنرل رجسٹریشن
لوکو آفس ریلوے*

انجمن ان جملہ اصحاب کی جو دفاتر سے مدد دیتے ہیں اور جن عالی ہمتوں کی
معرفت ان دفاتر سے روپیہ جمع ہو کر آتا ہے اور ان ممبران کی جو اپنا چندہ
ماہوار بڑی خوشی سے بھیجدیتے ہیں اور جنکی طرف کبھی کوئی بقایا نہیں رہتا
کمال ہی مشکور ہے اور جو کچھ انجمن کر رہی ہے انہیں کی مردانہ امداد کا نتیجہ ہے*

اس سال بھی سال گذشتہ کی طرح بہت سے اصحاب اپنے ماہوار چندہ کے دینے میں

تساہل کیا ہے اور قوم کی بہتری میں جس امداد کرنے سے انہیں ثواب دارین

حاصل کرنا چاہیئے تھا حاصل نہیں کیا مگر انجمن کو امید ہے کہ وہ جب اور توجہ

کرینگے ساری کمی کو پورا کر دکھائینگے - خدایا تو ایسا ہی کر *

اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ کسی کام کا چندوں کے بھروسے پر جاری کرنا اور اسکا

ہمیشہ تک سرسبز رہنا ایک لغو کام ہے اور بیشک یہ خیال چندہ دہندگان

زمانہ حال کی موجودہ حالت کے لحاظ سے بہت کچھ قابل تسلیم ہے - لیکن چندہ

دہندگان کے ہر فرد میں اگر یہ خیال مستحکم ہو جائے کہ میں جس کام کے واسطے

چندہ دیتا ہوں وہ ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ اپنے روزانہ معمولی اخراجات

بلکہ اس سے بھی بڑھکر - تو ایسے چندوں سے کام میں کوئی ہرج واقع نہیں

ہو سکتا بلکہ وہ کام اور پختگی اور مضبوطی کے ساتھ چلتا ہے اور اسکے قیام اسکے

انتظام کی نسبت سب کا خیال لگا رہتا ہے - اگرچہ اس انجمن کے بعض ممبر چندے

کا ادا کرنا اپنے خانگی اخراجات کے برابر ضروری نہ بھی سمجھتے ہوں مگر اس میں

بھی شک نہیں کہ بہت ممبروں کا تو یہ خیال ہے کہ اس انجمن کا چندہ اپنے ضروری

اخراجات کی نسبت بھی زیادہ ضروری ہے اور یہی وجہ ہے - کہ باوجود اسکے کہ

انجمن کے ابتدائی قیام سے آج تک برابر اخراجات میں ترقی ہوتی گئی ہے مگر پھر

بھی ہر مہینے میں نوامبر و دسمبر کے سوا جنمیں صرف خرچ ہی ہوا کچھ پس انداز

ہوتا رہا ہے - اگرچہ کسی کام کے اخراجات کے پورا کرنے کے واسطے کسی مستقل

آمد کا پیدا کرنا ایک اعلے بات ہے مگر جب تک مستقل آمد کی صورت نہ نکلے اسکو

شروع کرنا ابھی ہونے سے سخت نقصان عائد ہوتے ہوں قابل تعریف ہے
اگر انجمن مشنری عورتوں کا مسلمانوں کے گھروں سے دین و ایمان کا زائل کرنا
مسلمان بچوں کا بیدینی کے پنجے میں پھنسا رہنا دیکھکر چپ اور اس خیال
میں رہتی کہ جب تک اتنا سرمایہ جمع نہ ہولے کہ جسکی آمد اس کام کے لئے مکتفی ہو
تب تک کوئی کام شروع نہ کیا جائے تو یقین نہیں کہ آج وہ کارروائیاں جو
انجمن سے ظہور میں آچکی ہیں اُن کا کچھ بھی ذکر ہوتا - اور جن مصیبتوں سی نکلنے کی
آج اہل اسلام کوشش کر رہے ہیں اسکی کسی کو خبر بھی ہوتی - یا کوئی اونکے
واسطے کچھ مدد ہی کرتا - اور اتنے عرصے میں جو صدمہ مخالفین اسلام کی کبری
تدبیروں سے اسلام پر پہنچنا یقینی تھا اسکا زہریلا اثر یہاں تک پھیل جاتا
کہ ہم مشکل سے اسکا تدارک کر سکتے - پس ان امور کی وجہ سی انجمن کو کامل یقین
ہے کہ جو کچھ اسنے کیا ہے قوم اسکو نہایت قابل قدر سمجھتی ہے اور اگر خداوند تعالی
کی مدد شامل حال رہی تو آپ صاحبوں کی ہمت اور توجہ سے یہ کوئی مشکل
بات نہیں کہ انجمن روز بروز اپنے ضروری اخراجات کو بڑھاتی جاوے قوم
کے واسطے نئے نئے کام بھی شروع کرتی جاوی اور پھر بھی اخراجات کو نکالکر
ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے مستقل آمد پیدا کرنے کی بہت سہل صورت پیدا ہو جائے

(۲) **یکمشت چندہ** سال ۱۹۰۵ء میں دو دفعہ یکمشت چندہ کیا گیا تھا
جنمیں سے ایک انجمن کی اغراض کی تکمیل کے لئے خاص میزان کا - دوسرے
مدارس زنانہ کی بہتری اور اجرا کے واسطے - اس سال میں اگرچہ مدرسۃ المسلمین
کے جلسۂ افتتاحی کے سوا کسی اور موقع پر چندہ یکمشت لکھوانے کی کوشش

نہیں ہوئی تو بھی مدرسے کے افتتاحی جلسے کے چندے کے سوا اور بہت
چندہ اس انجمن میں آیا ہے ۔
سب سے پہلے پیر عثمان خان صاحب اور منشی مظفر علی صاحب کے نام نامی کا اظہار
نہایت ضروری ہے جنہیں پہلے صاحب کی معرفت ما ہی لعہ جمع ہو کر آیا اور
دوسرے صاحب کی معرفت ا صہ + ا یہ = ما ںلعہ روپیہ ۱۹۰۶ء میں
آچکا ہے۔ انجمن کو کامل یقین ہے کہ یہ ہمدرد قوم اپنی اس کوشش کو یہیں تک
بند نہیں رکھینگے بلکہ اپنی زندگی کا پہلا فرض اسی کو سمجھینگے ۔ پھر حافظ شیخ
غلام محی الدین صاحب کے شملے میں تشریف لے جانے سے جناب مولوی سید عبد اللہ
صاحب ۔ خواجہ رمضان جو صاحب شیخ کریم اللہ صاحب گھڑی ساز سید
شریف حسین صاحب سوداگر ۔ محمد فخر الدین صاحب ٹھیکہ دار ۔ بابو عبد الاحد
صاحب ۔ مولوی عبد السلام صاحب امام مسجد کشمیریاں ۔ مولوی حبیب اللہ
صاحب امام مسجد کشمیریاں ۔ حاجی ولی محمد صاحب سوداگر کی کوششوں سے
پانچسو کے قریب روپیہ جمع ہو کر آیا ۔ پھر ڈاکٹر الہ دین صاحب کا نام
نامی اسواسطے قابل ذکر ہے کہ انھوں نے ملک برہما سے انجمن کی امداد
میں روپیہ بھیجا ہے ۔ جموں سے بھی شیخ فتح محمد صاحب نے کچھ مدد کی ہے
حافظ شیخ غلام محی الدین صاحب جب سے جالندھر تشریف لے گئے ہیں
وہاں کے بہت سے عالی ہمت برادران اسلام نے انجمن کے اغراض کی امداد
میں کمال سرگرمی ظاہر فرمائی جنمیں سے جناب مولوی فخر الدین صاحب منصف
میاں ضیاء الدین صاحب المعروف چھجے خان رئیس و میاں رحیم بخش صاحب

[illegible] قابل قدر ہے - پھر [illegible] میں تشریف
لے گئے وہاں پر عالیجناب میاں عزیز بخش صاحب کلکٹر کی اس قابل قدر امداد
پر انجمن کو فخر ہے جو انہوں نے علاوہ اسکے کہ اپنی ذات سے بہت کچھ معاونت
فرمائی اور اصحاب کو بھی اس کار خیر میں اپنے شامل کیا چنانچہ منشی عطا محمد
صاحب داروغہ نگی خانہ - منشی اروڑا صاحب نقشہ نویس الت میاں
محمد چراغ صاحب داروغہ ذخیرہ - میاں الہ دتہ صاحب مستری - حافظ احمد اللہ
صاحب تحصیلدار - منشی امام علی خانصاحب نائب تحصیلدار - سید سردار علی
شاہ صاحب رئیس سلطانپور خاص ذکر کے قابل ہیں - انجمن ان
جملہ اصحاب اور نیز اُن عالی ہمتوں کی جنہوں نے مدرسہ کے افتتاحی جلسے
اور اور مواقع پر مدد دی ہے - بہت مشکور ہے اور اُنکے حق میں دعاے
خیر کرتی ہے +

(۳) **زکوٰۃ** - اس مد میں جن اصحاب نے مدد کی ہے اُنکی فہرست رسالہ کو نمبر میں
چھپتی رہی ہے اسواسطے ضرورت نہیں کہ مکرر پوری فہرست یہاں درج
کی جائے - مگر پھر بھی اسقدر لکھنا بیجا نہوگا کہ لاہور کے سوا ناگام علاقہ کشمیر -
احمد آباد گجرات - پٹیالہ - شملہ - اور جہلم سے بھی اس مد میں اچھی رقمیں
آئی ہیں اور اخیر دسمبر تک اس قدر روپیہ جمع ہو چکا ہے جس کا ذکر حصہ
ہفتم میں آچکا ہے +

(۴) **آٹا** - ششماہی کی رپورٹ میں لکھا گیا تھا کہ یکی دروازہ اور
موچی دروازہ کے کوچوں میں آٹا بھی جمع ہوتا ہے اور اُسکی آمد بھی

انجمن میں آتی ہے۔ مگر اس سال اس رسم کے اجرا میں بہت کچھ ترقی ہوئی اور خان نجم الدین خاں صاحب کی ہمت و کوشش سے جو ہر روز آدھا دن اسی آٹے کے جمع کرنے کے کام میں صرف کرتے ہیں بہت سے محلوں میں یہ رسم جاری ہوگئی ہے چنانچہ اس سال کوچہ داروغہ الٰہی بخش۔ کوچہ ناکاں والہ۔ کوچہ گھیاں والہ۔ کوچہ خراسیاں۔ کوچہ مہر بخش صاحب بنی گر۔ کوچہ سید نفضل شاہ صاحب۔ یکی دروازہ۔ کوچہ تیر گراں موچی دروازہ۔ کوچہ جوڑے موری۔ کوچہ کوٹھہ داراں۔ کوچہ متصل مسجد صوفی سے آٹا جمع ہو کر آتا ہے +

**(۵) فروخت کتب** انجمن کی بابت حصہ سوم میں لکھا گیا ہے اور اس مدت سے جو آمد ہوئی وہ نقشہ آمد سے منکشف ہوتی ہے۔ مدارس زنانہ میں جو اشیاء بنکر فروخت ہوتی ہیں اس کو بھی نقشہ آمد سے دیکھنا چاہیئے +

**(۶) قربانی کے جانوروں کے چمڑے** ۱۸۸۵ء میں انجمن کے بعض ممبروں نے خیال کیا کہ مسلمانوں میں جسطرح زکوٰۃ کا مال شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہدایت کے موافق نہیں خرچ ہوتا اسیطرح قربانی کے جانوروں کے چمڑے بھی بالکل بے محل صرف کئے جاتے ہیں اگر اس لاہور شہر میں سے قربانیوں کے چمڑے جمع کرکے فروخت کئے جائیں تو ایک معقول رقم جمع ہو جاتی ہے اس بنا پر توکل علی اللہ عید الضحیٰ سے چند روز پہلے خاص ممبروں میں اس امر کی تحریک شروع ہوئی جا نکی

پچھلے سال تمام شہر کی رقم چمڑوں کی قیمت سے انجمن کے فنڈ میں جمع ہوئی
دو سال زیر رپورٹ میں بھی عید مبارک سے ایک دو ہفتہ پہلے ایک جلسہ
عام میں تحریک کی گئی اس جلسہ میں علاوہ اور اصحاب کے شیخ خیرالدین
صاحب کی تقریر نہائت دردآمیز الفاظ میں تھی اُنھوں نے گویا مسلمان
لاوارث یتیم بچوں کی قابل رحم حالت کا نقشہ اوتار کر دکھا دیا تھا جس سے
حاضرین جلسہ ایسے متاثر ہوئے کہ بیحس و حرکت تصویروں کی طرح حیران
بیٹھے تھے اور شائد ہی کوئی ایسا ہوگا جسکی آنکھوں قوم اسلام کی اس کمی اور ان
بے پدر و مادر بے بس اور مجبور بچوں کی حالت کو دیکھ کر آنسو نہ نکلے ہوں -
اس کارروائی کا یہ اثر ہوا کہ اس مبارک عید کے موقعہ پر ایک معقول رقم چمڑوں
کی فروخت سے انجمن کے فنڈ میں داخل ہوئی - اس موقعہ پر اگرچہ
اکثر ممبروں نے اپنے اپنے محلوں میں چمڑوں کے جمع کرنے کے واسطے بڑی
گرم کوشش سے کام لیا اور ہمدرد برادران اسلام نے بھی اس
تدبیر سے مخلصانہ اتفاق کیا لیکن تاہم شہر کے اکثر محلوں میں باوجودیکہ
اہل محلہ چمڑے دینے کو تیار تھے اور انجمن کے ممبر بھی اسی محلہ میں رہتے تھے
خاطرخواہ رقم وصول نہ ہوئی - انجمن کو اُس حقیقی مسبب الاسباب پر پورا
بھروسا ہے کہ وہ متقلب القلوب اس سال کی عید کے مبارک موقعہ پر ممبران
انجمن کے سوا اور معزز برادران اسلام کو بھی اس خیال کی طرف متوجہ
کریگا - جس سے ان چمڑوں کا انتظام مقدس مذہب اسلام کی ہدایت
کے موافق ہو جائیگا +

جیسا کہ حصّہ آمد کے شروع میں ظاہر کیا گیا ہے اور ہے بھی یوں ہی کہ
انجمن کے اغراض اور ارادوں کی تکمیل کا سارا مدار اوّل تو اُس رب العلمین
پر ہے جو ساری مخلوق کا ولی اور کارساز ہے۔ لیکن دنیا کا نام دار الاسباب
ہونے کے باعث ہر ایک کام کے سرانجام کرنیکے واسطے اسباب کی تلاش
بھی ایک لازمی امر ہے جس سے کسی متنفس کو بھی چارہ نہیں ہے اور
وہ انجمن کے واسطے روپے کا وجود ہے جو۔وہ قوم کی فیاضی۔ہمت
اور کوشش پر موقوف ہے جس سے یہ انجمن بنی ہے انجمن اپنی اغراض
کے پورا کرنے کے واسطے۔خواہ مال زکوٰۃ مانگ کر خواہ مٹھی مٹھی آٹا جمع
کر کر۔خواہ قربانی کے جانوروں کے چمڑے لیکر خواہ اہل توفیق سے ماہوار چندہ
لیکر سرمایہ اگر جمع کرے گی تو اپنی قوم سے باوجود اسکے کہ ہماری قوم ماشاء اللہ
اپنے دینی اور دُنیاوی کاموں میں تمام قوموں سے بڑھ چڑھکر خرچ کرنیوالی ہے تو بھی انجمن نے اپنے واسطے کوئی مشکل اور دباؤ والا ذریعہ وصول
نہیں رکھا۔اگر ہمارے بھائی ان اخراجات کو جنہیں وہ خود دین و دنیا
میں رسوا کرنے والے یقیناً سمجھتے ہیں گھٹاکر اس خرچ کا کچھ حصّہ قومی
کاموں کے واسطے عنایت کریں تو علانیہ یہ پیشین گوئی کیجا سکتی ہے کہ وہ دن
عنقریب آنے والا ہے کہ اہل اسلام کو اپنی وہی موروثی عزت حاصل ہو جاوے
لیکن اگر ابھی تک بدقسمتی سے قوم کے خیالات تیزی پسند نہیں کرتے تو بارے
یہ جو نہائت ہی سہل اور بے تکلف تدبیریں ہیں وہی واجبی طور پر ہر ایک صاحب
کی توجہ کے قابل ہیں۔اب ذیل میں نقشہ آمد درج کیا جاتا ہے جس سے معلوم ہوگا کہ

# حصہ یازدہم - اخراجات

انجمن کے اخراجات میں آٹھ مدارس زنانہ کی معلمات کی تنخواہ - چار زنانہ مدارس کے مکانوں کا کرایہ - سب کے واسطے سقا اور ہلال خور کا خرچ - دستکاری کے لئے مصالح دینے کا صرف - واعظین اور نقیبوں کی تنخواہ - مکان وعظ کا کرایہ - کاغذات انجمن اور رسالے کی چھپوائی - رسالہ کی روانگی کے ٹکٹ - خط و کتابت بیرونی کے ٹکٹ وغیرہ متفرق اخراجات شامل ہیں - اس سال میں ان پر جسقدر صرف ہوا اسکی تفصیل نقشہ مندرجہ ذیل سے منکشف ہوگی اور چونکہ کل آمد انجمن کی معہ بقایاے سال گذشتہ [illegible] ۱۳ر ۳ پائی ہے اور اسمیں سے [illegible] ۷ر ۲ پائی اس سال میں خرچ ہوا اسلئے باقی روپیہ جو امین کے پاس جمع ہے [illegible] ۵ر ۹ پائی ہے اور اس نقد روپے کے سوا اردو کی پہلی کتاب - اردو کا قاعدہ - انگریزی کا قاعدہ جو سب ملکر کوئی ڈھائی سو روپیہ کی مالیت ہے الگ جمع ہے -

# قوم کی خدمت مین ضروری درخواستین

اب اس رپورٹ کو پچھلی سالانہ رپورٹ کی چند ضروری درخواستون پر جو قوم کی خدمت مین پیش کیجاتی ہین ختم کیا جاتا ہے اور امید کی جاتی ہے کہ حاضرین جلسہ خصوصاً اور کل اہل اسلام عموماً انکو دلی توجہ سے سنینگے

(۱) ہماری قوم کا بہت سا حصہ اپنی مذہبی تعلیم سے بالکل ناواقف ہے اس لئے جملہ اہل اسلام سے درخواست کیجاتی ہے کہ وہ دنیاوی تعلیم کے ساتھہ اپنی دینی تعلیم کا بھی پورا پورا بندوبست کرین - سکولون کے سمجھہ دار طالب علمون کا فرض ہے کہ وہ مدرسے کی تعلیم کے ساتھہ مذہب کی ضروری تعلیم کے واسطے بھی کچھہ وقت لگائین اور شہر کے ان درسون مین جہان کلام مجید کا ترجمہ اور حدیث و فقہ کی کتابین پڑھائی جاتی ہین شامل ہونے کی کوشش کرین

(۲) آجکل ہماری اولاد پر خواہ وہ لڑکے ہون خواہ لڑکیان عیسائی تعلیم کا بہت کچھہ اثر پڑ رہا ہے اور اسیواسطے ہماری اولاد کے دلون مین ہمارے پاک اور سچے مذہب کی نسبت جھوٹے اور لغو اعتراضات جمتے جاتے ہین اور اس سے بہت جلد اسلام کو سخت صدمہ پہنچنے کا احتمال ہے پس نہ صرف لاہور بلکہ کل ہندوستان کے مسلمانون کو اس مضر تعلیم سے بچنے کا بندوبست کرنا چاہئے اور وہ اسی طرح ممکن ہے کہ ہم خود اس مطلب کے واسطے کافی روپیہ جمع کرین اور اس سے لڑکون اور لڑکیون کے ایسے مدارس قائم کرین جن مین دینی اور دنیوی دونو قسم کی نہایت عمدہ تعلیم ہوا کرے اور جن کا نمونہ دونو قسم کے مدارس جاری کرکے

انجمن نے دکھا دیا ہے اور اسی مطلب کے واسطے مسلمانان لاہور کی خدمت مین
خصوصیت کے ساتھ التماس کیجاتی ہے کہ وہ اپنی اولاد کی تعلیم کے واسطے انجمن کی
تجاویز پر غور کرین اور ماہوار چندے۔ یکمشت چندے سے اسکی معاونت فرما دین
اور آمارہ کہتی کی جو تجویز کی گئی ہے اسپر توجہ کرین یا ایسی ہی اور تجاویز انجمن
کو بتلا دین تا کہ انجمن ان تجاویز پر عمل درآمد کرے اور اس شہر لاہور مین کامل
بندوبست تعلیم کا ہو جائے۔ اور مدرسۃ المسلمین جو ابھی صرف اپر پرائمری کے درجے
تک ہے ترقی کرکے اس درجے تک پہنچ جائے کہ وہ نہ صرف لاہور کے طلبا کو اعلیٰ درجے
کی تعلیم دینے کے قابل ہو جائے بلکہ ایک عالیشان اسلامی کالج بنکر ساری پنجاب کی
تعلیم کا مرکز ہو جاوے۔ ظاہری اسباب اور واقعات پر لحاظ کرنے سے اگرچہ یہ امر ایک امر محال
خیال کیجاتی ہے لیکن قوم کی مخلصانہ کوشش اور توجہ کے آگے کچھ بھی بڑی بات نہین
انجمن اس بات کا اظہار کرنا نہایت ضروری سمجھتی ہے کہ اگرچہ ابھی کالج کا قیام ایک امر
محال سمجھا جاتا ہے لیکن اسوقت اس تجویز سے کہ لاہور جیسے شہر مین مسلمانون کیواسطے
مڈل تک ایک سکول قائم ہو جائے کوئی بھی مخالف نہ ہوگا بلکہ بہت سے خیرخواہان قوم تیار ہونگے
کہ اس ضروری کام مین دل کھول کر مدد دین تا کہ اسی سال مین یہ مدرسہ مڈل تک ترقی کر جائے
(۱۲) لاوارث یتیم بچون کے واسطے جو کچھ اوپر ذکر کیا گیا ہے وہ اہل دل کیواسطے
کچھ کم نہین۔ پس سب مسلمان بھائیون کو خواہ وہ کسی ملک کے ہی کیون نہ ہون
اس امر پر متوجہ ہونا چاہئے کہ وہ مال زکوٰۃ سے کسیقدر حصہ یتیمون کے واسطے نکالین
اور جابجا یتیم خانے قایم کرکے اپنے لاوارث یتیم بچون کی تعلیم و تربیت کا انتظام
کرین جبتک ہر جگہ پر اس امر کیواسطے کمیٹیاں قائم نہ ہون انجمن ہذا مین یہ ردیہ

جمع کرایا جائے جسکو انجمن امانتاً اپنی تحویل مین رکھیگی اور جب کافی سرمایہ جمع ہو جائیگا۔ یتیم خانہ قائم کیا جائیگا

(۴) یہ ایک عام بات ہے کہ ہر ایک آدمی الگ الگ کوئی مفید عام کام نہین کرسکتا بس قوم کی ضرورتون کے واسطے ساری ہی قوم کا امداد دینا ضروری ہے۔ اور مسلمان خواہ وہ کسی ہی فرقے کے کیون نہون اپنی قوم کی درستی کے واسطے جب تک ملکر توجہ نہ کرین کامیابی بہت مشکل ہے اسواسطے ہر ایک کلمہ گو کی خدمت مین عرض ہے کہ وہ اس انجمن کے مقاصد کی تکمیل کے واسطے امداد کرین۔

## دُعا

بھائیو۔ آؤ اب اخیر مین اُس بے تعصب گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرکے جس نے ہمین ایسی آزادی دے رکھی ہے اپنے حقیقی مالک سے ملکر دعا کرین۔ کہ اے اس امت کو خیر الامم کا معزز لقب عطا فرمانے والے اب اس قوم کو جو اپنی بے اعتدالیون کے باعث بہت پستی کی حالت مین ہے اوج عزت پر ممتاز کر۔ انکی نافرمانیون کو معاف فرما۔ اور آیندہ انہین اپنے حبیب کی پیروی اور باہمی اتفاق کی توفیق بخش۔

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْن

آمین ثم آمین۔

جنکی خبر لینے کو نہ ماں ہے نہ بہن نہ کوئی عزیز رشتہ دار جنکے کھانے
پلانے کے انتظام کے لیئے نہ باپ ہے نہ بھائی نہ کوئی اور قریبی عجوان
غرض ایسی بے بسی کی حالت میں ہوتے ہیں۔ جسکو دیکھکر سنگدلوں کی
آنکھوں سے بھی خون کے فوارے چلتے ہیں۔ مگر افسوس کہ باوجود
کلمہ گو ماں باپ کے گھر میں پیدا ہونے کے اپنے ان کلمہ گو
بھائیوں کی غفلت و بے پرواہی سے جنپر اُنکی پرورش کا حق
تھا۔ جنپر زکوٰۃ غربا کی پرورش ہی کی خاطر فرض تھی۔ پادریوں
کے ہاتھ جا پڑتے ہیں اور اُنہی کی تعلیم و تربیت میں پلکر آخر کار
اپنے آبا و اجداد کے اُس پاک اور مقدس مذہب اسلام سے جو دُنیا
کے سارے دینوں سے صداقت و حقانیت میں ممتاز ہے نکل جاتے
ہیں اور اتنا ہی نہیں بلکہ منادی کر کے اوروں کو بھی اپنے ساتھ
ملا کر مستحق عذاب آخرت ہوتے ہیں۔ لیکن ہم مسلمان ایسے سنگدل
ہیں کہ یہ سنکر بھی کہ ایک لاکھ ۱۲ ہزار ایسے بچے عیسائی ہوچکے ہیں
ذرا بھی پرواہ نہیں کرتے۔ گو یہ سب درست ہے مگر پھر بھی انجمن برادران
اسلام کی سود و قومی حمیت کے بھروسے پر امید کرتی ہے کہ زکوٰۃ دینے والے
اصحاب اس مبارک موقع کو ہاتھ سے نہ دینگے اور بالضرور ان مسلمان
مسکین و بیکس بچوں کی قابل رحم حالت پر کڑھکر انکی پرورش
کے انتظام میں انجمن کو فراخ حوصلگی سے مدد دیں گے
اور خدائے پاک کی رضامندی حاصل کریں گے۔ فقط

اللّٰھم انصر من نصر دین محمد صلعم

الملتمس
سکرٹری انجمن

جلد ۳ — قوم بنتی ہے اپنی محنت سے! — نمبر ۸ و ۹

# انجمن حمایت اسلام لاہور

## کا

## ماہواری رسالہ

جس میں

مخالفین مذہب اسلام کے عقائد پر تہذیب کے ساتھ نکتہ چینی کرنے اور انکے اعتراضوں کے جواب دینے اہل اسلام کو طرز معاشرت اور اخلاق کی اصلاح باہمی اتحاد و اتفاق وغیرہ امور مفیدہ ملت حقہ اسلام کی ترغیب دینے کے مضمون اور انجمن کی کارروائی درج کیجاتی ہے

بابت ماہ شعبان المعظم و رمضان المبارک سنہ [illegible] ہجری المقدس

وکٹوریہ پریس لاہور میں مولوی کرم بخش سپرنٹنڈنٹ مطبع
کے اہتمام سے چھپکر انجمن حمایت اسلام کیطرف سے شائع ہوا

# زکوٰۃ کا ایک نہایت عمدہ مصرف

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم صلے اللہ علیہ وسلم

انجمن حمایت اسلام لاہور کا (جسنے اسلام کے مقدس اصولوں کی حقیقت کا ثبوت دینے - اہل اسلام کی اصلاح معاشرت - انکے لڑکوں اور لڑکیوں کی مذہبی تعلیم کا کام شروع کیا ہوا ہے) - یہ بھی منشا ہے کہ مفلس لاوارث مسلمان یتیم بچوں کی پرورش کیواسطے انتظام کرے - چنانچہ اس غرض کے لئے روپیہ جمع اور خرچ کرنا شروع کر دیا ہے اور مدرستہ المسلمین متعلقہ انجمن میں جو ایسے طلبا پڑھتے ہیں بعض کو فیس معاف اور بعض کو سامان تعلیم دیا جاتا ہے - اور بعض کو وظیفہ ملتا ہے اور خداوند کریم کے فضل وکرم اور برادران اسلام کی مدد کے بھروسے پر جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع لاہور کی خدمت میں درخواست بھی کی گئی ہے کہ اس قسم کے جو مسلمان بچے عدالت لاہور میں آئیں وہ انجمن کو دئے جائیں۔ اور اگر قوم نے امداد کی تو تمام اضلاع پنجاب وہند میں ایسی درخواستیں کیجاوینگی بنا بران یہ انجمن اہل نصاب برادران اسلام کیخدمت میں جو سالہا سال سے ہزارہا روپئے زکوٰۃ کے تقسیم کیا کرتے ہیں درخواست کرتی ہے کہ وہ اس مبارک موقع تقسیم زکوٰۃ پر ان مسکین قابل رحم بیکس و مفلس یتیم بچوں کی پرورش کیواسطے اپنے مال زکوٰۃ سے حصہ نکالکر انجمن میں دیں جنکے والدین انکے سر سے گذر جاتے ہیں جنکی متعلقین کا سایہ انپر نہیں رہتا جو بچپن ہی میں بے یار و مددگار رہ جاتے ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم صلعم

اے دُنیا کے پیدا کرنے والے۔ سارے بادشاہوں کو بادشاہ بنانے والے
قادرِ مطلق کی برگزیدہ قوم کے بزرگو! اے اپنے مالک کے سچے رسول
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہدایت سے فیض اُٹھانے والے خوش قسمتو!
اے اصحاب رسولؐ کی طرح بڑی ہمت و استقلال کے ساتھ نماز کو
قائم کرنے والے عالی ہمتو! اے ماہ رمضان میں دن کو بھوک پیاس
کی تکلیف اُٹھانے والے اور رات کو میٹھی نیند کو چھوڑ کر شب بیداری
کے ساتھ عبادت میں مصروف ہونے والے جوانمردو! اے مسجد نبویؐ
کے پہلے موذن حضرت بلالؓ کی طرح مسجدوں میں اذان دینے والے
نیک نیتو! اے اپنے مال و منال سے اپنے محتاج بھائیوں کے لئے حصہ
نکالنے والے دلاورو! اے دُنیا بھر سے کفر و شرک کی ظلمت مٹانے والی
قوم کے پس ماندو! اے خالق اکبر کی وحدت و یگانگت کا خیال سارے
عالم میں پھیلانے والی امت کے ناز پروردہ بیٹو! اے اپنے ہادی برحق
رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی جان۔ اپنے مال۔ اپنی ماں۔
اپنے باپ سے بھی زیادہ پیار کرنے والے نیک بختو! اے اسلام
کی پاکیزہ۔ سچی اور بے عیب تعلیم دینے والے اُمی عربؐ کے دلدادہ عاشقو!
اے گوری گوری رنگت کے نازک بدنو! اے گندم گوں حسن کے محبوبو!
جانتے ہو۔ یہ سچا دین۔ یہ پاکیزہ مشرب۔ یہ دُنیا کے کل مذاہب سے اعلیٰ

اور بے عیب مذہب - یہ پاک اور مقدس طریق - یہ ہماری پیدا کرنے والے کا بتایا ہوا سیدھا راستہ - یہ نبیوں کے سردار خاتم المرسلینؐ کا سکھایا ہوا اچھا طریقہ جو مقدس **اسلام** کے نام سے موسوم ہے - دُنیا میں کیونکر پھیلا - اور کن کن مصیبتوں سے یہ میٹھے پھل والا درخت لگایا گیا۔ اِسی **اسلام** کی خاطر ہمارے مقدس پیشوا - سرور انبیا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر - اپنے وطن اپنے مال - اپنے املاک - اپنے خویش اپنے اقارب سے جدا ہوگئے - اسی **اسلام** کے واسطے اصحاب رسولؐ اپنے مال - اپنے عیال - اپنی اولاد - اپنے اخفاد - اپنے آباو اجداد کو چھوڑ - اپنے گھر - اپنے وطن سے مونہہ موڑ بھوکے پیاسے تن تنہا پردیس کو چلے گئے - اسی **اسلام** کے واسطے رسول کریمؐ اور اُنکے اصحابؓ ملک عرب کی ساری وحشی اور خونخوار قوموں کے نرغے میں پھنس گئے - اسی **اسلام** کے بچانے کو خدا کے نبیؐ اور اُنکے پیچھے پیرو رضی اللہ عنہم اسلام کے دشمنوں سے اس حال میں لڑتے رہے جبکہ بھوک اور پیاس کے مارے ناک میں دم تھا - اسی **اسلام** کے نام پر لاکھوں جانیں قربان ہوئیں - اسی **اسلام** کے نشان باقی رہنے کی امید پر سینکڑوں عورتیں بیوہ ہوگئیں - اسی **اسلام** کے واسطے ہزاروں اپنی ماں کی گودیوں میں بلکتے ہوئے بچے یتیم ہوگئے - اسی **اسلام** کے لئے سینکڑوں نادان - بے زبان معصوم بچے ماں باپ کی شفقت و عاطفت کی گودی سے نکل کر محنت و مشقت - ذلت و ادبار کی خاردار وادی میں چھوڑے گئے - اسی **اسلام** پر جوان جوان بیٹے قربان کیئے گئے - اسی **اسلام** پر ہزاروں پھول سے چہرے والے

گلبدن سیمیں تن نثار ہوئے - اسی اسلام پر اٹھتی جوانی والے شیر مرد جو ایک ہی رات کے بیاہے ہوئے تھے - دنیا کی عیش و عشرت سے محروم ہو گئے۔ یہ وہی اسلام ہے جسکے اختیار کرنے والے کبھی دعالی ہمت تھے جنوب سے نکلے ساری دنیا پر ابر رحمت کی طرح چھا گئے - یہ وہی اسلام ہے جس کے فیض سے موثر ہونے والے اپنے علم و ہنر اپنی دینداری و خوش خلقی اپنی فضیلت و لیاقت - اپنے عدل و انصاف - اپنی عظمت و جلال - اپنے موحدانہ کلام - اپنی بزرگانہ نصائح - اپنی پر منفعت تصانیف کو دنیا کے واسطے رہبر بنا گئے - اسی اسلام والوں کی ہمدردی کا ایک نمونہ یہ تھا۔ کہ ایک دفعہ ایک عالی ہمت مسلمان میدان جنگ میں جا نکلا - دیکھا ہزاروں گلبدن جنکے جسم بلور سے زیادہ صاف و شفاف اور جنکے چہرے سورج سے زیادہ منور تھے - گرم گرم ریت پر تڑپ رہے ہیں - اور اپنے دین اپنے ایمان اپنے اسی پاک اسلام کی خاطر اپنی سسکتی جان سے بیزار ہو رہے ہیں بھوک اور پیاس کے مارے مر رہے ہیں - انھیں میں ایک اس کا بھائی بھی تھا اُس نے اس سے پینے کو پانی مانگا - جب یہ پانی لایا - اسکے پاس کے دوسرے زخمی نے کہا - ہائے پانی - اسکے بھائی نے کہا کہ جا پہلے اسے پلا - جب وہ اسکے پاس گیا - اسکے ساتھ کا تیسرا زخمی بولا - ہائے پانی - اسکے بھائی کی طرح اُس دوسرے نے بھی یہی کہا کہ جا اسے پلا - اسی طرح وہ نیک نہاد پیالہ ہاتھ میں لئے چھ زخمیوں کے پاس گیا اور ہر ایک نے دوسرے کو پانی کا طالب پاکر اسے دوسرے کے پاس بھیجدیا - جب وہ ساتویں کے پاس پہنچا - اسکی جان قالب سے نکل چکی تھی - یہ درجہ بدرجہ سب کی روحوں کو بہشت کی نہروں کے پانی سے سیراب ہوتا دیکھکر اپنے بھائی کے پاس آیا تو اُسکو بھی سب کا ساتھی پایا

اسی اسلام والوں کے باہمی اتحاد و اتفاق کا ایک یہ قصہ ہے - کہ ایک جنگ کے بعد جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس مال غنیمت آیا - تو انہوں نے اپنے انصار رضی اللہ عنہم کو بلاکر فرمایا - یہ مہاجر رضی اللہ عنہم تمہارے بھائی تنگ دست اور مفلس ہوئے ہوا ہیں - تم دولتمند مال و دولت سے خوش حال ہو - میں چاہتا ہوں یہ سارا مال غنیمت مہاجرینؓ کو دیدوں - تاکہ وہ بھی فارغ البال ہو جائیں اور اگر تمہاری خوشنودی اسمیں نہ ہو - تو اس مال غنیمت کو سب ملکر بانٹ لو - مگر جسقدر تم پہلے مال غنیمت وغیرہ لے چکے ہو - اس سے ان کو بھی حصہ دو - اسیرانِ دل کے غنی بزرگوں نے عرض کیا - کہ ہم بڑی خوشی سے یہ کل مال غنیمت اپنے غریب مہاجرؓ بھائیوں کو دیتے ہیں - اور جسقدر مال و دولت ہمارے پاس پہلے ہے اس سے بھی ہم انکو حصہ دیتے ہیں - غرض اوصاف حسنہ میں سے کون وصف ہے جو ان گذشتہ اسلام کے سچے عاشقوں میں نہ تھے - اور مدارج علیہ میں سے کون درجہ تھا جسپر وہ نہ پہنچے تھے - مگر ہائے اب یہ سب باتیں خواب و خیال میں ہیں - وہی اسلام جو عرب کے ریگستان سے نکلکر دریای ٹیگس سے لیکر خلیج بنگال سے بھی کہیں پرے تک اپنی حکومت کا ڈنکا بجا رہا تھا - جسکی سلطنت کا پھریرا دنیا کے اس سرے سے اُس سرے تک اہلہا رہا تھا - جسکے تخت فرماندہی کے سامنے دنیا کی قومیں ہاتھ باندھے کھڑی تھیں - جسکے اقبال کا ستارہ اوج فلک پر تاباں تھا - جسکے علم و ہنر سے سارا عالم درخشاں تھا - آج ایک غریب مفلس عرب مسافر کی طرح ہند کے گلی کوچوں میں حیران پھر رہا ہے اور ہزاروں دشمنوں کے نرغے میں پھنسا ہوا ہے - کوئی اس کے حال کا پوچھنے والا نہیں - کوئی اسکی فریاد کا سننے والا نہیں - کوئی اسکی زبان - اسکی کلام سمجھنے والا نہیں - وہ اپنے دوستوں کو مسجدوں میں ڈھونڈنے جاتا ہے مگر وہاں

یا توکسی کو پاتا نہیں اور اگر پاتا ہے تو دوست صادق نہیں۔ مکتبوں میں پہنچ گیا
غلام زادوں کے امتحان کو جاتا ہے تو وہاں وہ بھی اول تو نظر ہی نہیں آتے
اور اگر آتے ہیں تو اُسکے امتحان میں بالکل فیل ہو جاتے ہیں۔ حرفت و صنعت
کے دکان۔ تجارت کے بازار۔ ملازمت کے دفتر دیکھتا ہے پر اپنا کوئی بھی نہیں
پاتا۔ ترقی کی سیڑھیوں پر اپنے آدمیوں کو دیکھنے جاتا ہے۔ وہاں اپنا
ایک بھی نظر نہیں آتا۔ جس دکان۔ جس بازار۔ جس دفتر۔ جس مکتب میں گیا۔
اپنے نہ پائے۔ نظر آئے تو سب پرائے۔ ہاں گلیوں میں گلی ڈنڈا کھیلتے۔
ایک دوسرے کو گالیاں دیتے بچے دیکھتا ہے تو اپنے دوستوں کے۔ جہالت و
نادانی۔ سرکشی و نافرمانی کے مکتب بھرے ہیں تو انہیں سے۔ بازاروں
میں بے شرم و بے حیا عورتیں دیکھتا ہے تو انہیں کی۔ بھنگڑ خانوں چرس
خانوں کی آبادی ہے تو انہیں سے۔ شراب خانوں۔ جیلخانوں کی رونق ہے
تو انہیں سے۔ گدائے بے نوا ہیں تو یہ۔ بے شرم و بے حیا ہیں تو یہ۔ جاہل
بے علم ہیں تو یہ۔ غافل و بے فکر ہیں تو یہ۔ لڑنے جھگڑنے میں بڑے مشاق۔
ایکدوسرے کو کافر بنانے میں طاق۔ خودرائی اور خودغرضی میں مشہور۔
بڑے بھاری متکبر اور مغرور۔ امیر ہیں تو عیش و عشرت کے دریا میں ڈوبے
ہوئے۔ فقیر ہیں تو سستی و کاہلی کی ندی میں کودے ہوئے۔ زمیندار ہیں تو
مقروض۔ تاجر انہیں مفقود۔ نوکری چاہتے ہیں پر کہاں؟ اول تو انہیں لیاقت
نہیں اور اگر ہے تو دوسرے ان سے بڑھکر موجود۔ اس پریشانی و خستہ حالی
کے سوا دشمنوں کے ہاتھوں سے ایسا تنگ۔ کہ جاں بلب۔ کہیں عیسائی پادری ہیں
کہ اسکے لڑکوں کو اپنے مدرسوں میں اس سے برگشتہ کر رہے ہیں۔ ہزاروں
جھوٹی اور لغو باتیں بنا بنا کر انہیں سُنا رہے ہیں۔ اور اسلام کم آفتاب

ہزاروں دھبے لگا کر انہیں سمجھا رہی ہیں۔ یہانتک کہ انکے دلوں
یمان کی چمک تک نہیں رہی۔ انکے دل شرک و ضلالت سے سیاہ ہوگئے
خدا کی عظمت۔ رسولؐ کی عزت۔ بزرگوںؓ کی حرمت انکے دلوں سے اٹھ گئی
لمئے افسوس یہ تو لڑکوں کی حالت ہے۔ پر رلانے والی وہ مصیبت ہے جو
اسلام کی پردہ نشین عورتوں پر طاری ہو رہی ہے۔ مشن کی دیسی عورتیں
میمیں اور مسیں ڈولیوں میں بیٹھکر آدمیوں کے کھینچنے والی گاڑیوں میں
سوار ہوکر گلی گلی۔ کوچہ بکوچہ۔ گھر گھر آتی ہیں۔ کہیں دستکاری سکھانے
کا بہانہ بناتی ہیں۔ کہیں تعلیم دینے کا ترانہ گاتی ہیں۔ کہیں مفلس و غریب
آدمیوں کی خیر خواہی جتا کر انہیں روپے پیسے سے مدد دیتی ہیں۔ کہیں یورپ
کی عجیب و غریب چیزیں اور نفیس نفیس تصویریں دکھاتی ہیں۔ اور ایسے
ہی اور ذریعوں سے اہل اسلام کی گھروں میں راہ پاتی ہیں۔ اے اپنے رسولؐ
کے محبو! اسکی صداقت پر گواہی دینے والے راستبازو! جانتے ہوئے عورتوں
میں راہ پاکر انہیں کیا سکھاتی ہیں۔ اور کیا کچھ بتاتی ہیں۔ وہ ان
عورتوں کو جنہیں اسلام نے پردے کا اچھا طریقہ بتایا۔ آزادی کی
ترغیب دیتی ہیں۔ پردے کو قید خانہ۔ انہیں قیدی بتاتی ہیں۔ کبھی
انکو خدا کے سچے مذہب اسلام سے پھیرتی ہیں اور اُنکے دلوں میں گمراہانہ
خیال بٹھاتی ہیں۔ کہیں کلام اللہ کی بےحرمتی کرتی ہیں۔ کہیں اسکے کلام خدا
نہونے کی دلائل دیتی ہیں۔ کہیں مقدس اسلام کے اصولوں پر اعتراض
کرتی ہیں۔ کہیں ہمارے مقدس پیشوا پر بناوٹی عیب لگاتی ہیں۔ کہیں
بزرگان اسلامؓ کی توہین۔ کہیں ارکان اسلام کی تحقیر۔ غرض جس صورت
سے بنتا ہے انکے دلوں سے اسلام کی بیخ کنی کرتی ہیں۔ مگر واے رہ غفلت

یہ غیرت تھی کہ دن رات اسیکا تھا خیال — دیکھ پائے نہ کہیں صورت کو بے پوشیدہ حجاب
اپنی گھر والیوں سے بھی تھا خیال اسکا کمال — بات کرنا تو کجا سامنے آنا تھا محال

اب تو ان باتوں سے کچھ باک نہیں ہے انکو
بے پردہ ہی رہتی ہیں اور ناک نہیں ہے انکو

کہیں اسلام کے اگھتے پودے۔ پھول سے ننھے ننھے گل اندام جو ماں باپ
کی تربیت کی دولت سے محروم ہوگئے ان کے سر سے پالنے والے گزر گئے۔
خبر لینے والے رخصت کر گئے۔ وہ بے یار و مددگار رہ گئے۔ ان میں نہ اپنی
بھلائی کی سمجھ نہ کچھ کرنے کی ہمت۔ نہ کوئی ان کا پرسان حال۔ نہ کسی کو
انکی تربیت کا خیال۔ مجبور سرکاری کچہریوں میں پیش ہوئے۔ اب انکے
حامی انکے ہم مذہب۔ انکے محب انکی حالت۔ انکی مصیبت۔ انکی پریشانی
انکی نادانی دیکھتے ہیں۔ پر کچھ ہمت نہیں کرتے۔ انکی تربیت کا بوجھ اپنے
سر پر اٹھا نہیں سکتے۔ گھروں میں آنند سے روٹیاں کھاتے ہیں۔
فضول خرچیوں سے دبے جاتے ہیں۔ ناجائز کاموں میں حویلیاں
گرو کرتے نہیں بلکہ بیچے جاتے ہیں۔ پر اس نیک کام کے واسطے اپنے
مذہب کے ایک تازہ گلبن کی پرورش کے لئے رکھے ہاں آب و دانہ نہیں
حاکم کہتے ہیں کوئی ہے جو اس نونہال کو سرسبز و شاداب رکھ سکے۔
کوئی ہے جو اس معصوم بیکس بچے کو اپنا بیٹا بنا سکے۔ کوئی ہے جو اس
پھول کو شگفتہ و خنداں رکھ سکے۔ مگر اسلام کی محبت کے
دعویداروں۔ اسلام کے عشق کے عاشقوں میں سے کوئی نہیں نکلتا
جو اس بوجھ کو اٹھا سکے۔ اس کام کو نبھا سکے۔ ہاں ہماری مخالف
عیسائی آتے ہیں اور جھٹ اس نادان معصوم کو لے جاتے ہیں۔ پھر تو

گیا تھا وہی بچہ جو ایک کلمہ گو باپ کے نطفے سے پیدا ہوا تھا۔ جو ایک مسلمان پردہ نشین صاحب حیا ماں کی گود میں بیٹھکر اسے خوش کر رہا تھا۔ عیسائی تعلیم سے مؤثر ہو کر بازاروں اور کوچوں میں پھر رہا ہے اور اپنے ماں باپ کے پیارے اور سچے مذہب کو جھٹلاتا ہے۔ وہی بچہ جس کے پیدا ہونے کے وقت اسکے کانوں میں خدا کی وحدانیت اور رسول کی صداقت کا کلمہ پھونکا گیا تھا۔ اب مشنریوں کی صحبت میں پل کر جا بجا توحید کی جگہ تثلیث کی ترویج میں مصروف ہے اور اس مقدس پیشوا کی توہین پر کمر ہمت چست باندھے پھرتا ہے۔ غرض ایسے ہی کئی ذریعوں سے اے اسلام کی محبت کے دعویدارو! اسلام تمہاری آنکھوں کے سامنے ذلت اٹھا رہا ہے۔ اسلام تمہارے گھروں سے ذلیل ہو کر نکل رہا ہے۔ اسلام تمہارے بال بچوں کے سامنے جھوٹا کیا جا رہا ہے۔ اسلام پر ہزاروں لغو بہتان باندھے جا رہے ہیں۔ اسلام تمہاری عورتوں میں بیقدر کیا جا رہا ہے۔ اسلام کی عزت و بزرگی تمہاری پردہ نشین مستورات کے دلوں سے محو کی جا رہی ہے۔ مگر ہائے اسلام کے محب۔ اسلام کے مددگار۔ اسلام کے معین۔ اسلام کے یار وفادار اسکی ذلت و خواری۔ اسکی مصیبت بے وقاری پر ذرا رحم نہیں کرتے۔ اسکی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے۔ اسکی امداد کے دعویدار اسکی مدد نہیں کرتے۔ اسکے معاون نہیں ہوتے۔ اے شہید کربلا کے دردانگیز حالات کو سنکر رونے والو! اے اس معرکۂ مردآزما کے ظلموں کو دیکھکر آنکھوں سے لہو کے دریا بہانے والو! ذرا سوچو اور دیکھو کر آج وہی اسلام جسکی خاطر رسول

جگر پارہ - آل مصطفوی کا پانچواں سیپارہ اس میدان ظلم میں بھوکا پیاسا
حیف ہے ستمگر کے تیروں سے شہید ہوا - کس مصیبت اور سرگردانی کی حالت میں ہے
وہی اسلام جن نے اسکے میدان کربلا میں صغیر سن بچوں کو پانی دیا گیا
تو آب پیکاں سے - یہی اسلام جسکی خاطر بوستان نبیؐ کے نونہال -
گلستان علیؓ کے سرو صاحب جمال اپنی مقدس اور معزز جانوں کو قربان کر گئے
وہی اسلام جسکے لئے اٹھارہ اٹھارہ برس کے نوجوان گلعذار گلشن مصطفوی
کے گلبدان ناز بہار اپنی ماؤں کے سینوں پر داغ فرقت دھر گئے - باپ یا
چچا سے رخصت ہو کر اُسکی آنکھوں کے سامنے اپنے ہی لہو کے دریا میں ڈوب گئے -
اپنے معزز بھائی پر جان دینے والے جوانمرد اپنی مقدس مستورات کو بیوہ
کر گئے - اپنے دودھ پیتے پیاس کے مارے مرتے معصوم بچوں کو یتیمی کی حالت
میں چھوڑ گئے - آج اسی مقدس اسلام اسی مقدس اسلام
کے لئے ہند کی سرزمین میدان کربلا سے کچھ کم نہیں - جدھر دیکھو -
اعتراضوں کے تیر اسپر چل رہے ہیں - مخالفین کی دشمنی کی توپوں
کے منہ سے اس زور شور کے ساتھ اسپر گولے برس رہے ہیں کہ عالم دھواں
دھار ہے اور اسلام کا آفتاب سے زیادہ منور اور نورانی چہرہ نظر آنا
مشکل ہو رہا ہے - گورنمنٹ انگلشیہ کی غیر متعصب رعایا پرور حکومت کے
سائے میں ایک ہمسایہ قوم دم لیکر جن جابرانہ طریق سے اسپر حملہ کر رہی ہے
وہ عرب جیسے گرم ملک کی ماہ جیٹھ کی دھوپ کی تپش سے زیادہ بدن
پگھلا رہی ہے - اپنے ہی مختلف فریقوں کے باہمی بغض و عناد - روز روز
کے لئے نئے فساد بھوک اور پیاس سے بھی بڑھکر اندر ہی اندر جسم اسلام کو
کمزور کر رہے ہیں - جہالت اور نادانی کا پر خار جنگل وہ میدان ہے جسکو

تلی تہ عرب کے ریگستانوں سے بھی زیادہ تپ کر اسکے زخمی اور سسکتے
نے بدن کو جلا رہی ہے - خلاف شرع کاموں کا ارتکاب - فضول خرچیوں
ورنے اعتدالیوں کا لشکر بے حساب فوج شام سے بڑھکر تلواریں مار رہا کر
بلن تم اے مال و دولت جاہ وحشم کے نشے میں سرشار ہونے والے سپوتو!
غفلت و بے پروائی کی نیند میں مست سونے والے غافلو! اللہ کے احکام
سمجھا جانکر پھر انکی قدر نکرنے والے کم ہمتو! ساری دنیا کی قوموں سے
تر قوم کے ناخلف بیٹو! غیرت کا اب اگر وہ سب سے پیچھے رہ جانے
والے بے غیرتو! ایسی نیند میں سوئے ہو کہ اسکی خبر تک نہیں لیتے -
سکی پروا نہیں کرتے - اسکو اس ظلم سے چھڑانے یا اسکی تباہی بچانے کی فکر تک نہیں رکھتے -

## نظم

نے وہ قوم کہ تھا جسکا لقب خیر امم — جسکی حسرت رہتی ہو کہ بھی عیسے کی قسم
تھا جسکا تھا وہ فخر عرب شاہ عجم — جسکو جبرئیل لیا کرتے تھے آنکھوں سے قدم

جس نے توحید کا اس زور سے نعرہ مارا
حق کی تائید سے تھرا گیا عالم سارا

جس سے روشن ہوئی آفاق میں شمع توحید — ترک تثلیث میں کی جسنے پھر ایسی تہدید
سلے کی شرک کے بارے میں بہت سخت وعید — جسکی اس تہ بھی شرم و حیا پر تاکید

اسکی امت نے کیا ہائے یہ کیسا اندھیر
چاہتی ہے کہ چلے کعبۂ دیں سے منہ پھیر

بھائیو تم سے یہ غیرت ہوئی رخصت کیسی — تھی بزرگوں میں تمہارے حمیت کیسی
کلے لوگوں نے اٹھائی ہے مصیبت کیسی — پر وہ ایمان سے رکھتے تھے محبت کیسی

تمکو کچھ معرکۂ کرب و بلا یاد نہیں
کیا تم اس سید معصوم کی اولاد نہیں

انجمن حمایت اسلام لاہور۔ تمہیں پکار پکار کر اسلام کی مصیبت کا حال سُناتی ہے۔ اسکی قابل رحم درد انگیز حالت تمہارے آنکھوں کے سامنے لاتی ہے۔ پر تم آنکھیں چُرا کر آگے نکل جاتے ہو۔ وہ اس کی شکستہ حالی کا فوٹو اُتار کر تمہیں منت دیتی ہے۔ پر تم اسکی طرف توجہ ہی نہیں کرتے۔ وہ تمہیں اُنکو ان مصیبتوں سے چھڑانے کے واسطے آمادہ کرتی ہے۔ پر تم اپنی بزدلی اور کاہلی سے اس کام کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ ہائے افسوس! ہائے افسوس!!۔

اے اُس قوم کی نشانی! جسکی ہمت رومیوں اور یونانیوں کی ترقی۔ انکی فضیلت اور استعداد سے دم بھر میں کوسوں بڑھ گئی۔ اے اُس قوم کی یادگار! جسکے بلند ارادوں عالی خیالوں پر آج کل مہذب قومیں بھی عشعش کر رہی ہیں۔ تجھے کیا ہوگیا۔ تیری آباو اجداد کا لہو کہاں نکل گیا۔ تیرے بزرگان گذشتہ کا جوش غیرت کس طرح سرد ہوگیا۔ تیرے جوانمرد عالی ہمت باپ دادوں کی ہمدردی کیا ہوئی۔ تیرے قابل قدر سابقین کی باہمی محبت۔ اتفاق و اتحاد کی صفت۔ سگے بھائیوں سے بھی زیادہ بڑھکر یگانگت کہاں گئی یہاں یار!! اے مال و دولت کے نشے کے مخمورو! ہاں ہاں!! اے فقیری و بیکسی کے قید کے بندیو! ہاں ہاں!!! اے غفلت کی نیند میں خراٹے مارنے والے غافلو! ذرا اٹھو۔ ذرا سنبھلو۔ ذرا چونکو۔ برائے خدا اپنے اسلام کی حالت۔ اپنے اسلام کی مصیبت۔ اپنے اسلام کی ذلت۔ اپنے اسلام کی غربت۔ اپنے اسلام کی مسکنت۔ اپنے اسلام کے دشمنوں کے گھیر میں محصور ہو جانے کی بری حالت دیکھو۔ اور جہانتک

طفیل اسکا اور اسکی عترت کا یارب
پکڑ جلد ہاتھ اسکی امت کا یارب

اک ابر سیہ بھیج اپنی رحمت کا یارب
غبار اس سے جو دھوئے ذلت کا یارب

کہ ملت کو ہے ننگ ہستی سے اس کی
ہوا پست اسلام پستی سے اس کی

انہیں کل کی فکر آج کرنی سکھا دے
ذرا انکی آنکھوں سے پردہ اٹھا دے

کہیں گاہ بازی دوراں دکھا دے
جو ہونا ہے کل آج انکو سجھا دے

چھتیں پاٹ لیں تاکہ باراں سے پہلے
سفینہ بنا رکھیں طوفاں سے پہلے

## فضائل سلام فی ذکر خیر الانام المعروف بہ تاریخ محمدیؐ

اس نام کی ایک کتاب انجمن کے ایک لائق ممبر مولوی محمد فیروز الدین صاحب ساکن ڈسکوہ منشی فاضل متخلص بہ فیروز مدرس اول فارسی ڈسٹرکٹ سکول سیالکوٹ نے تالیف کی ہے اور اس میں جو کچھ لکھا ہے وہ علی العموم اقوام غیر کے مصنفین کی کتب سے جمع کیا گیا ہے اور جو جو قومیں مقدس سلام پر اعتراض کرتی ہیں ان کو انہیں کی قوم کے افراد سے جواب دیا ہے - ذیل میں اس کتاب کے مقدمے کی چار دفعات ملاحظہ وافادہ ناظرین کے واسطے درج کیجاتی ہیں - اگر خداوند کی توفیق اور ہمارے مسلمان بھائیوں کی امداد انجمن کے شریک حال رہی تو امید ہے کہ یہ کتاب بکمل علمحدہ چھپ کر فائدہ بخش ناظرین ہوگی +

## علم حدیث کے معتبر ہونے کا بیان

**دفعہ ۱۲** - قرآن شریف کے کلام آلہی ہونے کا ثبوت - اور سلسلہ اسناد

تو پچھلی دفعات میں بتفصیل بیان ہو چکا - اب احادیث کے معتبر ہونے اور سلسلۂ اسناد کا کچھ حال سنئے +

**احادیث صحیحہ کی روایت زبانی کی کیفیت** یہ ہے - کہ آنحضرتؐ کے دیکھنے والوں نے آنحضرتؐ سے سُنا - اور اوسکو یاد کر لیا - اور پھر جو حضرتؐ کے بعد ہوئے اُنھوں نے اُن کے دیکھنے والوں اور سننے والوں سے یاد کیا غرضکہ اسی طرح یاد کرتے ہوئے چلے آئے - چونکہ اُس وقت عرب میں یاد کرنے کا دستور بہت زاید تھا - قصیدے کے قصیدے اور خطبے کے خطبے زبانی یاد کرتے تھے - اسلئے اُنھوں نے اپنے دستور کے موافق احادیث کو بھی یاد کیا - نہیں بلکہ اس میں اور بھی زیادہ کوشش کی چنانچہ اُنھیں اپنی یاد کی تنقیح اور تحقیق کا یہ شوق تھا کہ اگر کسی محقق اور محدث کو سنتے تو منزلوں اوسکی تحقیق کے لئے جاتے - مگر جو محدث یا جو متلاشی کسی سے حدیث روایت کرتا پہلے اُسکی چال و چلن اور صدق و دیانت کا حال بخوبی معلوم کر لیتا تھا - اور اُسکی صحبت میں رہکر اوسکی تصدیق کرتا تھا - اگر ذرا بھی اوس میں کذب یا دوسرے بُرے افعال کا شائبہ پاتا تو فوراً اوسکی روایت کو ترک کرتا - اور کہدیتا کہ فلاں شخص ایسا ہے اوسکی روایت قابل اعتبار نہیں ہے - اسیوجہ سے ہمارے یہاں علم رجال کا بڑا فن ہوگیا - جس میں بتفصیل روایت کرنے والوں کا حال مذکور ہے یعنی محدثین نے لکھدیا ہے - کہ فلاں راوی فلاں کا بیٹا اور فلاں کا پوتا فلاں شہر میں پیدا ہوا فلاں مقام پر مرگیا - اس قدر اوسنے سفر کئے فلاں فلاں اشخاص سے اوسنے علم حاصل کیا - اور صدق و دیانت اور فضل و کمال میں ایسا تھا - غرضکہ اوسکی سوانح عمری خصوصاً وہ امور جنپر روایت کا وثوق اور عدم وثوق مبنی ہے سب لکھدئے ہیں - یہاں سے

پائیگا تو یہ محدث ہرگز اُس سے روایت نہ کریگا - اگر کریگا تو کہدیگا کہ روایت
ہرگز قابل اعتبار نہیں - اسکا فلاں راوی کذاب یا فاسق ہے - پس
ایک مرتبہ کے جھوٹ یا فسق سے اوسکی تمام روایتیں غیر معتبر سمجھی جائینگی -
اور یہ محدثین اسی تحقیق پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ بعد دیکھنے چال
چلن کے قوت حافظہ پر بھی نظر کرتے ہیں اگر اُسے قوی الحفظ پاتے ہیں
اور جان لیتے ہیں کہ اسے نسیان کا مرض نہیں ہے - اور اُسے یاد رکھنے
کا شوق ہے لاپرواہی نہیں کرتا ہے - اُسوقت اُسکی روایت کو صحیح کہتے
ہیں - علیٰ ہذا القیاس - وہ راوی بھی اپنے اُستاد کو اُسی طرح
جانچیگا اگر موافق شرائط مذکورہ کے پائیگا - تو روایت کریگا ورنہ
نہیں - اسی طرح جتنے واسطے درمیان میں حضرت تک ہونگے اونکی تحقیق
اسیطرح کیجائیگی - اُسوقت اُس حدیث کی صحت اور عدم صحت پر حکم
کیا جائیگا ۔

دفعہ ۱۴ - مخفی نرہے کہ اہل اسلام پہلی ہی قرن میں درپئے اہتمام
احادیث نبویہ ہو گئے تھے اور یہ اہتمام انکا بہ نسبت مسیحین کے کئی درجہ
اچھا تھا - جیسا کہ قرآن کے حفظ کرنے میں اہتمام اُنکا آجتک بہ نسبت کتب
مقدسہ کے بنظر انصاف بہت ہی بڑھکر ہے - مگر اصحاب نے بسبب احتیاط
اختلاط کلام الٰہی اور کلام رسولؐ کے حدیثوں کو جمع نہیں کیا تھا - پھر
تابعین نے مثل زہری رض وغیرہ جمع کرنا احادیث کا شروع کیا تھا -
مگر انکو ابواب فقہ کی ترتیب کے مطابق لکھا نہیں تھا - جس صورت
میں یہ ترتیب احسن تھی متبع تابعین نے ایسا ہی اُنکو ضبط کیا چنانچہ
امام مالک رض نے جو سنہ ۹۵ ہجری میں تولد ہوئے کتاب موطا مدینہ میں

لکھی - اور سفیان ثوری نے کوفہ میں وغیرہ ذالک - پھر بخاری و مسلم نے اپنی صحیحین کو احادیث صحیحہ کے لانے اور ضعیفہ کے چھوڑنے کی شرط پر لکھا - اور محدثین نے حدیث کی بابت بہت بڑی کوشش کی - چنانچہ اسماء الرجال ایک فن خاص حدیث کے واسطے تصنیف ہوا کہ جس سے راویان احادیث کا حال رحفظ اور دیانت میں وہ کیسے تھے معلوم ہوتا ہے - اور صحاح ستہ کی حدیثوں کا اسناد آن حضرت صلعم تک برابر پہنچتا ہے - اور بعض حدیثیں بخاری کی ثلاثی ہیں جو تین وسیلہ سے حضرت صلعم تک پہونچتی ہیں - اور صحیح حدیث تین قسم پر ہے متواتر اور مشہور اور خبر واحد +

متواتر وہ ہے جسکو ہر زمانہ میں اتنا بکثرت لوگوں نے روایت کیا ہو کہ عقل انکے جھوٹ بولنے کو محال جانے جیسا کہ نماز کی رکعتوں کی تعداد - اور زکوٰۃ کا مقدار - اور اکثر معجزات آنحضرت صلعم وغیرہ اور مشہور وہ ہے جو اصحاب کے زمانہ میں مثل تواتر کی مشہور نہ تھی مگر تابعین کے زمانہ یا تبع تابعین کے زمانہ میں اُسکا اشتہار ہو گیا - اور اخیر کے دونوں زمانوں سے کسی میں امت نے قبول کر لیا ہو - پس یہ بھی متواتر ہی کی طرح ہوتی ہے - جیسا کہ حکم رجم درباب زنا وغیرہ - اور خبر واحد وہ ہوتی ہے جسکو ایک نے ایک سے یا ایک نے جماعت سے یا جماعت نے ایک ہی سے نقل کیا ہو - متواتر میں علم قطعی واجب ہے اور انکار اوسکا کفر ہے - اور مشہور میں علم طمانیت واجب اور انکار اُسکا بدعت اور فسق ہے - اور خبر واحد میں دونوں علم مذکور سے کوئی بھی واجب نہیں - اثبات عقاید اور اصول دین میں اُسکو کچھ دخل نہیں - مگر عملیات میں اعتبار اُسکا باقی ہے +

دفعہ ۱۵۔ فاضل اجل جناب سر ولیم میور صاحب اپنی کتاب لائف آف محمدؐ
کی پہلی جلد کے مقدمہ میں لکھتے ہیں۔

اسمیں شبہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں کہ محدثین اپنے کام میں بلا استثنا راستباز اور دیانت دار تھے
یہ بھی اچھی طرح تسلیم کیا جائے کہ جو روایتیں اُسوقت رائج تھیں اُنھوں نے نیک نیتی سے
اُنھیں تلاش کیا۔ اور جن اسناد پر وہ قائم تھیں اُن میں بڑی احتیاط سے تحقیق کی اور
نہایت احتیاط و صحت سے اُنھیں قلم بند کیا۔ اُنکی جمع کرنے والوں کے سیاسی ظن و فرقہ نے بیشک
کسی روایت کے سلسلہ اسناد کے قبول یا رد کرنے میں اثر کیا ہوگا۔ مگر ایسے گمان کی کوئی
وجہ نہیں۔ کہ انھوں نے خود روایتوں میں کسی طرح دست اندازی کی ہو۔ مثلاً ایک
شیعی المذہب محدث ایسی روایت کو جو بنی اُمیہ کے سلسلہ سے عائشہ سے مروی ہو ترک کریگا اور
اُنھوں کا ہوا خواہ ہر ایک سلسلہ روایت کو جس میں خاندان علی کا کوئی خفیہ دوست
پایا گیا ترک کر دیگا۔ لیکن ظن غالب نہ یہ ہے وہ کسی روایت میں جسکا سلسلہ اسناد
اسکو بلا تعرض تسلیم کریگا۔ الحاق۔ یا اختلاق کسی مضمون یا محمول کا ہونہ کریگا۔ ان
جامعین کی دیانتداری اُنکی کتابوں کے طرز تحریر و مضمون سے ثابت ہوتی ہے۔ ایک
کامل سلسلہ اسناد کا جسکے واسطے سے ہر ایک روایت کی ہر ایک طبقہ یا اصحاب رسولؐ میں سے
کسی شخص تک مطابقت ہوتی ہے ہمیشہ روایت کے قبل رہتا ہے اور جو نام اس سلسلہ کے لا اول آخری
گواہ بھی بیان کرتے ہیں۔ انکی صحت ہمکو تسلیم کرنی ضرور ہے۔ یہ نام محض بناوٹی نہ تھے
بلکہ واقعی اشخاص کے نام تھے۔ اکثر اُن میں سے ارباب شہرت تھے۔ مجموعہ روایات عموماً مشتہر
ہوتے تھے اور ایسی اسناد میں اختلاق کرنیسے جامعین کے اعتبار میں نقصان آتا تھا۔ اور
محدث عموماً دار العلم حدیث کا مرکز ہوتا تھا۔ اور عامہ ناس اسکی اسناد پر تنقید کرتے
تھے۔ پس جہانتک اس قسم کی تنقید کو اعتبار ہو سکتا ہے۔ اُسی قدر اعتبار یہاں بھی
فوراً تسلیم ہو سکتا ہے۔ پھر جس سادگی سے نہایت ہی متخالف روائتیں قبول کی گئیں

اور برابر لگائی گئیں - یہ باتیں ان محدثوں کی راستبازی کی ضامن ہیں - جو کچھ
جمع ہو سکا وہ سب بمحافظہ سادگی ہمو انبار کیا گیا - ہر ایک روایت کو خواہ محض تکرار ہی ہو
یا وہ ایک وزن اگلی روایتوں کے صریح خلاف ہو انہیں اسناد مخصوص میں بلا اعتراض لکھ گیا
اور ان شدید غیر محتمل الوقوع امر - اور محض افسانہ بلکہ صریحی اختلافات کا بھی کچھ
اعتداد نہ کیا - بس اس قدر اور کچھ نہیں تو صدق نیت تو لامحال ظاہر ہے - ایسا نہ ہوتا
تو روایات مختلفہ کو رفع کرنے یا تطبیق دینے میں تکلیف گوارا کرتے اور اسقدر
روایتیں - جن میں یا تو ادہر یا ادہر جمع کرنے والے کی رائے - اور بعض ظن
کو دخل ہوا تھا - ہمکو معتبر نظر آئیں - اگر ہم انکی نیت تصور کریں - تو ساتھ
ہی یہ بھی تصور کریں کہ مخالف روایتوں کو انہوں نے بلا تعصب قبول کر لیا تھا
مسلمانوں کے تمام اسماء الرجال اور درایت میں جو کچھ خوبی اور حسن رکھا گیا ہے
انکے بارے میں ایک محقق انگریز کی رائے پر اب ہم یہاں اکتفا کرتے ہیں
ڈاکٹر اسپرنگر صاحب جن کی مہارت علوم عربیہ میں مشہور ہے - اور بڑے
صاحب نظر تھے - انہوں نے کورٹ آف ڈائرکٹرس کی ہدایت اور کلکتہ ایشیاٹک سوسائٹی
کے زیر اہتمام کتاب الاصابہ فی تمیز الصحابہ تصنیف شیخ حجر بن عسقلانی (باب ۲۰)
چھاپنی شروع کی - تو اسکے دیباچہ میں بزبان انگریزی یہ لکھا ہے کہ **مسلمانوں
کے علوم کی عزت علم اسماء الرجال ہے** نہ تو کوئی قوم
ایسی گذری - اور نہ کوئی اب ہے - جس نے مسلمانوں کی مانند ۱۲ سو برس
کے عرصہ میں ہر ایک اہل علم کے حالات زندگی قلمبند کئے ہوں - اگر مسلمانوں کی کتب
رجال جمع کی جاویں - تو غالباً ہمکو پانچ لاکھ علمای مشاہیر کا تذکرہ ملجاوے
انکی تاریخ میں کوئی قرن یا نامی جگہ ایسی نہیں ہے جس کا کوئی آدمی اس
تذکرہ میں نہ ہو - انتہے +

# ملتان سے انجمن کی امداد

۱۰ شعبان مین شیخ غلام محی الدین صاحب صوفی وکیل انجمن شہر ملتان مین تشریف لے گئے اور وہان کے برادران اسلام کو اغراض و مقاصد انجمن سے اطلاع دی اور انجمن کے واسطے مدد کی استدعا کی چنانچہ سید سیٹھہ خدا بخش صاحب و منشی عطا محمد صاحب کی امداد اور کوشش سے دو سو روپیہ جمع کر کے لے آئے ہین۔ انجمن ان جملہ اصحاب خصوصاً سیٹھہ صاحب و منشی صاحب کی مشکور ہے اور انکے حق مین دعاے خیر کرتی ہے۔

## فہرست چندہ انجمن حمایت اسلام لاہور از چھاونی و شہر ملتان

| نمبر | نام چندہ دہندہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | وصول | باقی طلب | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | سید سیٹھہ خدا بخش صاحب | ۰ | عہ | [illegible] | سہ زکوۃ ماہواری پیشگی عہ | ۰ | |
| ۲ | سیٹھہ عبد اللہ و محمد قاسم صاحبان | عہ | ۰ | | عہ | ۰ | |
| ۳ | سیٹھہ رحمت و عثمان صاحبان | لعہ | ۰ | ۰ | ۰ | لعہ | |
| ۴ | سیٹھہ طالب علی صاحب | عہ | ۰ | ۰ | ۰ | عہ | |
| ۵ | سیٹھہ بدر الدین صاحب بورہ | صر | ۰ | ۰ | ۰ | صر | |
| ۶ | سیٹھہ ماموں جی صاحب | لعہ | ۰ | ۰ | لعہ | ۰ | |
| ۷ | سیٹھہ حبیب جی صاحب | لعہ | ۰ | ۰ | لعہ | ۰ | |
| ۸ | شیخ امیر الدین و خیر الدین صاحبان | عہ | ۰ | ۰ | ۰ | عہ | |
| ۹ | حافظ کریم بخش صاحب ٹھیکیدار شراب انگریزی | ۰ | ۰ | ۸ | لعہ پیشگی ابتدائی [illegible] | ۰ | |
| ۱۰ | حاجی کرم دین صاحب ڈبل ڈی [illegible] | ۰ | لعہ | ۰ | لعہ | ۰ | |
| ۱۱ | میاں عبد اللہ صاحب عطار | ۰ | سے | ۰ | سے ر | ۰ | |
| ۱۲ | منشی محمد جعفر صاحب | صر | ۰ | ۰ | صر | ۰ | |
| ۱۳ | منشی صدر بخش صاحب | صہ | ۰ | ۰ | صر | ۰ | |
| ۱۴ | منشی معصوم علی صاحب | لعہ | ۰ | ۰ | لعہ | ۰ | |

ڈگری کی تعمیل نہ کرائی - اب ڈسٹرکٹ جج صاحب کے فیصلے کی اپیل پھر عدالت عالیہ چیف کورٹ میں بوکالت بابو کالی پرشن رای صاحب پلیڈر چیف کورٹ پنجاب کی گئی ہے امید قوی ہے کہ عدالت عالیہ چیف کورٹ اس مقدمہ میں بڑی انصاف سے فیصلہ دیگی جیسا کہ اس سے پیشتر کمال بے تعصبی سے اس نے فیصلہ دیا تھا اسکا مفصل حال جو کچھ وقوع میں آویگا پھر انشاء اللہ درج رسالہ کیا جاویگا اسوقت مندرجہ ذیل نظم کو جو ایک لایق لکھنوی ہمدرد قوم شاعر نے بچوں کی زبانی لکھی ہے درج رسالہ کر کے قوم کو ان بیکس بچوں کی حالت کیطرف توجہ دلائی جاتی ہے

## لدھیانہ کے یتیموں کا نوحہ وہاں کے پادری نیوٹن صاحب کو مخاطب کر کے

کبھی نہ قید مشن میں میری زباں نیوٹن
میں ظلم اپنے مشن کیا کروں بیاں نیوٹن

لگا کے کان خدا کے لئے ذرا سن لے
ہمارے رنج و مصیبت کی داستاں نیوٹن

دکھائی قید مشن ہمکو آب و دانہ نے
وگرنہ باپ کہاں ماں کہاں کہاں نیوٹن

یتیم تھے ہمیں رکھا یتیم خانہ میں
چھڑایا ماں سے بہن سے میری اماں نیوٹن

ہمارے رونے کو سن سن کی کانپ اٹھی
غضب یہہ ہے کہ سمجھتا نہیں زباں نیوٹن

تیرے مشن کو نہ آتا میں نہ ہمارا قریب
نہ ہوتا باپ اگر خاک میں نہاں نیوٹن

چھڑایا عالم طفلی میں ماں کی گودی سے
تمہارے ظلم پہ روتا ہے آسماں نیوٹن

نہ چاہیے ہمیں عیسائی کر خدا سے ڈر
نہیں پسند تیری ہمکو روٹیاں نیوٹن

یتیم باپ کے مرنے سے ہوئے جب سے ہم
اور ہمسے چھوٹی ہے جب سے ہماری ماں نیوٹن

ہم اپنا خون جگر پی کے رہتے ہیں دن رات
چباتے دانتوں سے ہیں اپنی بوٹیاں نیوٹن

سجھائی دیتا نہیں ہمکو کچھ بھی آنکھوں سے
ہماری آنکھوں میں اندھیر ہے جہاں نیوٹن

ہمارے بھائی مسلمان اگر مدد کرتے
تو ہوتے تم نہ کبھی ہمپہ حکمراں نیوٹن

نہ ہوتے آکے مشن میں تمہارے عیسائی
وہ دیتے ہمکو اگر خشک روٹیاں نیوٹن

رہا نہ اپنا جب ایماں تو جان بھی جائے
زمیں سے ہمکو اٹھالے اب آسماں نیوٹن

پڑھا نہ ہمکو کتابیں تو اپنے مذہب کی
ہم اپنے حال پہ ہر دم ہیں نوحہ خواں نیوٹن

ہمارے مذہب اصلی پہ ہم کو جانے دے
ہمارے حال پہ ہو کر تو مہرباں نیوٹن

اپیل پھر ہمیں چھوڑا ہے چیف جسٹس نے
نہ کر غرور ہمیں چھوڑ مہرباں نیوٹن

خدائے پاک کے صدقہ میں چھوڑ دے ہمکو
بہت دنوں سے نہیں دیکھا ماں کو ماں نیوٹن

الراقم - خیر خواہ اطفال ن - ع لکھنوی

جنکی خبر لینے کو نہ ماں ہے نہ بہن نہ کوئی عزیز رشتہ دار جنکے کھانے پانے کے انتظام کے لئے نہ باپ ہے نہ بھائی نہ کوئی اور قریبی غمخوار غرض ایسی بے بسی کی حالت میں ہوتے ہیں - جسے دیکھکر سنگدلوں کی آنکھوں سے بھی خون کے فوارے چلتے ہیں - مگر افسوس کہ باوجود کلمہ گو ماں باپ کے گھر میں پیدا ہونے کے اپنے ان کلمہ گو بھائیوں کی غفلت و بے پروائی سے جنپر انکی پرورش کا حق تھا - جنپر زکوٰۃ غربا کی پرورش ہی کی خاطر فرض تھی - پادریوں کے ہاتھ جا پڑتے ہیں اور اُنہی کی تعلیم و تربیت میں پلکر آخر کار اپنے آبا و اجداد کے اُس پاک اور مقدس مذہب اسلام سے جو دُنیا کے سارے دینوں سے صداقت و حقانیت میں ممتاز ہے نکل جاتے ہیں اور اتنا ہی نہیں بلکہ منادی کرکے اوروں کو بھی اپنے ساتھ ملاکر مستحق عذاب آخرت ہوتے ہیں - لیکن ہم مسلمان ایسے سنگدل ہیں کہ یہ سُنکر بھی کہ ایک لاکھ ۱۴۰ ہزار ایسے بچے عیسائی ہو چکے ہیں ذرا بھی پرواہ نہیں کرتے - گو یہ سب درست ہے مگر پھر بھی انجمن برادران اسلام کی موروثی حمیت کے بھروسے پر امید کرتی ہے کہ زکوٰۃ دینے والے اصحاب اس مبارک موقع کو ہاتھ سے نہ دینگے اور بالضرور ان مسلمان مسکین و بیکس بچوں کی قابل رحم حالت پر کڑھکر انکی پرورش کے انتظام میں انجمن کو فراخ حوصلگی سے مدد دیں گے اور خدائے پاک کی رضامندی حاصل کریں گے - فقط

اللھم انصر من نصر دین محمد صلعم

الملتمس
سکرٹری انجمن

# مقاصد انجمن حمایت اسلام

(۱) مخالفین مذہب مقدس اسلام کے جواب تحریری یا تقریری تہذیب کے ساتھ دینا اور اسی غرض کے پورا کرنے کے واسطے واعظوں کی تقرر اور رسالے کے اجرا وغیرہ وسائل کو عمل میں لانا

(۲) مسلمان لڑکوں اور لڑکیوں کی مذہبی تعلیم کا انتظام کرنا تاکہ وہ غیر مذہب والوں کی مذہبی تعلیم کے بُرے اثر سے محفوظ رہیں +

(۳) اہل اسلام کو اصلاح طرز معاشرت و تہذیب اخلاق اور تحصیل علوم دینی و دنیوی اور باہمی اتحاد و اتفاق کا شوق دلانا +

## قواعد کا خلاصہ

(۱) اہل اسلام کے ہر فرقے کا آدمی خواہ وہ کہیں ہو اس انجمن کا ممبر ہو سکتا ہے +

(۲) ہر ممبر کو ۴؍ ماہوار چندہ دینا ضروری ہوگا دولتمند اس سے زیادہ اور غریب اپنے مقدور کے موافق اس سے کم دیں تو وہ بشکور تمام لیا جاویگا +

(۳) ہر ممبر کا فرض ہوگا کہ مقاصد اور اغراض انجمن کی تکمیل میں کوشش کرے +

(۴) آمد و خرچ کا حساب اور جملہ انتظامی امور مجلس منتظمہ میں فیصل ہوتے ہیں +

## التماس

مالکان و اڈیٹران اخبار کی خدمت میں عرض ہے کہ قومی ہمدردی اور اسلامی حمیت کی لحاظ سے اس انجمن کے مقاصد اور اغراض اور کارروائیاں اپنے اخبارات میں درج فرمایا کریں اور اپنے قیمتی اخبارات کو بغرض افادہ اہل اسلام بطور مبادلہ اس انجمن میں مولوی کرم بخش صاحب سپرنٹنڈنٹ وکٹوریہ پریس لاہور و نائب سکرٹری انجمن حمایت اسلام لاہور کے نام روانہ فرمایا کریں +

## اشتہار

مندرجہ ذیل کتابیں انجمن کی طرف سے تالیف ہو کر چھپ گئی ہیں جنکی قیمت با محصول نیچے لکھی گئی ہے — اردو کی پہلی کتاب (۱) ایک لڑکوں کے واسطے ۱۰/ر (۲) دوسری لڑکیوں کے واسطے ۱۰/ (۳) اردو کا قاعدہ انگریزی کا قاعدہ — جن اصحاب کو اسکی خریداری منظور ہو یا انجمن سے کسی قسم کی خط و کتابت کرنا چاہیں تو وہ مولوی کرم بخش صاحب سپرنٹنڈنٹ وکٹوریہ پریس لاہور و اسسٹنٹ سکرٹری انجمن حمایت اسلام لاہور کے نام قیمت بھیجکر منگوالیں

المشتہر
سکرٹری انجمن

جلد ۳

قوم بنتی ہے اپنی محنت سے!

نمبر ۸ و ۹

# انجمن حمایت اسلام لاہور کا

## ماہواری رسالہ

جس میں

مخالفین مذہب اسلام کے عقائد پر تہذیب کے ساتھ نکتہ چینی کرنے اور انکے اعتراضوں کے جواب دینے۔ اہل اسلام کو طرز معاشرت اور اخلاق کی اصلاح باہمی اتحاد و اتفاق وغیرہ امور مفیدہ ماتحت حقد اسلام کی ترغیب دینے کے مضمون اور انجمن کی کارروائی درج کیجاتی ہے

بابت ماہ شعبان المعظم و رمضان المبارک سنہ ۱۳۰۴ ہجری المقدس

وکٹوریہ پریس لاہور میں مولوی کرم بخش سپرنٹنڈنٹ مطبع کے اہتمام سے چھپکر انجمن حمایت اسلام کیطرف سے شائع ہوا

# زکوۃ کا ایک نہایت عمدہ مصرف

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم صلے اللہ علیہ وسلم
انجمن حمایت اسلام لاہور کا (جسنے اسلام کے مقدس اصولوں کی حقیت
کا ثبوت دینے - اہل اسلام کی اصلاح معاشرت - اُنکے لڑکوں
اور لڑکیوں کی مذہبی تعلیم کا کام شروع کیا ہوا ہے) - یہ بھی منشا
ہے کہ مفلس لاوارث مسلمان یتیم بچوں کی پرورش کیواسطے
انتظام کرے - چنانچہ اس غرض کے لئے روپیہ جمع اور خرچ کرنا شروع
کردیا ہے اور مدرستہ المسلمین متعلقہ انجمن میں جو ایسے طلبا پڑھتے ہیں
بعض کو فیس معاف اور بعض کو سامان تعلیم دیا جاتا ہے - اور بعض کو
وظیفہ ملتا ہے اور خداوند کریم کے فضل و کرم اور برادران اسلام
کی مدد کے بھروسے پر جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع لاہور کی خدمت
میں درخواست بھی کی گئی ہے کہ اس قسم کے جو مسلمان بچے عدالت لاہور
میں آئیں وہ انجمن کو دئے جائیں اور اگر قوم نے امداد کی تو تمام
اضلاع پنجاب و ہند میں ایسی درخواستیں کیجاوینگی بنابراں یہ انجمن
اہل نصاب برادران اسلام کیخدمت میں جو سالہا سال سے ہزارہا
روپئے زکوٰۃ کے تقسیم کیا کرتے ہیں درخواست کرتی ہے کہ وہ اس
مبارک موقع تقسیم زکوٰۃ پر اُن مسکین قابل رحم بیکس و مفلس یتیم
بچوں کی پرورش کیواسطے اپنے مال زکوٰۃ سے حصہ نکالکر انجمن
میں دیں جنکے والدین اُنکے سر سے گذر جاتے ہیں - جنکے متعلقین کا
سایہ اُنپر نہیں رہتا جو بچپن ہی میں بے یار و مددگار [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم صلعم

اے دُنیا کے پیدا کرنے والے۔ سارے بادشاہوں کو بادشاہ بنانے والے قادر مطلق کی برگزیدہ قوم کے بزرگو! اے اپنے مالک کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہدایت سے فیض اُٹھانے والے خوش قسمتو! اے اصحاب رسولؐ کی طرح بڑی ہمت و استقلال کے ساتھ نماز کو قائم کرنے والے عالی ہمتو! اے ماہ رمضان میں دن کو بھوک پیاس کی تکلیف اُٹھانے والے اور رات کو میٹھی نیند کو چھوڑ کر شب بیداری کے ساتھ عبادات میں مصروف ہونے والے جوانمردو! اے مسجد نبویؐ کے پہلے موذن حضرت بلال رضؓ کی طرح مسجدوں میں اذان دینے والے نیک نیتو! اے اپنے مال و منال سے اپنے محتاج بھائیوں کے لئے حصہ نکالنے والے دلاورو! اے دُنیا بھر سے کفر و شرک کی ظلمت مٹانے والی قوم کے پس ماندو! اے خالق اکبر کی وحدت و یگانگت کا خیال سارے عالم میں پھیلانے والی امت کے ناز پروردہ بیٹو! اے اپنے ہادی برحق رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی جان۔ اپنے مال۔ اپنی ماں۔ اپنے باپ سے بھی زیادہ پیار کرنے والے نیک بختو! اے اسلام کی پاکیزہ۔ سچی اور بے عیب تعلیم دینے والے اُمّی عربیؐ کے دلدادہ شفقو! اے گوری رنگت کے نازک بدنو! اے گندم گوں حسن کے نمونو! جانتے ہو۔ یہ سچا دین۔ یہ پاکیزہ مشرب۔ یہ دُنیا کے کل مذاہب سے اچھا

اور نہ عیب ناک ہے - یہ پاک اور مقدس طریق - یہ ہمارے پیدا کرنے والے
کا بتایا ہوا سیدھا راستہ - یہ نبیوں کے سردار خاتم المرسلینؐ کا سکھایا
ہوا اچھا طریقہ جو مقدس اسلام کے نام سے موسوم ہے - دنیا میں ڈھونڈ
پھیلا اور بڑی مصیبتوں سے یہ میٹھے پھل والا درخت لگا - اسی
اسلام کی خاطر ہمارے مقدس پیشوا سرور انبیا صلی اللہ علیہ وسلم
اپنے گھر۔ اپنے وطن اپنے مال۔ اپنے املاک۔ اپنے خویش و اقارب
سے جدا ہو گئے - اسی اسلام کے واسطے اصحاب رسولؐ اپنے مال۔
اپنے عیال۔ اپنی اولاد۔ اپنے اخفاء۔ اپنے آباد اجداد کو چھوڑ۔
اپنے گھر۔ اپنے وطن سے مونہہ موڑ بھوکے پیاسے تن تنہا پردیس کو
چلے گئے - اسی اسلام کے واسطے رسول کریمؐ اور انکے اصحابؓ
ملک عرب کی ساری وحشی اور خونخوار قوموں کے نرغے میں پھنس گئے۔
اسی اسلام کے بچانے کو خدا کے نبیؐ اور انکے سچے پیرو رضی اللہ عنہم
اسلام کے دشمنوں سے اس حال میں لڑتے رہے جبکہ بھوک اور پیاس
کے مارے ناک میں دم تھا - اسی اسلام کے نام پر "لکھوں جانیں
قربان ہوئیں - اسی اسلام کے نشان باقی رہنے کی امید پر سینکڑوں
عورتیں بیوہ ہو گئیں - اسی اسلام کے واسطے ہزاروں اپنی ماں
کی گودیوں میں بلکتے ہوئے بچے یتیم ہو گئے - اسی اسلام
کے لئے سینکڑوں نادان بے زبان معصوم بچے ماں باپ کی
شفقت و عاطفت کی گودی سے نکل کر محنت و مشقت۔ ذلت و ادبار
کی خار دار وادی میں چھوڑے گئے - اسی اسلام پر جوان جوان
بیٹے قربان کیے گئے - اسی اسلام پر ہزاروں پھول سے چہرے والے

اسی اسلام والوں کے باہمی اتحاد و اتفاق کا ایک یہ قصہ ہے۔ کہ ایک جنگ کے بعد جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس مال غنیمت آیا۔ تو انہوں نے اپنے انصار رضی اللہ عنہم کو بلا کر فرمایا۔ یہ مہاجر رضی اللہ عنہم تمہارے بھائی تنگ دست اور مفلس بے نوا ہیں۔ تم دولتمند مال و دولت سے خوش حال ہو۔ میں چاہتا ہوں یہ سارا مال غنیمت مہاجر رضا کو دیدوں۔ تاکہ وہ بھی فارغ البال ہو جائیں اور اگر تمہاری خوشنودی اسمیں نہ ہو۔ تو اس مال غنیمت کو سب ملکر بانٹ لو۔ مگر جسقدر تم پہلے مال غنیمت وغیرہ لے چکے ہو۔ اس سے ان کو بھی حصہ دو۔ اسپر ان دل کے غنی بزرگوں نے عرض کیا۔ کہ ہم بڑی خوشی سے یہ کل مال غنیمت اپنے غریب مہاجر رضا بھائیوں کو دیتے ہیں۔ اور جسقدر مال و دولت ہمارے پاس پہلے ہے اس سے بھی ہم انکو حصہ دیتے ہیں۔ غرض اوصاف حسنہ میں سے کون وصف ہے جو ان گذشتہ اسلام کے سچے عاشقوں میں نہ تھے۔ اور مدارج علیہ میں سے کون درجہ تھا جنپر وہ نہ پہنچے تھے۔ مگر ہائے اب یہ سب باتیں خواب و خیال ہیں وہی اسلام جو عرب کے ریگستان سے نکلکر دریای ٹیگس سے لیکر خلیج بنگال سے بھی کہیں پرے تک اپنی حکومت کا ڈنکا بجا رہا تھا جسکی سلطنت کا پھریرا دنیا کے اس سرے سے اس سرے تک لہلہا رہا تھا جسکے تخت فرمانروائی کے سامنے دنیا کی قومیں ہاتھ باندھے کھڑی تھیں۔ جسکے اقبال کا نقارہ اوج فلک پر تاباں تھا۔ جسکے علم و ہنر سے سارا عالم درخشاں تھا۔ آج ایک غریب مفلس عرب مسافر کی طرح ہند کے گلی کوچوں میں حیران پھر رہا ہے اور ہزاروں دشمنوں کے نرغے میں پھنسا ہوا ہے۔ کوئی اس کے حال کا پوچھنے والا نہیں۔ کوئی اسکی فریاد کا سننے والا نہیں۔ کوئی اسکی زبان۔ اسکی کلام کا سمجھنے والا نہیں۔ وہ اپنے دوستوں کو مسجدوں میں ڈھونڈنے جاتا ہے مگر وہاں

یا توکسی کو پاتا نہیں اور اگر پاتا ہے تو دوست صادق نہیں۔ مکتبوں میں اپنے غلام زادوں کے امتحان کو جاتا ہے تو وہاں وہ بھی اوّل تو نظر ہی نہیں آتے اور اگر آتے ہیں تو اُسکے امتحان میں بالکل فیل ہو جاتے ہیں۔ حرفت و صنعت کے دکان۔ تجارت کے بازار۔ ملازمت کے دفتر دیکھتا ہے پر یہاں کوئی بھی نہیں پاتا۔ ترقی کی سیڑھیوں پر اپنے آدمیوں کو دیکھنے جاتا ہے پہ وہاں اپنا ایک بھی نظر نہیں آتا۔ جس دکان۔ جس بازار۔ جس دفتر۔ جس مکتب میں گیا۔ اپنے نہ پائے۔ نظر آئے تو سب پرائے۔ ہاں گلیوں میں گلی ڈنڈا کھیلتے۔ ایک دوسرے کو گالیاں دیتے بچے دیکھتا ہے تو اپنے دوستوں کے۔ جہالت و نادانی۔ سرکشی و نافرمانی کے مکتب بھرے ہیں تو انہیں سے بازاروں میں بے شرم و بے حیا عورتیں دیکھتا ہے تو انہیں کی۔ بھنگڑ خانوں چرس خانوں کی آبادی ہے تو انہیں سے۔ شراب خانوں۔ چنڈو خانوں کی رونق ہے تو انہیں سے۔ گدائے بے نوا ہیں تو یہ۔ بے شرم و بے حیا ہیں تو یہ۔ جاہل بے علم ہیں تو یہ۔ غافل و بے فکر ہیں تو یہ۔ لڑنے جھگڑنے میں بڑے مشاق۔ ایکدوسرے کو کافر بنانے میں طاق۔ خود رائی اور خود غرضی میں مشہور۔ بڑے بھاری متکبر اور مغرور۔ امیر ہیں تو عیش و عشرت کے دریا میں ڈوبے ہوئے فقیر ہیں تو سستی و کاہلی کی ندی میں کودے ہوئے۔ زمیندار ہیں تو مقروض تاجر انہیں مفقود۔ نوکری چاہتے ہیں پر کہاں؟ اول تو انہیں لیاقت نہیں اور اگر ہے تو دوسرے ان سے بڑھکر موجود۔ اس پریشانی و خستہ حالی کے سوا دشمنوں کے ہاتھوں سے ایسا تنگ۔ کہ جان بلب۔ کہیں عیسائی پادری ہیں سو اسکے لڑکوں کو اپنے مدرسوں میں اس سے برگشتہ کر رہے ہیں۔ ہزاروں جھوٹی اور لغو باتیں بنا بنا کر انہیں سُنا رہے ہیں۔ اور اسلام کم آفتاب صفحہ ۲ پر

اپنی طرف سے ہزاروں روپیے لگاکر انہیں سمجھا رہی ہیں۔ یہاں تک کہ انکے دلوں
میں نور ایمان کی پلک تک نہیں رہی۔ انکے دل شرک و ضلالت سے سیاہ ہو گئے
خدا کی عظمت۔ رسولؐ کی عزت۔ بزرگوں کی حرمت دلوں سے اٹھ گئی
ہائے افسوس۔ یہ تو مردوں کی حالت ہے۔ مگر اب ولایت والی وہ تدبیر ہے جو
اسلام کی پردہ نشین عورتوں پر طاری ہو رہی ہے۔ مشنری کی دیسی عورتیں
میمیں اور مسیحی ڈولیوں میں بیٹھ کر آدمیوں کے کھینچنے والی گاڑیوں میں
سوار ہوکر گلی گلی۔ کوچہ کوچہ۔ گھر گھر آتی ہیں۔ کہیں دستکاری سکھانے
کا بہانہ بناتی ہیں۔ کہیں تعلیم دینے کا ترانہ گاتی ہیں۔ کہیں غلاموں غریب
آدمیوں کی خیر خواہی جتا کر انہیں روپے پیسے سے مدد دیتی ہیں۔ کہیں یورپ
کی عجیب وغریب چیزیں اور نفیس نفیس تصویریں دکھاتی ہیں۔ اور ایسے
ہی اور ذریعوں سے اہل اسلام کے گھروں میں راہ پاتی ہیں۔ اپنے رسولؐ
کے مسیح اور انکی صداقت پر گواہی دینے والا استغفار وا جانتے ہو عورتوں
میں راہ پاکر انہیں کیا سکھاتی ہیں۔ اور کیا سمجھاتی ہیں۔ وہ ان
عورتوں کو جنہیں اسلام نے پردے کا اچھا طریقہ بتایا۔ آزادی کی
ترغیب دیتی ہیں۔ پردے کو قید خانہ۔ انہیں قیدی بتاتی ہیں۔ کبھی
انکار خدا کے پیچھے مذہب اسلام سے پھیرتی ہیں اور انکے دلوں میں کفر الحاد
خیال جماتی ہیں۔ کہیں کلام اللہ کی تحریف کی ہے۔ کہیں حضرت مسیح کو خدا
ہونے کی دلائل دیتی ہیں۔ کہیں مقدس [illegible] پر اعتراض
کرتی ہیں۔ کہیں ہمارے مقدس پیشوا پر بناوٹی عیب لگاتی ہیں۔ کہیں
بزرگان اسلام کی توہین۔ کہیں ارکان اسلام کی تحقیر۔ غرض جس صورت
سے بنتا ہے انکے دلوں سے اسلام کی بیخ کنی کرتی ہیں۔ مگر وائے رے غفلت

یہ غیرت تھی کہ دن رات اسیکا تھا خیال — دیکھ پائے نہ کہیں حو کو سے خورشید جمال
اپنی گھر والیوں سے بھی تھا خیال اسکا کمال — بات کرنا تو کجا سامنے آنا تھا محال

اب تو ان باتوں سے کچھ باک نہیں ہے انکو
نہ بے پردہ ہی رہتی ہیں اور ناک نہیں ہے انکو

کہیں اسلام کے اُٹھتے پودے۔ پھول سے ننھے ننھے گل اندام جو اپنے ماں باپ کی تربیت کے سائے سے محروم ہوگئے ان کے سر سے پالنے والے گذر گئے۔ خبر لینے والے رخصت کر گئے۔ وہ بے یار و مددگار رہ گئے۔ ان میں نہ اپنی بھلائی کی سمجھ نہ کچھ کرنے کی ہمت۔ نہ کوئی ان کا پرسان حال۔ نہ کسی کو انکی تربیت کا خیال۔ مجبور سرکاری کچہریوں میں پیش ہوئے۔ اب انکے حامی ایکے ہم مذہب۔ انکے مذہب انکی حالت۔ انکی مصیبت۔ انکی پریشانی انکی نادانی دیکھتے ہیں۔ پر کچھ ہمت نہیں کرتے۔ انکی تربیت کا بوجھ اپنے سر پر اٹھا نہیں سکتے۔ گھروں میں آنند سے روٹیاں کھاتے ہیں۔ فضول خرچیوں سے دبے جاتے ہیں۔ ناجائز کاموں میں حویلیاں گرو کرتے نہیں بلکہ بیچے جاتے ہیں۔ پر اس نیک کام کے واسطے اپنے مذہب کے ایک تازہ گلبن کی پرورش کے لئے ایکے ہاں آب و دانہ نہیں۔ حاکم کہتے ہیں کوئی ہے جو اس نونہال کو سرسبز و شاداب رکھ سکے۔ کوئی ہے جو اس معصوم بیکس بچے کو اپنا بیٹا بنا سکے۔ کوئی ہے جو اس پھول کو شگفتہ و خنداں رکھ سکے۔ مگر اسلام کی محبت کے دعویداروں۔ اسلام کے عشق کے عاشقوں میں سے کوئی نہیں نکلتا جو اس بوجھ کو اٹھا سکے۔ اس کام کو نبھا سکے۔ ہاں ہماری مخالف عیسائی آتے ہیں اور جھٹ اس نادان معصوم کو لے جاتے ہیں۔ پھر تو

کیا تمہارا وہی بچہ جو ایک کلمہ گو باپ کے نطفے سے پیدا ہوا تھا۔ جو ایک مسلمان پردہ نشین صاحب حیا ماں کی گود میں بیٹھکر اسے خوش کر رہا تھا۔ عیسائی تعلیم سے متاثر ہو کر بازاروں اور کوچوں میں پھر رہا ہے اور اپنے ماں باپ کے پیارے اور سچے مذہب کو جھٹلاتا ہے۔ وہی بچہ جس کے پیدا ہونے کے وقت اسکے کانوں میں خدا کی وحدانیت اور رسولؐ کی صداقت کا کلمہ پھونکا گیا تھا۔ اب مشنریوں کی صحبت میں پل کر جابجا توحید کی جگہ تثلیث کی ترویج میں مصروف ہے اور اس مقدس پیشواؐ کی توہین پر کمر ہمت چست باندھے پھرتا ہے۔ غرض ایسے ہی کئی ذریعوں سے اے اسلام کی محبت کے دعویدارو! اسلام تمہاری آنکھوں کے سامنے ذلت اٹھا رہا ہے۔ اسلام تمہارے گھروں سے ذلیل ہو کر نکل رہا ہے۔ اسلام تمہارے بال بچوں کے سامنے جھوٹا کیا جا رہا ہے۔ اسلام پر ہزاروں لغو بہتان باندھے جا رہے ہیں۔ اسلام تمہاری عورتوں میں بیقدر کیا جا رہا ہے۔ اسلام کی عزت و بزرگی تمہاری پردہ نشین مستورات کے دلوں پر محو کی جا رہی ہے۔ مگر ہائے اسلام کے محب۔ اسلام کے مددگار۔ اسلام کے معین۔ اسلام کے یار وفادار اسکی ذلت و خواری۔ اسکی مصیبت و بے وقاری پر ذرا رحم نہیں کرتے۔ اسکی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے۔ اسکی امداد کے دعویدار اسکی مدد نہیں کرتے۔ اسکے معاون نہیں ہوتے۔ اے شہید کربلا کے دردانگیز حالات کو سنکر رونے والو! اے اس معرکۂ مرد آزما کے ظلموں کو دیکھکر آنکھوں سے لہو کے دریا بہانے والو! ذرا سوچو اور دیکھو کہ آج وہی اسلام جسکی خاطر رسول خداؐ کا

جگر پارہ ۔ آل مصطفوی کا پانچواں سیپارہ اس میدان ظلم میں بھوکا پیاسا

حیف وستم کے تیروں سے شہید ہوا۔ کس مصیبت اور سرگردانی کی حالت میں ہے

وہی اسلام جن کے واسطے میدان کربلا میں صغیر سن بچوں کو پانی دیا گیا

تو آب پیکاں سے ۔ وہی اسلام جسکی خاطر بوستان نبی کے نونہال ۔

گلستان علیؑ کے سرو صاحب جمال اپنی مقدس اور معزز جانوں کو قربان کر گئی

وہی اسلام جسکے لئے اٹھارہ اٹھارہ برس کے نوجوان گلدستۂ گلشن مصطفوی

کے گلبنان تازہ بہار اپنی ماؤں کے سینوں پر داغ فرقت دھر گئے ۔ باپ یا

چچا سے رخصت ہو کر اُسکی آنکھوں کے سامنے اپنے ہی لہو کے دریا میں ڈوب گئی

اپنے معزز بھائی پر جان دینے والے جوانمرد اپنی مقدس مستورات کو بیوہ

کر گئے ۔ اپنے دودھ پیتے پیاس کے مارے مرتے معصوم بچوں کو یتیمی کی حالت

میں چھوڑ گئے ۔ آج اسی مقدس اسلام اسی مقدس اسلام

کے لئے ہند کی سرزمین میدان کربلا سے کچھ کم نہیں ۔ جدھر دیکھو ۔

اعتراضوں کے تیر اسپر چل رہے ہیں ۔ مخالفین کی دشمنی کی توپوں

کے مُنہ سے اس زور شور کے ساتھ اسپر گولے برس رہے ہیں کہ عالم دھواں

دھار ہے اور اسلام کا آفتاب سے زیادہ منور اور نورانی چہرہ نظر آنا

مشکل ہو رہا ہے ۔ گورنمنٹ انگلشیہ کی غیر متعصب رعایا پرور حکومت کے

سائے میں ایک ہمسایہ قوم دم لیکر جن جابرانہ طریق سے اسپر حملہ کر رہی ہے

وہ عرب جیسے گرم ملک کی ماہ جیٹھ کی دھوپ کی تپش سے زیادہ بدن

پگھلا رہی ہے ۔ اپنے ہی مختلف فریقوں کے باہمی بغض و عناد ۔ روز روز

کے لئے نئے فساد بھوک اور پیاس سے بھی بڑھکر اندر ہی اندر جسم اسلام کو

کمزور کر رہے ہیں ۔ جہالت اور نادانی کا پر خار جنگل وہ میدان ہے جسکی

ریتلی تہ عرب کے ریگستانوں سے بھی زیادہ تپ کر اسکے زخمی اور سسکتے
ہوئے بدن کو جلا رہی ہے - خلاف شرع کاموں کا ارتکاب - فضول خرچیوں
اور نئے اعتقادیوں کا لشکر بے حساب فوج شام سے بڑھکر تلواریں مار رہا ہے
لیکن تم اے مال و دولت جاہ و حشم کے نشے میں سرشار ہونے والے مستو!
غفلت و نئے بے پروائی کی نیند میں مست ہونے والے غافلو! اللہ کے احکام
کو سچا جانکر پھر انکی قدر نکرنے والے کم ہمتو! ساری دنیا کی قوموں سے
برتر قوم کے ناخلف بیٹو! خیر امت کا لقب پاکر پھر سب سے پیچھے رہ جانے
والے بے غیرتو! ایسی نیند میں سوتے ہو کہ اسکی خبر تک نہیں لیتے -
اسکی مدد تک نہیں کرتے - اسکو اس ظلم سے چھڑانے اور دشمن سے بچانے کی فکر تک نہیں رکھتے -

## نظم

ہائے وہ قوم کہ تھا جسکا لقب خیر امم — جسکی حسرت رہی نبیوں کو بھی جیسے کی قسم
رہنما جسکا تھا وہ فخر عرب شاہ عجم — جسکے جبرئیل لیا کرتے تھے آنکھوں سے قدم

جس نے توحید کا اس زور سے نعرہ مارا
حق کی تائید سے تھرا گیا عالم سارا

جسکے ہاتھوں ہی روشن ہوئی آفاق میں شمع توحید — ترک تثلیث میں کی جسنے پھر ایسی تہدید
جسنے کی شرک کے بارے میں بہت سخت وعید — جسکی اس تہ تھی شرم و حیا پر تاکید

اسکی امت نے کیا ہائے یہ کیسا اندھیر
چاہتی ہے کہ چلے کعبۂ دیں سے منہ پھیر

بھائیو تم سے یہ غیرت ہوئی رخصت کیسی — تھی بزرگوں میں تمہارے حمیت کیسی
اگلے لوگوں نے اٹھائی ہے مصیبت کیسی — پر وہ ایمان ہی رکھتے تھے حمیت کیسی

تمکو کچھ معرکۂ کرب و بلا یاد نہیں
کیا تم اس سید معصوم کی اولاد نہیں

انجمن حمایت اسلام لاہور۔ تمہیں پکار پکار کر اسلام کی
مصیبت کا حال سُناتی ہے۔ اسکی قابل رحم درد انگیز حالت تمہارے
آنکھوں کے سامنے لاتی ہے۔ پر تم آنکھیں چرا کر آگے نکل جاتے ہو۔ وہ
اس کی شکستہ حالی کا فوٹو اُتار کر تمہیں منت دیتی ہے۔ پر تم اسکی طرف
توجہ ہی نہیں کرتے۔ وہ تمہیں اُسکو ان مصیبتوں سے چھڑانے کے واسطے
آمادہ کرتی ہے۔ پر تم اپنی بزدلی اور کاہلی سے اس کام کے لئے تیار نہیں
ہوتے۔ ہائے افسوس! ہائے افسوس!!۔
اے اُس قوم کی نشانی! جسکی ہمت رومیوں اور یونانیوں
کی ترقی۔ انکی فضیلت اور استعداد سے دم بھر میں کوسوں بڑھ گئی۔
اے اُس قوم کی یادگار! جسکے بلند ارادوں عالی خیالوں
پر آج کل کی مہذب قومیں بھی غش غش کر رہی ہیں۔ تجھے کیا ہو گیا۔ تیری
آباو اجداد کا لہو کہاں نکل گیا۔ تیرے بزرگان گذشتہ کا جوش غیرت
کس طرح سرد ہو گیا۔ تیرے جوانمرد عالی ہمت باپ دادوں کی ہمدردی
کیا ہوئی۔ تیرے قابل قدر سابقین کی باہمی محبت۔ اتفاق و اتحاد کی
صفت۔ سگے بھائیوں سے بھی زیادہ بڑھکر یگانگت کہاں گئی ہاں ہاں!!
اے مال و دولت کے نشے کے مخمورو! ہاں ہاں!! اے فقیری و بیکسی کے
قید کے بندیو! ہاں ہاں!! اے غفلت کی نیند میں خراٹے مارنے والے
غافلو! ذرا اٹھو۔ ذرا سنبھلو۔ ذرا چونکو۔ برائے خدا اپنے اسلام
کی حالت۔ اپنے اسلام کی مصیبت۔ اپنے اسلام کی ذلت۔ اپنے
اسلام کی غربت۔ اپنے اسلام کی مسکنت۔ اپنے اسلام
کے دشمنوں کے گھیر میں محصور ہو جانے کی بری حالت دیکھو۔ اور جہانتک

ہو سکے۔ اُسے اس حال سے چھڑانے کی کوشش کرو۔ وہ جان کیا جو اسلام کی امداد میں مصیبت نہ اُٹھائے۔ وہ مال کیا جو اسلام کی حالت کی درستی کے کام نہ آئے۔ وہ وقت کیا جسمیں اسلام کی بہتری کی طرف توجہ نہ کی جائے۔ وہ اولاد کیا جو اسلام کی لئے حسب تعلیم نہ پائے ٭

پس اے مال و دولت کے بجا صرف کرنے یا بیجا طور پر لٹا دینے میں مشہور صاحب ہمتو! وقت کو کھیل کود اور ناجائز شغلوں میں برباد کر دینے والے بزرگو! ذرا سنبھلو اور انجمن حمایت اسلام کے مقاصد کی تکمیل کے واسطے جو رسالے کے آخری صفحے پر درج ہیں مال و جان سے مدد کرنے پر کمر بستہ ہو جاؤ تاکہ اوپر کی لکھی ہوئی خرابیوں سے بچو۔ اور اسلام کو ان مصیبتوں سے بچالو جن کا اوپر ذکر کیا گیا۔

## نظم

زیادہ کیا لکھیں کہ لکھنا ہے بار اِنکا تمکو توفیق دے خلاق کریم و غفار

خود ہی پا جاؤ گے اسمیں جو کرو گے اصرار میں بھی تمکو کیے جاؤنگا بھیا ہشیار

آگے تم لوگ پر کچھ اسکا اثر ہو کہ نہ ہو

جو میرا کام ہے کرتا ہوں خبر ہو کہ نہ ہو

(دُعا)

الٰہی بحق رسول تہامی ہر اک فرد انساں کا تھا جو کہ حامی

جسے دور و نزدیک تھے سب گرامی برابر تھے کی و زنگی و شامی

شریروں کو ساتھ اپنے جس نے نباہا

بُروں کا ہمیشہ بھلا جسنے چاہا

طفیل اسکا اور اسکی عترت کا یارب
پکڑ جلد ہاتھ اسکی امت کا یارب
اک ابر اسپہ بھیج اپنی رحمت کا یارب
غبار اس سے جو دھو دے ذلت کا یارب

کہ ملت کو ہے ننگ ہستی سے اس کی
ہوا پست اسلام پستی سے اس کی

انہیں کل کی فکر آج کرنی سکھا دے
ذرا انکی آنکھوں سے پردہ اٹھا دے
کمیں گاہ بازیٔ دوراں دکھا دے
جو ہونا ہے کل آج انکو سجھا دے

چھتیں پاٹ لیں تاکہ باراں سے پہلے
سفینہ بنا رکھیں طوفاں سے پہلے

## فضائل اسلام فی ذکر خیر الانام المعروف بہ تاریخ محمدیؐ

اس نام کی ایک کتاب انجمن کے ایک لائق ممبر مولوی محمد فیروز الدین صاحب ڈسکوی منشی فاضل متخلص بہ فیروز مدرس اول فارسی ڈسٹرکٹ سکول سیالکوٹ نے تالیف کی ہے اور اس میں جو کچھ لکھا ہے وہ علے العموم اقوام غیر کے مصنفین کی کتب سے جمع کیا گیا ہے اور جو جو قومیں مقدس اسلام پر اعتراض کرتی ہیں ان کو انہیں کی قوم کے افراد سے جواب دیا ہے - ذیل میں اس کتاب کے مقدمے کی چار دفعات ملاحظہ و افادہ ناظرین کے واسطے درج کیجاتی ہیں - اگر خداوند کی توفیق اور ہمارے مسلمان بھائیوں کی امداد اس انجمن کے شریک حال رہی تو امید ہے کہ یہ کتاب مکمل علٰحدہ چھپ کر فائدہ بخش ناظرین ہوگی +

## علم حدیث کے معتبر ہونے کا بیان

**دفعہ ۱۲** - قرآن شریف کے کلام آلہی ہونے کا ثبوت - اور سلسلہ اسناد کا

تو پچھلی دفعات میں بتفصیل بیان ہو چکا - اب احادیث کے معتبر ہونے اور
سلسلۂ اسناد کا کچھ حال سنئیے +

احادیث صحیحہ کی روایت بانی کی کیفیت یہ ہے - کہ آنحضرتؐ کے دیکھنے
والوں نے آنحضرتؐ سے سُنا - اور اوسکو یاد کرلیا - اور پھر جو حضرتؐ کے بعد
ہوئے اُنھوں نے اُن کے دیکھنے والوں اور سننے والوں سے یاد کیا غرضکہ
اسی طرح یاد کرتے ہوئے چلے آئے - چونکہ اُس وقت عرب میں یاد کرنے کا
دستور بہت زاید تھا - قصیدے کے قصیدے اور خطبے کے خطبے زبانی یاد کرتے
تھے - اسلئے اُنہوں نے اپنے دستور کے موافق احادیث کو بھی یاد کیا - نہیں بلکہ
اس میں اور بھی زیادہ کوشش کی چنانچہ اُنھیں اپنی یاد کی تنقیح اور تحقیق
کا یہ شوق تھا کہ اگر کسی محقق اور محدث کو سنتے تو منزلوں اوسکی تحقیق
لے لئے جاتے - مگر جو محدث یا جو متلاشی کسی سے حدیث روایت کرتا پہلے اُسکی
چال وچلن اور صدق و دیانت کا حال بخوبی معلوم کرلیتا تھا - اور اُسکی صحبت
میں رہکر اوسکی تصدیق کرتا تھا - اگر ذرا بھی اوس میں کذب یا دوسرے
بُرے افعال کا شبہ پاتا تو فوراً اوسکی روایت کو ترک کرتا - اور کہدیتا
کہ فلاں شخص ایسا ہے اوسکی روایت قابل اعتبار نہیں ہے - اسیوجہ سے
ہمارے یہاں علم رجال کا بڑا فن ہوگیا - جس میں بتفصیل روایت کرنے والوں کا
حال مذکور ہے یعنی محدثین نے لکھدیا ہے - کہ فلاں راوی فلاں کا بیٹا اور
اوسکا پوتا فلاں شہر میں پیدا ہوا فلاں مقام پر مرگیا - اس قدر اوسنے
سفر کئے فلاں فلاں اشخاص سے اوسنے علم حاصل کیا - اور صدق و دیانت
اور فضل و کمال میں ایسا تھا - غرضکہ اوسکی سوانح عمری خصوصاً وہ امور
جنپر روایت کا وثوق اور عدم وثوق مبنی ہے سب لکھدئے ہیں - یہاں سے

معلوم ہوگیا کہ ہماری پاس سلسلہ سند کے لئے بھی سند موجود ہے۔ اور ہم ہر ایک راوی کا حال بخوبی بیان کر سکتے ہیں۔ **حدیث کی سند کتابی کا یہ حال** ہے۔ کہ اگر چہ حضرت صلعم کے دیکھنے والوں کی کوئی تحریر ہم تک نہیں پہونچی اُسوقت صرف زبانی یاد پر مدار رہا جیسا کہ ابھی ذکر کیا گیا۔ مگر اونکو دیکھنے والوں نے جنھیں ہماری اصطلاح میں تابعین کہتے ہیں۔ علاوہ یاد کے قلمبند کرنا بھی شروع کر دیا تھا۔ اور سلسلہ لکھنے کا جاری ہوگیا تھا۔ یہ لوگ ایسے ہوئے جیسے عیسائیوں میں مرقس اور لوقا۔ البتہ کل حدیثیں اسوقت میں جمع نہیں ہوئی تھیں۔ اور چونکہ یاد رکھنے کا بہت رواج تھا۔ اسلئے پھر بھی زبانی روایت بڑی احتیاط کے ساتھ رہی دوسری صدی میں اکثر اور تیسری صدی میں سب مجتمع ہوگئیں۔ اور اناجیل کا تحریری وجود بھی اخیر دوسری صدی میں پایا جاتا ہے۔ غرضکہ صحابہ کا زمانہ ایسا گذرا کہ صرف زبانی یاد پر مدار رہا اور پھر تو زبانی اور تحریری دونو سندیں ہوگئیں ✤

**دفعہ ۱۳**۔ اب ہم کچھ اصول جامعین علم حدیث کے بیان کرتے ہیں واضح رہے کہ جو محدث جس شخص سے روایت کرتا تھا۔ وہ اُسکے پہلے حالات دیکھتا تھا کہ یہ راوی اپنے اقوال و افعال میں دیانتدار اور سچا ہے یا نہیں۔ اگر اس محدث نے اوسکی صحبت میں رہکر یا اوسکے صحبت یافتہ لوگوں سے معلوم کیا کہ یہ راوی جو مجھ سے حدیث بیان کرتا ہے۔ ہر ایک بات میں سچا ہے کبھی لغو یا جھوٹی بات نہیں کہتا۔ اور سوائے جھوٹ کے دوسرے گناہوں سے بھی بچتا ہے۔ اسوقت وہ محدث اوسکی روایت کو لیگا۔ اور اُس حدیث کو بیان کریگا۔ اگر اوسکی نزدیک ایک مرتبہ بھی اوسکا جھوٹ ثابت ہو جائیگا۔ یا کسی دوسرے گناہ کا مرتکب

پائیگا تو یہ محدث ہرگز اُس سے روایت نہ کریگا۔ اگر کریگا تو کہدیگا کہ روایت ہرگز قابل اعتبار نہیں۔ اسکا فلاں راوی کذاب یا فاسق ہے۔ پس ایک دفعہ کے جھوٹ یا فسق سے اوسکی تمام روایتیں غیر معتبر سمجھی جائینگی۔ اور پھر محدثین اتنی ہی تحقیق پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ بعد دیکھنے چال چلن کے قوت حافظہ پر بھی نظر کرتے ہیں اگر اُسے قوی الحفظ پاتے ہیں اور جان لیتے ہیں کہ اسے نسیان کا مرض نہیں ہے۔ اور اُسے یاد رکھنے کا شوق ہے لاپرواہی نہیں کرتا ہے۔ اُسوقت اُسکی روایت کو صحیح کہتے ہیں علی ہذا القیاس۔ وہ راوی بھی اپنے اُستاد کو اُسی طرح جانچ لیگا اگر موافق شرائط مذکورہ کے پائے گا۔ تو روایت کریگا ورنہ نہیں۔ اسیطرح جتنے واسطے درمیان میں حضرت تک ہونگے اونکی تحقیق اسیطرح کیجائیگی۔ اُسوقت اُس حدیث کی صحت اور عدم صحت پر حکم کیا جائے گا +

**وقعہ ۱۴** ۔ مخفی نرہے کہ اہل اسلام پہلی ہی قرن میں درپئے اہتمام احادیث نبویہ ہوگئے تھے اور یہ اہتمام انکا بہ نسبت مسیحین کے کئی درجہ اچھا تھا۔ جیساکہ قرآن کے حفظ کرنے میں اہتمام اُنکا آجتک بہ نسبت کتب مقدسہ کے بنظر انصاف بہت ہی بڑھکر ہے۔ مگر اصحاب نے بسبب احتیاط اختلاط کلام آلہی اور کلام رسولؐ کے حدیثوں کو جمع نہیں کیا تھا۔ پھر تابعین نے مثل زہری رضؓ وغیرہ جمع کرنا احادیث کا شروع کیا تھا۔ مگر اُنکو ابواب فقہ کی ترتیب کے مطابق لکھا نہیں تھا۔ جس صورت میں یہ ترتیب احسن تھی متبع تابعین نے ایساہی اُنکو ضبط کیا چنانچہ امام مالک رضؓ نے جو ۹۵ سنہ ہجری میں تولد ہوئے کتاب موطا مدینہ میں

لکھی - اور سفیان ثوری نے کوفہ میں وغیرہ ذالک - پھر بخاری و مسلم
نے اپنی صحیحین کو احادیث صحیحہ کے لانے اور ضعیف کو چھوڑنے کی شرط
پر لکھا - اور محدثین نے حدیث کی بابت بہت بڑی کوشش کی -
چنانچہ اسماء الرجال ایک فن خاص حدیث کے واسطے تصنیف ہوا کہ
جس سے راویان احادیث کا حال کہ ثقہ اور دیانتدار [illegible] کیسے
تھے معلوم ہوتا ہے - اور صحاح ستہ کی حدیثوں کا اسناد آں حضرت
تک برابر پہنچا ہے - اور بعض حدیثیں بخاری کی ثلاثی ہیں یعنی تین وسیلہ
سے حضرت صلعم تک پہونچتی ہیں - اور صحیح حدیثیں تین قسم پر ہیں
متواتر اور مشہور اور خبر واحد *
متواتر وہ ہے جسکو ہر زمانہ میں اتنی کثرت لوگوں نے روایت کیا ہو
کہ عقل انکے جھوٹ بولنے کو محال جانے جیسا کہ نمازوں کی رکعتوں کی
تعداد - اور زکوٰۃ کی مقدار - اور اکثر معجزات آنحضرت صلعم وغیرہ
اور مشہور وہ ہے جو ابتدا میں [illegible] تواتر کی [illegible] مگر بعد
کے زمانہ [illegible] تیسرے زمانہ میں [illegible] ہو گئی - اور [illegible] دونوں
زمانوں میں کسی [illegible] امت نے قبول کیا ہو - پس یہ [illegible] کثرت
ہوتی ہے - جیسا کہ حکم رجم بہ باب زنا وغیرہ - اور خبر واحد وہ ہوتی ہے
جسکو ایک نے ایک سے یا ایک جماعت نے [illegible] نقل کیا ہو -
متواتر میں علم قطعی واجب اور انکار اسکا کفر ہے - اور مشہور میں علم
طمانیت واجب اور انکار اسکا بدعت اور فسق ہے - اور خبر واحد میں دونوں
علم مذکور سے کوئی بھی واجب نہیں - اثبات عقاید اور اصول دین میں اسکو
کچھ دخل نہیں مگر عملیات میں اعتبار اسکا باقی ہے *

۴ فقرہ ۱۷ - فاضل اجل جناب سر ولیم میور صاحب اپنی کتاب لائف آف محمد
کی پہلی جلد کے مقدمہ میں لکھتے ہیں -

ان میں شبہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں کہ محدثین اپنی کام میں سچے اور دیانت دار تھے
یہ بھی اچھی طرح قبول کیا جائے کہ جو روایتیں اس وقت رائج تھیں انھوں نے نیک نیتی سے
انہیں تلاش کیا - اور جن اسناد پر وہ قائم تھیں اُن میں بڑی تفصیل سے تحقیق کی -
نہایت احتیاط و صحت سے انھیں قلم بند کیا - انکے جمع کرنے والوں کے سیاسی میلانوں نے تو بیشک
کسی روایت کے سلسلہ اسناد کو قبول یا رد کرنے میں اثر کیا ہوگا - مگر ایسے گمان کی کوئی
وجہ نہیں - کہ انھوں نے خود روایتوں میں کسی طرح دست اندازی کی ہو - مثلاً ایک
شیعی المذہب محدث ایسی روایت کو جو بنی اُمیہ کے سلسلہ عائشہ سے مروی ہو ترک کریگا - اور
انھوں کا ہوا خواہ ہر ایک سلسلہ روایت کو جس میں خاندان علی کا کوئی خفیہ دوست
پائیگا ترک کر دیگا - لیکن بظن غالب نہ یہ نہ وہ کسی روایت میں جسکے سلسلہ اسناد
کو بلا تعرض تسلیم کریگا - الحاق - یا اختلاق کسی مضمون یا محمول کا ہونے کریگا - ان
جامعین کی دیانتداری انکی کتابوں کے طرز تحریر اور مضمون سے ثابت ہوتی ہے - ایک
کامل سند اسناد کا جسکے واسطہ سے ہر ایک روایت کی ہر ایک طبقہ میں صحاب رسول میں سے
کسی شخص تک سیاقت ہوتی ہے ہمیشہ روایت کے قبل رہتا ہے اور جو نام اس سلسلے کے لااقل آخری
گواہ بھی بیان کرتے ہیں - انکی صحت ہمکو تسلیم کرنی ضرور ہے - یہ نام محض بناوٹ کے نہ تھے
بلکہ واقعی اشخاص کے نام تھے - اکثر اُن میں سے ارباب شہرت تھے - مجموعہ روایات عموماً مشتہر
ہوتے تھے اور ایسی اسناد میں اختلاق کرنے سے جامعین کے اعتبار میں نقصان آتا تھا - اور
محدث عموماً دار العلم حدیث کا مرکز ہوتا تھا - اور عامہ ناس اسکی اسناد پر تنقید کرتے
تھے - پس جہانتک اس قسم کی تنقید کو اعتبار ہوسکتا ہے - اُسی قدر اعتبار یہاں بھی
فوراً تسلیم ہوسکتا ہے - پھر جس سادگی سے نہایت ہی متخالف روایتیں قبول کی گئیں -

اور برابر لگائی گئیں - یہ باتیں ان محدثوں کی راستبازی کی ضامن ہیں یا جو کچھ
جمع ہو سکا وہ سب محتاط سادگی سے اظہار کیا گیا - ہر ایک روایت کو خواہ محض تکرار ہی تھی
یا وہ ایک وزن اگلی روایتوں کے صریح خلاف ہو یعنی اسناد مخصوص بلا اعتراض لکھ گیا
اور ان شدید یا غیر محتمل الوقوع امر - او محض افسانہ بلکہ صریحی اختلافات کا بھی کچھ
اعتماد نہ کیا - پس اس سوا کچھ نہیں تو صدق نیت تو لامحال ظاہر ہے - ایسا نہوتا
تو روایات مختلفہ کو رد کرنے یا تطبیق دینے میں تکلیف گوارا کرتے اور اس قدر
روایتیں - جن میں یہ تو ادہر یا ادہر جمع کرنے والے کی رائے - اور سبق ظن
کو دخل ہوا تھا - ہمکو معتبر نظر آئیں - اگر ہم انکی نیت تصور کریں - تو ساتھ
ہی یہ بھی تصور کریں کہ مخالف روایتوں کو انہوں نے بلا تعصب قبول کر لیا تھا -
مسلمانوں کے علم اسماء الرجال اور درایت میں جو کچھ خوبی اور حسن رکھا گیا ہے
اسکے بارے میں ایک محقق انگریز کی رای پر - اب ہم یہاں اکتفا کرتے ہیں
**ڈاکٹر اسپرنگر صاحب** جن کی مہارت علوم عربیہ میں مشہور ہے - اور بڑے
صاحب نظر تھے - انہوں نے کورٹ آف ڈائرکٹرس کی ہدایت اور کلکتہ ایشیاٹک سوسائٹی
کے زیر اہتمام کتاب الاصابہ فی تمیز الصحابہ تصنیف شیخ حجر بن عسقلانی (راب ۸۰)
چھاپنی شروع کی - تو اسکے دیباچہ میں بزبان انگریزی یہ لکھا ہے کہ **مسلمانوں**
**کے علوم کی عزت علم اسماء الرجال ہے** نہ تو کوئی قوم
ایسی گذری - اور نہ کوئی اب ہے - جس نے مسلمانوں کی مانند ۱۲ سو برس
کے عرصہ میں ہر ایک اہل علم کے حالات زندگی قلمبند کئے ہوں - اگر مسلمانوں کی کتب
رجال جمع کی جاویں - تو غالباً ہمکو پانچ لاکھ علمای مشاہیر کا تذکرہ ملجاوے
انکی تاریخ میں کوئی قرن یا نامی جگہ ایسی نہیں ہے جس کا کوئی آدمی اس
تذکرہ میں نہ ہو انتہے *

ڈگری کی تعمیل نہ کرائی - اب ڈسٹرکٹ جج صاحب کے فیصلے کی اپیل بعدالت عالیہ چیف کورٹ میں بوکالت بابو کالی پرسن رائے صاحب پلیڈر چیف کورٹ پنجاب کی گئی ہے امید قوی ہے کہ عدالت عالیہ چیف کورٹ اس مقدمہ میں بڑے انصاف سے فیصلہ دیگی جیسا کہ اس سے پیشتر کالا نے تعصب سے ارفع فیصلہ دیا تھا اسکا مفصل حال جو کچھہ وقوع میں آویگا پھر انشاء اللہ درج رسالہ کیا جاویگا اسوقت مندرجہ ذیل نظم کو جو ایک لایق لکھنوی ہمدرد قوم شاعر نے بچوں کی زبانی لکھی ہے درج رسالہ کر کے قوم کو ان بیکس بچوں کی حالت کیطرف توجہ دلائی جاتی ہے

## لدھیانہ کے یتیموں کا نوحہ وہاں کے پادری نیوٹن صاحب کو مخاطب کر کے

کھلی ہے قید مشن میں میری زباں نیوٹن — میں ظلم ہائے مشن کیا کروں بیاں نیوٹن
لگا کے کان خدا کے لئے ذرا سُن لے — ہمارے رنج و مصیبت کی داستاں نیوٹن
دکہائی قید مشن ہمکو آب و دانہ نے — وگرنہ باپ کہاں ماں کہاں کہاں نیوٹن
یتیم تھے ہمیں رکھا یتیم خانہ میں — چھڑایا ماں سے بہی تم میری داستاں نیوٹن
ہمارے .. نے کو سُن سُن کر کانپ اٹھی — غضب یہہ ہے کہ سمجھتا نہیں زباں نیوٹن
تیرے مشن کی نہ آتا میں زینہار قریب — نہ ہوتا باپ اگر خاک میں نہاں نیوٹن
چھڑایا عالم طفلی میں ماں کی گود سے — تمہارے ظلم پہ روتا ہے آسماں نیوٹن
نہ جبر سے ہمیں عیسائی کر خدا سے ڈر — نہیں پسند تیری ہمکو روٹیاں نیوٹن
یتیم باپ کے مرنے سے ہوئے جب سے ہم — اور ہمسے چھوٹی ہے جب سے ہماری ماں نیوٹن
ہم اپنا خون جگر پی کے رہتے ہیں دن رات — چباتے دانتوں سے ہیں اپنی بوٹیاں نیوٹن
سجھائی دیتا نہیں ہمکو کچھہ بہی آنکھوں سے — ہماری آنکھوں میں اندھیر ہے جہاں نیوٹن
ہمارے بھائی مسلمان اگر مدد کرتے — تو ہوتے تم نہ کبھی ہمپہ حکمراں نیوٹن
نہ ہوتے آکے مشن میں تمہارے عیسائی — وہ دیتے ہمکو اگر خشک روٹیاں نیوٹن
رہا نہ اپنا جب ایماں تو جان بہی جائے — زمیں سے ہمکو اٹھا لے اب آسماں نیوٹن
پڑھا نہ ہمکو کتابیں تو اپنے مذہب کی — ہم اپنے حال پہ ہر دم ہیں نوحہ خواں نیوٹن
ہمارے مذہب اصلی پہ ہم کو جانے دے — ہمارے حال پہ ہو کر تو مہرباں نیوٹن
اپیل سے ہمیں چھوڑا ہے چیف جسٹس نے — نہ کر غرور ہمیں چھوڑ مہرباں نیوٹن
خدائے پاک کے صدقہ میں چھوڑ دے ہمکو — بہت دنوں سے نہیں دیکھا ماں کو ماں نیوٹن

الراقم - خیر خواہ اطفال ن - ع لکھنوی

جنکی خبر لینے کو نہ ماں ہے نہ بہن نہ کوئی عزیز رشتہ دار بیتا کھلانے
لانے کے انتظام کے لئے نہ باپ ہے نہ بھائی نہ کوئی اور قریبی غمخوار
غرض ایسی بے بسی کی حالت میں ہوتے ہیں۔ جسے دیکھکر سنگدلوں کی
آنکھوں سے بھی خون کے فوارے چلتے ہیں۔ مگر افسوس کہ باوجود
کلمہ گو ماں باپ کے گھر میں پیدا ہونے کے اپنے ان کلمہ گو
بھائیوں کی غفلت وبے پرواہی سے جنپر اُنکی پرورش کا حق
تھا۔ جنپر زکوٰۃ غربا کی پرورش ہی کی خاطر فرض تھی پادریوں
کے ہاتھ جا پڑتے ہیں اور اُنہی کی تعلیم و تربیت میں پلکر آخر کار
اپنے آبا و اجداد کے اُس پاک اور مقدس مذہب اسلام سے جو دُنیا
کے سارے دینوں سے صداقت و حقانیت میں ممتاز ہے نکل جاتے
ہیں اور اتنا ہی نہیں بلکہ منادی کر کے اوروں کو بھی اپنے ساتھ
ملا کر مستحق عذاب آخرت ہوتے ہیں۔ لیکن ہم مسلمان ایسے سنگدل
ہیں کہ یہ سنکر بھی کہ ایک لاکھ ۱۳ ہزار ایسے بچے عیسائی ہو چکے ہیں
ذرا بھی پرواہ نہیں کرتی۔ گو یہ سب درست ہی مگر پھر بھی انجمن برادران
اسلام کی موروثی حمیت کے بھروسے پر امید کرتی ہے کہ زکوٰۃ دینے والے
اصحاب اس مبارک موقع کو ہاتھ سے نہ دینگے اور بالضرور ان مسلمان
مسکین و بیکس بچوں کی قابل رحم حالت پر کڑھکر انکی پرورش
کے انتظام میں انجمن کو فراخ حوصلگی سے مدد دیں گے
اور خدائے پاک کی رضامندی حاصل کریں گے۔ فقط

اللھم انصر من نصر دین محمد صلعم الملتمس

سکرٹری انجمن

# مقاصد انجمن حمایت اسلام

(۱) مخالفین مذہب مقدس اسلام کے جواب تحریری یا تقریری تہذیب کے ساتھ دینا اور اس غرض کے پورا کرنے کے واسطے واعظوں کی تقرر اور رسالے کے اجرا وغیرہ وسائل کو عمل میں لانا
(۲) مسلمان لڑکوں اور لڑکیوں کی مذہبی تعلیم کا انتظام کرنا تاکہ وہ غیر مذہب والوں کی مذہبی تعلیم کے بُرے اثر سے محفوظ رہیں *
(۳) اہل اسلام کو اصلاح طرز معاشرت و تہذیب اخلاق اور تحصیل علوم دینی و دنیوی اور باہم اتحاد و اتفاق کا شوق دلانا *

# قواعد کا خلاصہ

(۱) اہل اسلام کے ہر فرقے کا آدمی خواہ وہ کہیں ہو اس انجمن کا ممبر ہو سکتا ہے *
(۲) ہر ممبر کو ہر ماہوار چندہ دینا ضروری ہوگا دولتمند اس سے زیادہ اور غریب اپنے مقدور کے موافق اس سے کم دیں تو وہ بشکر یے تمام لیا جاویگا *
(۳) ہر ممبر کا فرض ہوگا کہ مقاصد اور اغراض انجمن کی تکمیل میں کوشش کرے *
(۴) آمد و خرچ کا حساب اور جملہ انتظامی امور مجلس منتظم میں فیصل ہوتے ہیں *

# التماس

مالکان و اڈیٹران اخبار کی خدمت میں عرض ہے کہ قومی ہمدردی اور اسلامی حمیت کے لحاظ سے انجمن کے مقاصد اور اغراض اور کارروائیاں اپنی اخبارات میں درج فرمایا کریں اور اپنی قیمتی اخبارات کو بغرض فائدہ اہل اسلام بطور مبادلہ اس انجمن میں مولوی کرم بخش صاحب سپرنٹنڈنٹ وکٹوریہ پریس لاہور و نائب سکرٹری انجمن حمایت اسلام لاہور کے نام روانہ فرمایا کریں *

# اشتہار

مندرجہ ذیل کتابیں انجمن کی طرف سے تالیف ہو کر چھپ گئی ہیں جن کی قیمت مع محصول ۸ ہے لکھی گئی ہے۔
اردو کی پہلی کتاب (ایک لڑکوں کے واسطے ۱۰ دوسری لڑکیوں کے واسطے ۱۰) اردو کا قاعدہ انگریزی کا قاعدہ — جن اصحاب کو اسکی خریداری منظور ہو یا انجمن سے کسی قسم کی خط و کتابت کرنا چاہیں تو وہ مولوی کرم بخش صاحب سپرنٹنڈنٹ وکٹوریہ پریس لاہور و اسسٹنٹ سکرٹری انجمن حمایت اسلام لاہور کے نام قیمت بھیجکر منگوالیں

العبد
سکرٹری انجمن